سمجھتے ہیں۔ روایات عام کے بموجب حضرت مسیح ابن مریم علیہما السلام کے ارشاد مبارک نے اس پہاڑ کو مقدس بنا دیا ہے کہ آنحضرت نے غوطۂ دمشق کی نسبت فرمایا کہ "دولتمند اس جگہ اپنا مال جمع کرنے نہ پائیں تا کہ اس خطے کے مساکین کو پیٹ بھرنے کے لائق ہمیشہ روٹی مل سکے۔" (ر ۔ ر) ۴

بُغَیدِید ۔ "(یعنی چھوٹا بغداد) حلب کا ایک گانوں۔"
(ر ۔ ر) ۴

بُقیع ۔ "شام کا ایک مقام، جو کلب ابن وبرہ کے قبیلے کی زمینوں میں ہے۔" (ر ۔ ر) ۴

بوقا یا بوقہ ۔ "بلاذری اسے انطاکیہ کے ضلع میں بتاتا ہے۔ خلیفہ ہشام نے اسے آباد کیا اور بعد میں قلعہ بند کیا۔" (ر ۔ ر ۔ منقول از بلاذری، ۱۶۷) ۴

بوقاس یا بوقا ۔ "حلب اور ثغور کے درمیان، مصیصہ کا ایک قریہ۔ اس کے نام میں سے اکثر س گرا دیتے ہیں۔" (ر ۔ ر) ۴

بلنیاس ۔ (Balanea) صلیبیوں کا Valania آج کل اسے بانیاس کہتے ہیں۔ "ولایت حمص میں ایک ساحلی قصبہ۔" (الیعقوبی ۱۱۲) ۴

ادریسی لکھتا ہے کہ "بلنیاس، سمندر سے ۴ میل کے فاصلے پر ہے۔ یہ چھوٹا سا شہر ہے مگر اس میں چھاؤنی بہت اچھی ہے۔ ہر قسم کے غلّے اور پھل یہاں ہوتے ہیں۔ محل وقوع نہایت موزوں ہے۔" (۲۲)

"بلنیاس ایک چھوٹا قصبہ اور قلعہ ہے جو ولایت حمص کے ساحلی ضلع میں سمندر کے کنارے پر واقع ہے۔" (یاقوت، اول۔ مراصد، اول) ۷۶

دمشقی لکھتا ہے (۲۰۹) کہ "بلنیاس کی بستی بہت قدیم اور یہودیوں، یونانیوں اور رومیوں کے زمانے سے چلی آتی ہے۔ چشموں سے اس میں ندیاں بہتی ہیں اور ایسے اچھے باغ ہیں کہ ساحلی شہروں میں ایسے کہیں نظر نہیں آتے۔ ان باغوں کے کناروں تک خود سمندر کی موجیں دوڑ دوڑ کر آتی ہیں اور ان کے گرد کوئی چار دیواری نہیں ہوتی۔ باغوں میں پانی میٹھے چشموں سے پہنچتا ہے۔ ان میں کھڑے ہو کے سمندر کو دیکھئے تو وہ ایک زمرد کا فرش اور سروں پر یہ باغ سبز گوٹ کی مثل نظر آتے ہیں۔"

بلنیاس سمندر سے ۴ میل ہے۔ یہاں سے مرکب، ۸ میل (اور ریسی) اور جبلہ ۱۰ میل ہے (۱۱) ۷۸

براق۔ حلب سے ایک فرسخ پر، ایک گانوں۔ حلب کے بہت سے لوگوں نے مجھ سے کہا کہ اس گانوں میں ایک عبادت گاہ ایسی ہے کہ امراض کہنہ کا مریض اگر وہاں رات بھر رہے تو خواب میں اسے ایک شخص نظر آتا ہے جو اسے بتاتا ہے کہ تیری بیماری فلاں دوا سے اس اس طرح دور ہو جائے گی۔ یا ممکن ہے کہ وہ خواب میں نظر آنے والا بیمار کے اس حصہ جسم کو ہاتھ سے چھوئے جس میں مرض ہے۔ (اور اس طرح بیمار شفا پا جائے) حلب کے لوگوں میں یہ اعتقاد عام ہے ولکن اللہ اعلم بالصواب۔" (یاقوت، اول۔ مراصد، اول) ۷۹

برج ابن قرط۔ "لبنان، بلنیاس اور مرکیہ کے درمیان ایک برج ہے کہ عبداللہ ابن قرط الشمالی والی حمص یونانیوں کے ہاتھ سے

یہاں شہید ہوا۔" (" - ") ثو

برج الرصاص "حلب کے توابع میں ایک قلعہ جس کے ساتھ بہت بڑا رقبہ ہے۔ انطاکیہ سے یہ کچھ زیادہ دور نہیں ہے۔" (" - ") بحر

برقہ اجول "جولان میں ایک مقام۔" (" - ")
واضح رہے کہ لفظ "برقہ" ایسی زمین کی نسبت بولا جاتا ہے جہاں ریت اور پتھر کثرت سے ہوں اور اس کے لفظی معنی "سخت کنکریلے میدان" کے ہیں۔ کو

بساق "تیہ اور ایلہ کے درمیان، پہاڑ کا درہ جس سے نکل کے ایلہ کی طرف اترتے ہیں۔" (" - ") ثو

بسر "دمشق کے صوبہ حوران میں ایک گاؤں اللجا (Trachonitis) کے پرگنے میں اُس راستے کے دشوار گزار حصے پر واقع ہے جو زرّہ کے برابر سے گزرتا ہے۔ زرّہ کو عوام زراعہ (یا زرع) کہتے ہیں۔ یہاں یوشع نبی کا جیسا کہ لوگ بیان کرتے ہیں، مشہد (درگاہ) ہے نیز شیخ ہریری کی قبر اور خانقاہ بنی ہوئی ہے۔" (" - ") ثو

بصریٰ (Bozrah. Bostra) "صوبہ حوران کا صدر مقام" (الیعقوبی ۱۱۳) ثو
مقدسی کے بیان کے مطابق بصریٰ کے تاکستان مشہور تھے۔
(مقدسی، ۱۵۱) بحر
یاقوت لکھتا ہے کہ "بصریٰ وہ مقام ہے جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

جوانی میں تجارت کے لیے تشریف لائے۔ یہ حوران کا صدر مقام ہے اور قدیم عربوں میں مشہور و معروف تھا۔ حوران کے باقی علاقے کے ساتھ حضرت خالدؓ نے اس شہر کو بھی ۱۳ھ میں فتح کیا۔ (جلد اوّل ۶۰۳ مراصد اوّل) کو

ابوالفدا کا بیان ہے کہ "بصری، حوران کے ضلع کا صدر مقام اور بہت قدیم بستی ہے۔ یہ سرتاپا سیاہ پتھر سے تعمیر ہوئی ہے اور مکانوں کی چھتوں تک اسی پتھر کی ہیں۔ یہاں ایک منڈی اور جمعہ مسجد ہے اور بستی بنی فزارہ و بنی مرّہ وغیرہ قبائل کی زمینوں میں واقع ہے۔ اس میں ایک قلعہ بہت مستحکم بنا ہوا اور دمشق کے قلعے سے کسی قدر مشابہ ہے۔ قصبے کے گرد باغ ہیں۔ یہ دمشق سے ۴ منزل ہے اور تقریباً ۷۶ میل پر اس کے مشرق میں سرخد ہے" (ابوالفدا ۲۵۳) ابن بطوطہ نے لکھا ہے کہ "بصریٰ چھوٹا سا شہر ہے جہاں (مکہ معظمہ کا) قافلہ چار دن ٹھیرتا ہے۔ یہاں کی بڑی مسجد اس جگہ بنی ہوئی ہے جہاں سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم (جب یہاں تشریف لائے تو) اُترے تھے" (جلد اوّل ۷۴ ۲۵) کو

بُطنان: "منبج و حلب کے درمیان اور دونوں سے ایک چھوٹی منزل پر، ایک وادی کا نام ہے جس میں بہت سے چشمے اور گانوں آباد ہیں۔ سب میں بڑی بستی بزاعہ (دیکھو صفحہ ۵۰۷) ہے۔ اس جگہ کو دوسروں سے ممتاز کرنے کے لیئے حبیب ابن مسلمۃ الفہری کے نام پر بطنان حبیب کہتے ہیں" (یاقوت ۱، اوّل و دوم ۲۰۰۔ مراصد، اوّل) کو

البُعَیدہ: "حلب و تدمور (= پامیرا) کے درمیان صحرا میں ایک چشمے کا نام ہے" (" " ") کو

اصل میں البیضا (بمعنی چشمۂ سفید) کو مخفف کر کے یہ نام بنایا ہے "۔

دابک "عزاز کے پرگنے میں ایک گانوں جو حلب سے ۴ فرسخ کے فاصلے پر ہے۔ اس کے قریب سرسبز و پرفضا چراگاہ ہے کہ اموی لشکر مصیصہ کی مشہور تاریخی مہم پر چلا جو آگے قسطنطنیہ کی فصیلوں تک جانے والی تھی، تو یہ فوجیں اس چراگاہ میں خیمہ زن ہوئی تھیں۔ خلیفہ سلیمان ابن عبدالملک کی جو سردار لشکر تھا، قبر بھی یہیں ہے "
(" دوم ۔ ")

دابل ۔ " الرملہ کے دیہات میں ایک گانوں " (" ۔ ")

دبوریہ " طبریہ کے قریب، ولایت اردن کا ایک چھوٹا قصبہ " (" ۔ ")

الدفن " شام کی ایک جگہ بیان کی جاتی ہے " (" ۔ ")

ضاحک " شام کی ارض بلقین کے علاقہ بطن السر کا ایک چشمہ " (یاقوت ۔ سوم ۔ ")

دیر ابان ۔ " (دیر = خانقاہ یا تکیہ جس میں راہب رہتے ہیں) " دیر آبان، غوطہ دمشق کا ایک گانوں ہے " (یاقوت، دوم ۔ ")

دیر العذاری " حلب کے باہر، باغوں میں اس نام کی جگہ

ہے لیکن آج کل وہاں کوئی دیر یا خانقاہ نہیں نظر آتی اگرچہ ممکن ہے کہ پہلے زمانے میں رہی ہو۔" (" - ") ۱۲

دیرایّا "شام کی ایک خانقاہ" (" - ") ۱۲

دیر ایوبؑ "ولایت دمشق میں، حوران کا ایک گانوں ہے۔ یہاں حضرت ایوبؑ رہتے تھے اور یہیں ان کو اللہ تعالیٰ نے آزمایا۔ اس جگہ وہ چشمہ موجود ہے جو اُن کی ٹھوکر سے پتھر میں سے اُبلا۔ (ملاحظہ ہو قرآن شریف۔ سورہ صٓ - ۴۲ و ۴۳[۱]) حضرت ایوبؑ کی قبر بھی اسی جگہ ہے۔" (" - ")

اس زمانے تک یہاں زائرین بکثرت آتے ہیں۔ یہ مقام نوا سے کچھ بہت دُور نہیں ہے۔ ۱۲

دُیر باعنتل "جُوسیہ سے ایک میل سے بھی کم پر ایک خانقاہ ہے اور خود جُوسیہ حمص کے ضلع میں شہر حمص سے ایک دن کی مسافت پر شارعِ دمشق کے کنارے واقع ہے۔ دمشق کی طرف جاتے میں یہ خانقاہ دائیں کو ملتی ہے۔ یہاں عجیب و غریب آثار قدیمہ ہیں جن میں ایک صحنچی (آزج) ہے کہ اس کے دروں میں پیغمبروں کی تصویریں پتھر تراش کر بنائی ہیں۔ یہاں ایک مندر (ہیکل) بھی ہے جس کا فرش سنگ مرمر کا ہے کہ چکناہٹ کے باعث پاؤں اس پر نہیں جمتا۔ دیوار پر ایک تصویر حضرت مریمؑ کی ہے کہ جس طرف مڑیئے اس تصویر کی نگاہ ساتھ ساتھ پھرتی ہے۔" (" - ") ۱۲

---

[۱] مصنف نے آیۃ کا نمبر ۴۱ لکھا ہے۔ مترجم ۱۲

دیر بلاض "حلب کے توابع میں ایک مقام - ایک ہرا میدان اس کے نیچے پھیلا ہوا ہے اور اس میں راہب کھیتوں کے مالک ہیں" ("ـــ") یہ تیرھویں صدی عیسوی کا ذکر ہے ؛

دیر البلوط "الرملہ کے اطراف کے پرگنے کا ایک گاؤں"

("ـــ")؛

دیر البساک "یہ نصاری کی خانقاہ نہیں، بلکہ قلعہ ہے کہ ولایت حلب میں انطاکیہ کے قریب واقع ہے" ("ـــ")؛

دیر بولوس (Monastery of St. Paul) "دیر بلوس الرملہ کی نواح میں ہے" ("ـــ")؛

دیر بوانا "غوطہ دمشق کی ایک خانقاہ یہ خوشگوار ترین خطے میں واقع ہے اور نصاری نے قدیم زمانے میں اسے بنایا تھا بلکہ یہاں تک کہا جاتا ہے کہ خود مسیح علیہ السلام کے وقت میں یا چند ہی روز بعد اس کی تعمیر ہوئی - یہ چھوٹی سی خانقاہ ہے اور صرف چند راہب یہاں رہتے ہیں" ("ـــ") واضح رہے کہ یہ تیرھویں صدی عیسوی کی تحریر ہے" ؛

دیر بشر "ایک خانقاہ جو غوطہ دمشق میں حجیرہ کے قریب بنی ہوئی ہے" ("ـــ")؛

دیر البخت (بخت = بختر یا ختری) دمشق سے دو فرسخ پر ایک خانقاہ قدیم زمانے میں دیر میخائیل (St. Michael) موسوم

کرتے تھے لیکن جب خلیفہ عبد الملک ابن مروان نے ایک کاٹھی کسا ہوا
تاتاری اونٹ یہاں موجود رہنے کا حکم دیا، تو اس وقت سے یہ نام
بدل گیا۔ علی ابن عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا اس جگہ ایک
باغ تھا جہاں وہ سیر و تفریح کے لیے آیا کرتے تھے۔" (رر۔ رر) کہ

دیر بصریٰ یا دیر نجران "بصریٰ (حوران کے صدر مقام)
کی مسیحی خانقاہ جہاں بحیرہ راہب جس نے نبی کریم علیہ التحیوٰۃ والتسلیم
کو تاریخی واقعات سنائے، یہاں رہتا تھا۔ یہ ایک بڑی خانقاہ ہے
اور حیرت انگیز طریق پر تعمیر کی گئی ہے۔" (رر۔ رر) کہ

دیر فاخور "یہ جگہ ہے جہاں حضرت مسیح علیہ السلام کو حضرت
یحییٰ ؑ نے اصطباغ دیا۔" (علی ہروی۔ نسخہ اوکسفورڈ، ورق ۲۸)۔
لیکن آج کل اس کے کھنڈر دیر مار یوحنا کہلاتے ہیں۔ ادریسی نے
بہت پہلے یعنی ۱۱۵۲ء میں ہی لکھا ہے کہ "نہر اردن کے کنارے
ایک عالیشان کلیسا یوحنا ولی کے نام سے موسوم ہے اور یونانی راہب
اس میں سکونت رکھتے ہیں۔" (ادریسی ۸) کہ
"اردن کے کنارے، دیر فاخور وہ جگہ ہے جہاں حضرت مسیح
کو یحییٰ ؑ علیہ السلام نے اصطباغ دیا تھا۔" (یاقوت، دوم۔ مراصد، اول) کہ

دیر فطرس اور دیر بولوس (St. Peter. and St. Paul)
یاقوت ۱۲۲۵ء میں تحریر کرتا ہے کہ "یہ دو خانقاہیں دمشق کے باہر
غوطہ کے علاقے میں ہیں۔ یہ نہایت خوشنما جگہ جہاں دلفریب باغ اور
اشجار و انہار کا سلسلہ ہے واقع ہیں۔ یہ مقام (اراضی) بنی حنیفہ کی
نواح میں ہے۔" (رر۔ رر) کہ

دیرِ فیق "جولان سے غور اردن کو جاتے ہیں جو درہ عقبہ فیق کے نام سے طے کرنا پڑتا ہے، اس کے عقب میں یہ خانقاہ واقع ہے۔ درے کی چوٹی پر سے آپ طبریہ کی جھیل کے پار تک دیکھ سکتے ہیں اور یہ خانقاہ جھیل اور درے کے درمیان پہاڑ کی ڈھلان پر چٹانیں تراش کر تیار کی ہے اور آج کل بھی اس میں راہب رہتے ہیں۔ یہاں مسافر اکثر آکر ٹھہرتے ہیں اور نصاریٰ میں اس دیر کا بڑا احترام ہے۔ ابونواس شاعر اس راستے سے گزرا تھا اور ایک نوجوان پر جو اسے یہاں ملا نظم لکھی اور نظم میں اس خانقاہ کا بھی ذکر کرتا ہے" (" - ") اس خانقاہ کے کھنڈر اب بھی موجود ہیں۔ ملاحظہ ہو "جولان" از جی شماکر صفحہ ۱۸۰)۔

دیرِ حافر "حلب و بالس کے درمیان ایک گانوں"
(" - ")۔

دیرِ ہند "دمشق کا ایک گانوں۔ بیت الآبار کے پرگنے (یا اقلیم) میں واقع ہے" (" - ")۔

دیرِ حنینا "دمشق کی نواح کا ایک مقام (" - ")۔

دیرِ حشیان "حلب کے قریب، ولایت عواصم کے علاقے میں واقع ہے" (" - ")۔

دیرِ اسحٰق (Isaac's Convent) "یہ حمص و سلمیہ کے درمیان بہت ہی خوشنما اور پرفضا جگہ ہے۔ گانوں کے قریب ایک وسیع رقبہ جندر کہلاتا ہے" (" - ")۔

دیر قیس۔ ”غوطہ دمشق کے پرگنے خولان میں ہے“۔ (” ۔ ”)۔

دیر قانون۔ ” دمشق کی نواح میں“۔ (” ۔ ”) یہ عین فیجہ کے مشرق میں واقع ہے۔

دیر خالد۔ یا دیر صلیبا۔ دمشق کی ایک خانقاہ باب الفرادیس کے بالمقابل واقع ہے۔ یہ حضرت خالدؓ ابن ولید کے نام سے موسوم ہے کہ فتح دمشق کے وقت ان کا خیمہ یہاں تھا۔ بایں ہم، ابن القلی کہتا ہے کہ یہ جگہ باب الشرقی سے ایک میل دور واقع ہے“۔ (یاقوت دوم و پنجم۔ مراصد، اوّل)۔

دیر الخلّ۔ ” رود یرموک کے قریب وہ مقام جہاں یونانیوں کے ساتھ جنگ عظیم کے دن، مسلمانوں کا لشکر مقیم تھا“۔ (دوم ۔ ”)۔

دیر الخصیان (The Convent of the Eunuch) دمشق و یروشلم کے درمیان، غور بلقا کے علاقے میں واقع ہے۔ اسے دیر الغور بھی کہتے ہیں۔ اسے دیر الخصیان اس لئے کہنے لگے کہ ایک مرتبہ خلیفہ سلیمان ابن عبدالملک یہاں ٹھیرا ہوا تھا کہ اس نے کسی شخص کو اپنی (یعنی خلیفہ کی) ایک لونڈی کے حسن و جمال کی تعریف کرتے سن لیا۔ پورا قصہ تو طویل ہو گا، خلاصہ یہ کہ خلیفہ نے اسے خصی کرا دیا اور اسی واقعے کی بنا پر یہ خانقاہ اس طرح موسوم ہوئی“۔ (” ۔ ”)۔

دیر الخناصرہ۔ ” حلب کے جنوب میں خناصرہ کی خانقاہ“۔ (” ۔ ”)۔

دیر ماراعوث "دریائے فرات کے مغربی کنارے کی ایک خانقاہ منبج سے کچھ زیادہ دور نہیں ہے۔ نہایت خوشگوار جگہ واقع ہے۔ لیکن اب صرف چند مکانات سلامت رہ گئے ہیں۔ یہاں بدوعربوں کو (ہر قسم کے مواخذے سے) پناہ مل جاتی ہے۔ راہبوں کی ایک جماعت یہاں سکونت رکھتی ہے اور یہی لوگ آس پاس کی زمینیں جوتتے اور دال غلّہ وغیرہ کی فصلیں تیار کرتے ہیں۔ اس کے گرجا گھر میں ایک عجیب اور خوشنما تصویر ہے جس کا شاعر الکندی نے ذکر کیا ہے۔" (" - ") ۷۰

دیر مرقس (C. of St Mark) "ولایت حلب کے ضلع الجزر میں واقع ہے۔" (" - ") ۷۰

دیر مارت مروثا "جبل جوشان جو شہر حلب اور العوجان کے اوپر سایہ افگن ہے، اس کی ڈھلان پر یہ خانقاہ بنی ہوئی ہے۔ اس کا طول وعرض کم ہے لیکن اس میں دو گرجا، ایک مردوں اور ایک عورتوں کے لئے بنے ہوئے تھے اور اسی بنا پر اسے البیعتان (= دو گرجا) بھی کہتے تھے لیکن آج کل (یعنی تیرھویں صدی عیسوی میں) ان کا کوئی نشان نہیں ملتا بلکہ ان کی بجائے ایک مشہد یا منبر زمانہ حال میں حضرت امام حسین ابن علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کی یادگار میں بنا دیا گیا ہے کہ بعض شیعوں نے آنحضرت کو یہاں (خواب میں؟) دیکھا۔ یہ نئی درگاہ سیف الدولہ کے زمانہ میں بن چکی تھی اور اس نے زر کثیر اس پر صرف کیا اور بعض نہایت نفیس عمارتیں بنوائیں۔" (" - ") ۷۲

دیر مسحل یا مسجل "حمص و بعلبک کے درمیان ایک مقام

جس کا فتوحات کی کتابوں میں ذکر آتا ہے"۔ (" ۔ " ۔ جس میں "مسجل" لکھا ہے)۔

دیر میماس۔ "دمشق و حمص کے درمیان نہر میماس (یعنی رود عاصی کے بالائی حصّے) پر ایک خانقاہ جہاں نصاریٰ کا ایک مشہد یا خطبہ گاہ بھی ہے۔ یہ نہایت خوشگوار مقام ہے۔ نصاریٰ کے قول کے مطابق یہاں حضرت مسیح علیہ السلام کے ایک حواری کی قبر نظر آتی ہے۔ راہب کہتے ہیں کہ اس قبر سے بیمار لوگ شفا پاتے ہیں"۔ (" ۔ ")

دیر مغان۔ "حمص میں محلہ بنی صمت کے کھنڈروں میں یہ خانقاہ بہت مشہور اور نصاریٰ میں نہایت محترم مانی جاتی ہے بہت سے راہب یہاں رہتے ہیں۔ اس جگہ کی مٹی کی مہریں بناتے ہیں اور ٹوٹکے کے طور پر اس سے بچھو کے کاٹے کا علاج کرتے ہیں یہ مہریں ٹکا ٹک جاتی ہیں (دیکھو صفحہ ۳۲ ہ) قریب میں ایک اور مقام بھی ہے جسے نصاریٰ بہت مقدس مانتے ہیں"۔ (" ۔ ")

دیر المحلا (یا مُخلّا) "المصیصہ کے قریب جیحان ندی کے کنارے ایک خانقاہ۔ یہ باغوں اور پھل پھول کے زمینوں پر سایہ فگن ہے"۔ (" ۔ ")

دَیر محمّد۔ دمشق کی نواح میں یہ خانقاہ الولید ابن عبد الملک کے بیٹے محمد کے نام سے موسوم ہے اور بیت ابار کی اقلیم میں منیحہ کے قریب واقع ہے"۔ (" ۔ ")

دیر مُرّان (۱) "دمشق کے قریب ایک خانقاہ جس کے نیچے کے میدانوں میں زعفران کے کھیت اور بہت سے خوشنما باغ پھیلے ہوئے ہیں۔ اسے چونے گچ سے بنایا ہے اور فرش کے زیادہ حصّے میں رنگین پتھروں کا فرش ہے۔ بہت وسیع خانقاہ ہے اور بہت سے راہب اس میں رہتے ہیں اس کے گرجا میں ایک تصویر حیرت انگیز صناعی کا نمونہ ہے۔ خانقاہ کے چاروں طرف درخت ہیں۔" (یاقوت، اوّل۔ ")

دیر مرّان (۲) "کفرتاب کے اوپر چھائی ہوئی ایک پہاڑی جو معرّہ کے قریب ہے۔ اسی کے نزدیک خلیفہ عمر ابن عبد العزیز کی قبر بتائی جاتی ہے جہاں آج تک (= تیرھویں صدی عیسوی) زائرین بکثرت آتے ہیں۔" (" ۔ ")

دیر النقیرہ "معرّہ کے قریب پہاڑی پر ایک خانقاہ جس میں خلیفہ عمر ابن عبد العزیز کی قبر بتاتے ہیں۔ لیکن واقعہ یہ ہے کہ خلیفہ موصوف کی قبر دیر سمعان میں ہے جیسا کہ آگے بیان ہوگا۔ (ورق آئندہ) یہاں شیخ ابو زکریا یحییٰ المغربی کی قبر بھی دکھاتے ہیں جس کی بہت لوگ زیارت کو آتے ہیں۔" (یاقوت۔ دوم ۔ ")

دیر رمانین (= اناروں کی خانقاہ) یا دیر سابان "حلب و انطاکیہ کے درمیان ایک خانقاہ ۔ یہ میدان سرمد کے اوپر سایہ افگن ہے اور گزشتہ زمانے میں بہت وسیع اور شاندار خانقاہ تھی لیکن آج کل (۱۲۲۵ء) کھنڈر پڑی ہے اگرچہ بعض حصّے ہنوز سلامت ہیں۔ دیر سابان کے معنی لوگوں نے یہ بیان کیے کہ سوریانی میں اس سے "شیخ" مراد ہے یعنی "شیخ کی خانقاہ"" (" ۔ ")

دَیرالرصافہ۔ "شہر رصافۂ ہشام میں فرات کے بائیں کنارے پر ایک خانقاہ جو الرّملہ سے ایک منزل پر، صحرا کے اندر واقع ہے۔ میں یاقوت، اس خانقاہ کو دیکھ چکا ہوں اور تعمیر کی حسن و خوبی میں یہ ایک عجوبہ روزگار چیز ہے۔ میں نے سنا ہے کہ خلیفہ ہشام نے اپنا شہر اسی خانقاہ کے قریب آباد کیا تھا اور خانقاہ پہلے سے موجود تھی۔ اس میں راہب اور مذہبی لوگ سکونت رکھتے ہیں قصبۂ رصافہ کے وسط میں واقع ہے (" - ")

دَیرِ سابر۔ "نواحِ دمشق میں اور اقلیم (یا ضلع) خولان کا ایک مقام۔ زمانہ ماضی میں اموی خلفا کے خاندان یہاں رہتے تھے۔" (" - ")

دَیرِ صلیبا (۱) ۔ ملاحظہ ہو دیر خالد۔

دَیرِ صلیبا (۲) "ضلع احمص میں، حلب کا ایک گاؤں" (صاحب مراصد، یاقوت کی کتاب میں، جلد پنجم، ۲۰)

دیرِ الشیخ یا دیرِ تل غراز۔ "غراز کے ضلع میں ایک پرفضا بستی، جو حلب سے کوئی پانچ فرسخ دور ہے (یاقوت۔ دوم۔ مراصد اوّل)

دَیرِ شمویل یا مارِ سموئیل (C. of Samuel) مقدسی نے ذیل کی حکایت میں اس مقام کا نقشہ اس طرح کھینچا ہے:۔
"میں نے اپنے ماموں عبداللہ ابن الشوا سے یہ قصہ سنا کہ کوئی سلطان دَیرِ سمویل پر قبضہ کرنا چاہتا تھا جو یروشلم سے کوئی ایک

فرسخ دُور ایک گانوں میں واقع ہے۔ اُس نے دَیر یا خانقاہ کے مالک سے گفتگو کی اور کہا کہ اپنے دیس کا حال سناؤ۔ اس شخص نے (مقفیٰ فقروں میں) جواب دیا کہ "امیر کی خدا مدد کرے، میرا گانوں، پست زمینوں سے کہیں بلند، آسمانوں میں ہے۔ نباتات لطیف بہت کم اور درختان بلوط بہت زیادہ ہیں۔ روٹی سخت کھانے کو ملتی ہے اور فصلوں سے کوئی معقول نفع میسّر نہیں آتا۔ کرنجوے کا غلبہ ہے اور بادام تک کڑوا ہوتا ہے۔ کسان من بھر غلّہ بوئے تو من بھر ہی کاٹ لے لیکن اس مقدس مقام میں گرڑھوں کی کچھ کمی نہیں۔" یہ سنکر سلطان چلایا "او بخت دُور رہو۔ ہمیں تیرے گانوں کی کچھ حاجت نہیں۔" (مقدسی ۱۸۸) اس گانوں کو آج کل نبی سمویل موسوم کرتے ہیں اور وہ بیت المقدس کے شمال میں واقع ہے۔

یاقوت لکھتا ہے کہ "مار یا مار آن سمویل یروشلم کی نواح میں چھوٹا سا قصبہ ہے۔ سوریانی زبان میں مَار کے معنی قسّ یعنی مذہبی مقتدیٰ کے ہیں اور سمویل ایک فقیہ کا نام تھا۔" (جلد چہارم ۳۹۱ - مراصد۔ سوم، ۲۹)

دیر سمعان (بے) (C. of St. Simeon) مسعودی ۳۴۳ھ کی تحریر میں بیان کرتا ہے کہ خلیفہ عمر ابن عبدالعزیز نے ۱۰۱ھ (۷۱۹ء) میں رحلت کی اور قنسرین کے قریب ولایت حمص کے گانوں دَیر سمعان میں دفن ہوا۔ اس کی قبر ابھی تک وہاں موجود ہے اور حضری اور بدوی عرب کثرت سے زیارت کو آتے ہیں۔ دوسرے اموی خلفا کی قبروں کو (عباسی فتح کے وقت) خراب کیا گیا لیکن یہ محفوظ رہی۔ (مسعودی پنجم - ۴۱۶)

یاقوت تیرھویں صدی میں اطلاع دیتا ہے کہ دیر سمعان دمشق کی نواح میں نہایت دلکش مقام پر ایک خانقاہ ہے جس کے گرد

باغ، مکانات اور محلات بنے ہوئے ہیں۔ کہتے ہیں خلیفہ عمر ابن عبد العزیز یہاں دفن ہوا لیکن اس کی قبر برباد کردی گئی اور اب اس کا کوئی نشان باقی نہیں ہے۔" لیکن مراصد کا مصنف کچھ عرصے کے بعد یعنی سنہ ۱۳۰۰ء میں مذکورہ بالا قول کی نسبت تحریر کرتا ہے کہ " یہ بخوبی معلوم ہے کہ خلیفہ عمر ابن عبد العزیز کا انتقال حلب کی نواح میں ہوا۔ وہ یہیں خیمہ زن تھا جب کہ (حلب اور) المعرّہ (کے راستے) میں اس نے رحلت کی۔ معرّہ کے قریب مقام نعمان میں اس کی قبر مشہور و معروف ہے۔ یہ موضع النقیرہ کے متصل واقع ہے۔ پہلے وہاں ایک خانقاہ تھی جو اب ویران ہوگئی ہے۔ میں نے کئی آدمیوں سے دریافت کیا اور انھوں نے یہی کہا کہ خلیفہ عمر ابن عبد العزیز دیر النقیرہ میں دفن ہوا تھا۔ اس کے علاوہ دیر سمعان، قریب کی ایک اور خانقاہ کا بھی نام ہے۔ لیکن عجب نہیں کہ خود النقیرہ والی خانقاہ پہلے اسی نام سے پکاری جاتی ہو۔ سمعان جس کے نام سے یہ انتساب ہے، اصل میں شمعون الصفا تھا اور ممکن ہے کہ اسی نے یہ خانقاہ بنوائی ہو اور پھر اس کے نام سے موسوم ہوگئی ہو" یاقوت نے بھی نام کے متعلق یہ صراحت کی ہے کہ " یا یہ سمعان نصاریٰ کے بزرگان دین میں سے تھا۔ متعدد خانقاہیں اس کے نام سے موسوم ہیں اور مثال کے طور پر ایک یہ ہے۔" (یاقوت۔ اوّل۔ مراصد۔ اوّل)

دیر سمعان (۲) (at St, Simeon's Harbour)

"انطاکیہ کی نواح میں، سمندر کے کنارے واقع ہے۔ ابن بطلان ۴۴۳ھ (سنہ ۱۰۵۱ء) کے قریب اپنے خط میں تحریر کرتا ہے کہ " انطاکیہ کے باہر دیر سمعان ہے جو اپنی بیرونی اراضی سمیت خلفائے بغداد کے شہر کے نصف کے برابر ہے۔ ان اراضی کی سالانہ مالگزاری کئی قنطار سونا چاندی ہوتی ہے اور لوگوں کا بیان ہے کہ کل آمدنی سالانہ ۴ لاکھ دینار (۲ لاکھ پونڈ) ہے۔

اس مقام سے آپ جبل لکام پر چڑھتے ہیں۔" (یاقوت۔ دوم ۶۷۲)

دیر سمعان۔ (۳) "اسی نام کی ایک اور خانقاہ حلب کے مضافات میں ہے۔ یہ جبل بنی عُلیم اور جبل اعلیٰ کے درمیان ہے۔" (رر)

دیر التجلّی (Monastery of the Transtiguration) یا دیر الطور

"جبل طور کے اوپر ایک خانقاہ ہے۔ کہتے ہیں کہ یہاں حضرت مسیح علیہ السلام کی صورت اپنے حواریوں کے رو برو (تجلّی الٰہی سے) بدل گئی تھی۔" (رر۔ مراصد۔ اوّل)

"اسے دیر الطور (C. of Tur or Tabor) بھی کہتے ہیں۔ طبریہ اور اللجون کے درمیان اس بلندی پر واقع ہے جس کے دامن میں غور اردن اور مرج اللجون (Plain of Esdraelon) کا میدان پھیلا ہوا ہے۔ خانقاہ میں ایک صاف پانی کا چشمہ اُبل اُبل کر بہتا ہے۔ عمارت (چوٹی کے) جنوبی پہلو پر ہے اور پتھر سے چُنائی کی ہے۔ اس کے اردگرد بہت سے تاکستان ہیں جن کے انگور سے شراب تیار کرتے ہیں۔ یہ الطور اونچا پہاڑ ہے جس کی بنیاد چوڑی اور سرا گول ہے اور جو آس پاس کی سب پہاڑیوں سے علیحدہ ہے۔ خانقاہ تک پہنچنے کا صرف ایک راستہ ہے۔ لوگوں کا بیان ہے کہ حضرت مسیح جب یہاں تشریف لائے کہ اپنی تغیّرِ صورت کا حواریوں کو شاہد بنائیں تو ان سب کے رو برو آپ کی صورت بدلی اور انھوں نے آپ کو پہچانا۔ پھر ہر طرف سے لوگ بھی آنحضرت کی تلاش میں آئے اور یہاں رہے اور شراب پی۔ یہاں کا منظر بہت خوب ہے۔ طبریہ اور جھیلیں اور آس پاس کے دیہات نیز اللجون نیچے نظر آتے ہیں۔" (رر۔ رر) لفظ "طور" کے معنی بلند پہاڑ کے ہیں اور اسی لئے ہر مرتفع پہاڑی پر اس کا اطلاق کرتے ہیں۔ لیکن

تخصیص کے ساتھ الطور بالعموم طورِ سینا ہی کے واسطے بولا جاتا ہے۔"

دیرِ طورِ سینا۔ (C. of M. Sinai) اس خانقاہ کو کنیسۃ الطور بھی کہتے ہیں۔ یہ کوہِ سینا کی چوٹی پر وہاں بنی ہوئی ہے جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو غش کھانے سے پہلے تجلّی نظر آئی۔ یہ عمارت پہاڑ کے پہلو میں سیاہ پتھر سے بنائی ہے۔ اس کی دیواروں کا آثار سات درع ہے اور اس میں تین آہنی دروازے ہیں۔ اس کے مغرب میں ایک خوشنما پھاٹک ہے جس کے روبرو ایک پتھر جما دیا ہے اور اسے جب چاہیں اٹھا سکتے ہیں۔ اس طرح جب کوئی دشمن آتا اور پھاٹک تک پہنچا دیا جاتا ہے تو راستہ بند پاتا ہے اور پھاٹک کا کوئی شخص مقام نہیں پا سکتا۔ خانقاہ کے اندر ایک چشمہ اور اسی طرح باہر بھی چشمہ ہے۔ نصاریٰ کہتے ہیں کہ یہاں اس آتش جدید کی قسم کی آگ ہے جیسی یروشلم میں نظر آتی ہے (دیکھو صفحہ ۲۵۰) یہ ہر رات کے شروع میں روشن کر دیتے ہیں۔ اس کا رنگ سفید اور حرارت کمزور ہوتی ہے کہ وہ جلاتی نہیں البتہ اس سے چراغ روشن کر لیتے ہیں۔ اس خانقاہ میں راہب آباد ہیں اور زائرین جو کوہِ سینا کی زیارت کے لیے آتے ہیں اس خانقاہ کی بھی زیارت کرتے ہیں۔" (" - ")

دیرِ الولید۔ "مجھے اس خانقاہ کا مقام ٹھیک طور سے معلوم نہیں مگر اسے شام میں بتایا جاتا ہے۔" (" - ")

دیرِ زکّیٰ۔ "دمشق کے گرد کے علاقۂ غوطہ کا ایک گانوں۔" (" - ")

داعیہ۔ "غوطۂ دمشق کی ایک اقلیم (یا ضلع)۔" (" - ")

دامون۔ ۴۳۸ھ میں ناصر خسرو نے اس کی سیاحت کی وہ لکھتا ہے کہ "بردہ (عکّہ سے ۲ میل مشرق میں) سے ہم دامون گئے جہاں ایک چھوٹی سی کھوہ ہے۔ اس کی ہم نے زیارت کی کیونکہ کہتے ہیں کہ یہ ذوالکفل علیہ السلام کا تابوت ہے۔" (ناصر خسرو، ۱۴) مسلمانوں کی بعض روایات کے بموجب حضرت ذوالکفل ؑ، حضرت ایوب کے فرزند تھے۔

دانا۔ "حلب کے قریب ولایت عواصم کا ایک گانوں جو جبل لبنان کی ڈھلانوں پر آباد ہے۔ یہ بہت قدیم جگہ ہے اس کے قریب ایک وسیع چبوترا، میدان یا گھڑدوڑ کے چکر کے برابر چوڑا پہاڑی کے دامن تراش کر مربع مسطح نکالا ہے اور اس کے وسط میں ایک گنبد ہے جس کے اندر ایک قبر قدیم قوم عاد کی قبور کی وضع پر بنی ہوئی ہے لیکن معلوم نہیں کہ کس کی ہے؟" (یاقوت۔ دوم۔ مراصد۔ اوّل)۔

موضع دانا جو حلب و انطاکیہ کے راستے میں واقع ہے، اپنے عجیب قسم کے مقبرے کے باعث مشہور رہا ہے۔ یعنی منجملہ دوسرے سنگ تراشیدہ مقابر کے، یہاں ایک چھوٹا اور چپٹا ہرم (یا مخروطی گنبد) موجود ہے جسے چوتھی صدی کی تعمیر بتاتے ہیں اور غالباً یہی عمارت ہے جس کا یاقوت ذکر کرتا ہے۔ (دیکھو بیڈیکر کی کتاب "سیریا" ص ۴۷۵)

دانیث یا دانیۂث "ضلع حلب کا ایک قصبہ جو حلب اور کفرتاب کے درمیان واقع ہے۔" (" - ")

دنوہ۔ "حمص کا ایک گانوں۔ یہاں صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عوف رض ابن مالک کی قبر کی زیارت ہوتی ہے۔" (" - ")

ربد الدارین - "(ربد = مضافات) حلب کے مضافات کی ایک بستی" (ر - ر)

داریہ یا داریا - ابن جبیر اپنے روزنامچے میں لکھتا ہے کہ: "جمادی الثانی کی ۵ تاریخ جمعرات کے دن (= ۱۲ ستمبر ۱۱۸۵ء) ہم سوداگروں کے ایک قافلہ کے ساتھ جو اسباب تجارت لئے ہوئے عکہ جاتا تھا، دمشق سے روانہ ہوئے اور اسی رات داریہ پہنچے جو دمشق ہی کا ایک گانوں اور اس سے تقریباً ڈیڑھ فرسخ کے فاصلے پر ہے" (صفحہ ۳۰۲) یاقوت کا بیان ہے کہ "داریا غوطہ میں دمشق کا ایک بڑا گانوں ہے" (دوم - مراصد - اوّل)

دربساک (صلیبیوں کا Turbessel). "قنسرین کے ضلعے میں ایک گانوں جس میں ایک بلند قلعہ اور چشمے اور باغ ہیں۔ نواح کا علاقہ نہایت سرسبز ہے۔ دربساک میں جمعہ مسجد ہے۔ بستی کے مشرق میں وسیع میدان، ہرے بھرے کھیتوں سے مملو چلے جاتے ہیں اور ان کے درمیان سے وہ ندی گزرتی ہے جسے نہر اسود کہتے ہیں۔ دربساک بغراس کے شمال میں کسی قدر مشرق کو ہٹا ہوا کوئی دس میل کے فاصلے سے واقع ہے۔ مشرق میں اس سے ایک منزل پر یغرا ہے۔ اس بستی میں نصاری رہتے ہیں جن میں زیادہ تر ماہی گیر ہیں۔ جنوبی شام سے جو شارع عام دربساک و بغراس کو آتی ہے وہ یغرا سے گزری ہے" (ابوالفدا - ۲۶۱)

درکش - "ولایت عواصم، انطاکیہ کے قریب ایک قلعہ" (یاقوت - دوم - مراصد - اوّل)

برج الدراجیہ۔ "یہ برج دمشق کے باب توما کے اوپر بنا ہوا ہے یہ خلیفہ معاویہؓ کے مولیٰ ابن دراج کے نام سے موسوم ہے جو سرکاری خطوط لکھا کرتا تھا" (رر۔ رر)

الدّاروم۔ (صلیبیوں کا Daroma) ۹۸۵ء میں مقدسی نے لکھا ہے کہ "الدّاروم اس علاقہ کا نام تھا جو بیت جبریل (Eleutheropolis) کے گرد ہے" (صفحہ ۱۷۴)

یاقوت کہتا ہے کہ "الدّاروم وہ قلعہ ہے کہ مصر کے راستے میں غزّہ کے آگے ملتا ہے۔ سمندر سے اس کا فاصلہ ایک فرسخ کے قریب ہوگا اور سمندر یہاں سے نظر آتا ہے۔ جب صلاح الدینؒ نے اس کو فتح کیا تو ۵۸۴ھ (۱۱۸۸ء) میں ساحل کے دوسرے قصبوں کی طرح اس کے بھی مورچے وغیرہ تڑوا دئے تھے" (دوم۔ مراصد۔ اوّل)

محاربات صلیبی کے فرنگی تاریخ نویس، یعنی ولیم صوری اور جیک دِ دِتری، داروم (داروما) کو دارالرّوم سمجھے اور انھوں نے اس کے معنی رومیوں کا گھر یا گنبد قرار دئے۔ لیکن یہ غلط ہے۔ "داروم" عبرانی زبان میں جنوبی علاقے کو کہتے ہیں۔ آج کل اس نام کی صورت "دیران" ہوگئی ہے۔

داروما "بلاد لوطؑ میں سے ایک شہر جو ولایت فلسطین میں واقع ہے۔ یا ممکن ہے اسی مذکورہ بالا داروم ہی کی ایک صورت ہو" (یاقوت۔ دوم مراصد۔ اول)

داثن "ولایت فلسطین میں غزّہ کے قریب کا ایک علاقہ۔ ۱۲ھ (۶۳۳ء) میں مسلمانوں اور یونانیوں کی یہاں جنگ ہوئی جسمیں مسلمان فتح یاب ہوئے (رر۔ رر)

ذافیخ۔ ”حلب کے ضلع میں سرمین کے قریب ایک گانوں (” – ”)

ذَنبہ (۱) ” دمشق کا ایک ضلع “ (” – ”)

ذَنبہ (۲) ” ولایت بلقا کا ایک مقام (” – ”)

ذات الرُّمح۔ ” شام کا ایک گانوں“ (” – ”)

ذبیان۔ ” ولایت اُردن کے اس حصے میں جو بلقا کی طرف ہے' ایک گانوں “ (” – ”) آج کل دیبان کہتے ہیں اور توراۃ کی کتاب اعداد کا دیبون یہی ہے۔ حال میں اس جگہ سے مشہور و معروف کتبۂ معاب برآمد ہوا تھا۔

الذِناب۔ ” شام کی ایک جگہ“ (مراصد۔ اوّل)

ذو ضفیر۔ (= پشتے والا) ” شام کا ایک پہاڑ (یاقوت سوم۔ مراصد۔ دوم)

ذو القرنین۔ ” شام کے بعض پہاڑوں کا نام“ (” – ”)

الدِکّہ۔ (= چبوترہ) ” دمشق کے باہر غوطہ کی ایک جگہ۔ مگر اس کی سمت معلوم نہیں“ (یاقوت۔ دوم۔ مراصد۔ اوّل)

الدیماس۔ (= سرداب) ” قصبۂ عسقلان کے وسط میں جامع مسجد

کے قریب ایک بلند مقام جس پر چڑھ کر جانا پڑتا ہے۔ یہاں بہت سے ستون ہیں" (" - ")۔ نیز دیکھو صفحہ ۵۲۴)

دیاف۔ "شام کا ایک گانوں اگرچہ بعض اسے عراق عرب میں محسوب کرتے ہیں۔ یہاں کے باشندے شام کے نبطی ہیں۔ اسے سرخد کے قریب حوران کے ضلع میں بھی بتایا جاتا ہے" (" - ")۔

دوبان۔ "جبل عاملہ، ملک شام (کوہستان جلیل) کا ایک گانوں۔ صور کے قریب واقع ہے" (" - ")

دلوک۔ "ولایت عواصم میں ضلع حلب کا ایک چھوٹا قصبہ" (" - ")

ضمیر۔ "غوطۂ دمشق کا ایک گانوں، جو ثنیات العقاب کے دربے کے سامنے واقع ہے۔ اس کی مسجد میں ایک بہت اونچا کھجور کا درخت ہے" (یاقوت۔ سوم۔ مراصد۔ دوم)

دُمر۔ "عقبۂ دُمر، بعلبک کی طرف اور شہر دمشق کے شمال میں غوطۂ دمشق کے میدان پر چھایا ہوا ہے" (یاقوت۔ دوم۔ مراصد۔ اول)

الدور۔ "سمیسط (کنار فرات) کے قریب ایک گانوں" (" - ")

فذایا۔ "دمشق کا ایک گانوں" (یاقوت۔ سوم۔ مراصد۔ دوم)

فحل - "ولایت اردن کا ایک قصبہ - اس کی آبادی آدھی یونانی آدھی عرب ہے" (یعقوبی ۱۱۵ - تحریر ۱۹۵ھ)
یاقوت لکھتا ہے کہ "فحل بالفتح یا بکسرِ اوّل، شام کا وہ مقام ہے جہاں فتح دمشق کے ایک سال بعد مسلمانوں اور یونانیوں میں ایک بڑی لڑائی ہوئی جس میں ۸۰ ہزار یونانی مارے گئے - اس لڑائی کو یوم فحل یوم بیسان اور یوم ردغہ (= کیچڑ کی جنگ) بھی کہتے ہیں - پھر یاقوت لکھتا ہے کہ "میری دانست میں یہ فحل بدیسی نام ہے کیونکہ عربی زبان میں اس کے کوئی معنی مجھے نہیں ملے" (یاقوت - سوم - مراصد - دوم)

فحل (ط) - "جبل ہذیل کے ایک پہاڑ کا بھی نام ہے - اس پہاڑ سے ایک گھاٹی نیچے کی طرف چلی گئی ہے جسے "شجرہ" کہتے ہیں اور اس کا زیریں حصہ بنی آمیہ کے علاقے میں اور طبریہ کے قریب ولایت اردن میں واقع ہے" (" - ")

فلتوم - "ایک قلعہ جسے حضرت سلیمان ابن داؤد علیہما السلام نے بنوایا تھا" (" - ")

الفندق (ط) "المصیصہ کے قریب، ولایت ثغور کا ایک مقام شام میں فندق کے معنی خان (یا کاروان سرائے) کے ہیں" (صاحب مراصد، معجم البلدان میں - جلد پنجم، ۲۶)

الفراذیہ - "ایک بڑا گانوں جس میں مسجد ہے اور خطبۂ جمعہ ہوتا ہے - یہاں انگور خوب ہوتا ہے اور تاکستانوں کی کثرت ہے - پانی افراط سے ہے اور ساری نواح خوشگوار ہے" (مقدسی ۱۶۲)
اس کا محل وقوع عکّہ و طبریا س کے درمیان ہے ؎

الفرادیس (۱) "فردوس کی جمع ہے - یہ ایک یونانی (بلکہ یہ کہنا زیادہ صحیح ہوگا کہ ایرانی) لفظ ہے جو عربی میں لے لیا گیا - آج کل یہ شہر دمشق کے ایک بڑے محلّے کا نام ہے اور اسی سے شہر کا ایک پھاٹک باب الفرادیس کہلاتا ہے - شام کے باشندے اکثر تاکستان اور باغ کے لیے لفظ فردوس بول دیتے ہیں" (یاقوت - سوم - مراصد، دوم)

الفرادیس (۲) "حلب کے قریب ایک مقام جو قنسرین کے ضلع میں میدان خُساف اور اقطاع بنی بُطے کے درمیان واقع ہے" (" - ")

الفرادیس (۳) "ناصر خسرو اپنے سفر نامے میں (صفحہ ۵۴) لکھتا ہے کہ بیروشلم سے دو فرسخ پر ایک جگہ چار گاؤں آباد ہیں۔ یہاں ایک چشمہ اور بہت سے باغ اور خیابان ہیں اور خوشنمائی کی بنا پر اس مقام کو فرادیس کہتے ہیں" واضح رہے کہ وادی ارتاس میں یہ قدیم ہیروڈیم کا محل وقوع تھا جسے آج کل "کوہِ فرینک" کہنے لگے ہیں - ارتاس غالباً "ہورٹس" کی بگڑی ہوئی صورت ہے جس کے معنی وہی ہیں جو "فردوس" کے ہیں۔

فاران اہرون (Paran of Aaron) "یہ ضلع القلزم سے چالیس میل پرے ساحل کے ساتھ ساتھ پھیلا ہوا ہے - فاران کی بستی ایک خلیج (جو آن) کے نشیبی سرے پر واقع ہے - یہ چھوٹا سا قصبہ ہے جہاں ان اطراف کے عرب اپنے پڑاؤ ڈالتے ہیں - فاران کے مقابلے میں ایک جگہ ہے جہاں سمندر خشکی کے اندر کچھ دور تک بڑھ آیا ہے اور اس کے برابر نہایت سخت پتھر کا ایک پہاڑ ہے - موجیں اس پہاڑ سے آکے ٹکرائی اور اس کو گھیر لیتی ہیں اور جب ہوا تیز ہو تو سخت کوشش کے بغیر

اس خلیج کو عبور کرنا دشوار ہو جاتا ہے۔ اکثر مسافر یہاں ضائع ہو جاتے ہیں۔ بجز ان کے جن کی اللہ تعالیٰ حفظ و حمایت فرمائے۔ روایت عام کے بموجب یہی وہ سمندر ہے جہاں فرعون لعنۃ اللہ علیہ غرق ہوا تھا۔" (ادریسی ۲)

یاقوت لکھتا ہے کہ "فاران وہ مقام ہے جس کا صحائف موسیٰ علیہ السلام میں بایں الفاظ ذکر آیا ہے: خدا سینا سے آیا، اور لوگوں کے درمیان کوہ ساعیر پر چڑھا اور کوہ فاران سے چمکا"، ساعیر فلسطین کا وہ پہاڑ ہے جہاں انجیل مسیح علیہ السلام پر اتری۔" (یاقوت۔ سوم۔ مراصد دوم)

فربیا۔ "عسقلان کا ایک گانوں۔" (" - ")

فایا۔ "منبج و حلب کے درمیان ایک بڑا ضلع (کورہ) جو منبج کے توابع ہیں اور اس کے جنوب کی طرف، وادی بطنان کے قریب واقع ہے۔ یہاں بہت سے آباد گانوں، باغ اور چشمے ہیں۔" (" - ")

الفوعہ۔ "حلب کی نواح میں ایک بڑا گانوں۔ اسی سے خانقاہ دیر فوعہ منسوب ہے۔" (" - ")

ابوالفدا لکھتا ہے کہ "الفوعہ ایک مشہور قصبہ ہے جو معرہ مسرین و سرمین کی طرح حلب کے میدان میں، اس شہر سے جنوب کی طرف ایک دن کی راہ پر واقع ہے۔ اس میدان میں، زیتون، انجیر اور دوسرے درختوں کی کثرت ہے۔" (۲۳۱)

الفولہ۔ (= دال) "ولایت فلسطین کا ایک قصبہ۔" (یاقوت۔ سوم۔ مراصد۔ دوم) یہ صلیبی قلعہ فاباک ہے۔ محل وقوع اس زمانے کی بستی

زرعین (Jezreel) ور ناصرہ کے درمیان ہے۔"

فُنیدق (= فندق کی تصغیر۔ یعنی چھوٹی سرائے) "وہ حلب کے توابع میں۔ آج کل تل السلطان موسوم کرتے ہیں۔ اس کے اور حلب کے درمیان ۵ فرسخ کا فاصلہ ہے۔" (" ۔ ")

فُنیدق دمایہ۔ "نابلس کی پہاڑیوں میں اور اسی شہر کا ایک گانوں" (صاحب مراصد۔ معجم البلدان میں۔ جلد پنجم، ۲۶)

فرقلس۔ "وہ شام میں سلمیہ کے قریب ایک چشمہ۔ یہ نام عجمی ہے، عربی نہیں" (یاقوت۔ سوم۔ مراصد۔ دوم)

غبا۔ "شام کا ایک مقام" (" ۔ ")

غباغب۔ "حوران کے قریبی اضلاع کا ایک گانوں۔ دمشق سے چھ فرسخ دور ہے۔" (" ۔ ")

غبینہ۔ "شام کا ایک مقام" (" ۔ ")

غاسیہ۔ "حمص کے قریب ایک گانوں" (" ۔ ")

الغمر۔ "یہاں پانی اور نخلستان ہے چاروں طرف ریتیلی زمین بنجر پڑی ہے لیکن قریب میں کہیں کھودیں، میٹھا پانی زور و شور سے ابلنے لگتا ہے۔ الغمر، ایلہ سے دو منزل شمال میں اور اسی طرح تلیل یہاں سے دو منزل ہے۔" (مقدسی۔ ۲۵۳) ایچ کیلر موان گیبنو "غمر" کو قدیم "گومرہ" کی

جدید صورت خیال کرتے ہیں۔ نقشوں میں اسے عین عمر کے نام سے دکھایا گیا ہے۔

غسولہ - "حمص و تدمر کے درمیان قافلوں کے پڑاو کی جگہ اور سرائے بھی ہے۔ حمص سے ایک دن کی راہ پر ہے" (یاقوت۔ سوم مراصد۔ دوم)

غتاہ - "ولایتِ دمشق میں حوران کا ایک گاؤں" (" - ")

غاوہ - "شام کا ایک پہاڑ یا دوسرے قول کے بموجب، گاؤں جسے حلب کے قریب بتاتے ہیں" (" - ")

غزّہ - "ساحل بحر پر فلسطین کا ایک شہر۔ یہ اقلیم ثالث کی سرحد پر واقع ہے۔ یہاں ہاشم ابن عبد مناف کی قبر ہے" (یعقوبی ۱۱۷)۔
اصطخری اور ابن حوقل کہتے ہیں کہ "غزّہ" مصر کی طرف، فلسطین کے سب سے آخری شہروں میں ہے۔ ہاشم ابن عبد مناف کی قبر یہاں ہے اور یہی قصبہ امام محمد ابن ادریس الشافعی (رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ) کی ولادت گاہ ہے۔ اگرچہ وہ فسطاط (پرانا قاہرہ) میں دفن ہوئے۔ یہی بستی ہے جس میں، حضرت عمرؓ کو (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) جو بعد میں خلیفۂ مسلمین ہوئے، عہد اسلام سے قبل دولت و مال حاصل ہوا کیونکہ غزّہ (ان دنوں بھی) حجاز کے لوگوں کی بڑی تجارتی منڈی تھا۔" (اصطخری۔ ۵۸۔ ابن حوقل، ۱۱۳۔ نقل کردہ ابوالفدا، ۲۳۹)
مقدسی لکھتا ہے کہ "مصر کی شاہراہ پر، صحرا کے کنارے غزّہ ایک بڑا قصبہ ہے۔ سمندر سے اس کا فاصلہ کچھ زیادہ نہیں۔ یہاں کی مسجد بہت خوبصورت ہے اور حضرت عمرؓ کی یادگار بھی نظر آتی ہے۔

مزید برآں یہ قصبہ امام فقہ الشافعی کی ولادت گاہ ہے اور حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پردادا ہاشم ابن عبد مناف کی قبر بھی یہیں ہے (۱۷۴)

ادریسی ۱۱۵۴ء میں لکھتا ہے (صفحہ ۴) کہ "غزّہ آج کل خوب آباد اور یونانیوں (= صلیبیوں) کے قبضے میں ہے۔ غزّہ کی بندرگاہ کو تیدا (یا بالفتح تَ ا) کہتے ہیں"

یاقوت اور صاحب مراصد نے غزّہ کی نسبت مذکورۂ بالا بیانات پر کوئی اضافہ نہیں کیا لیکن ابو الفدا اصطخری کا قول نقل کر کے لکھتا ہے کہ "غزّہ متوسّط درجے کا شہر ہے۔ اس میں ساحل کے کنارے باغ ہیں۔ کھجور کے درخت کم لیکن انگور کی کثرت ہے بستی اور سمندر کے درمیان اور باغوں کے ایک طرف ٹیلوں کا سلسلہ چلا گیا ہے۔" (۲۳۹)

۱۳۵۵ء میں ابن بطوطہ غزّہ آیا اپنے سفر نامے میں اسے مصر سے آتے میں شام کا پہلا قصبہ بتاتا ہے "یہ خوب وسیع و آباد ہے اور اس میں بہت سی مسجدیں ہیں لیکن قصبے کے گرد کوئی شہر پناہ نہیں[1]۔ پہلے یہاں ایک عمدہ مسجد جامع تھی، مگر آج کل وہ اس سے کام لیتے ہیں جسے امیر جوالی نے بنوایا ہے۔ بہت اچھی عمارت ہے اور سنگ مرمر کا منبر ہے۔" (جلد اوّل، ۱۱۳)

غزّہ سے عسقلان، ایک منزل سے کچھ کم (اصطخری، ابن حوقل) یا ۲۰ میل (ادریسی)۔ دمشق، ۸ منزل (یاقوت) رفہ، ایک منزل (اصطخری، ابن حوقل، مقدسی، ادریسی) یا ۱۶ میل (ابن خردادبہ)، یزدود، ایک منزل (اصطخری، ابن حوقل، مقدسی اور ادریسی) یا ۲۰ میل (ابن خردادبہ) الرملہ ایک منزل (مقدسی، ادریسی) بیت جبرئیل، ایک منزل (ادریسی) ہے۔

[1] ۱۱۹۲ء میں جب شاہ رچرڈ نے سلطان صلاح الدین سے صلح کی تو اس قصبے کی فصیلیں تڑوا دی گئیں تو

غنثور - "حمص و سلمیہ کے درمیان شام کی ایک وادی میری دانست میں یہ بدیسی نام ہے۔" (یاقوت، سوم - مراصد، دوم)

غراب - "دمشق کے قریب مشہور مقام ہے۔" (" - ")

غُرَّب - "قبیلہ بنی کلب کے علاقے کا پہاڑ جو شام میں داخل ہونے سے پہلے سرحار پر ملتا ہے۔" (" - ")

جلیس - "دمشق کے میدان میں ایک قلعہ۔ اسے جیس جلدک کہتے ہیں۔" (یاقوت، دوم - مراصد - اول)

جبلہ - "عسقلان کے قریب ایک گاؤں" (" - ")

جلدس - "شام کا ایک ضلع اور قصبہ جس میں بنی لخم کی آبادی ہے۔" (" - ")

الحَدَث - بلاذری کہتا ہے کہ "حصن الحدث کو عیاضؓ ابن غنم نے حضرت عمرؓ کے زمانے میں فوج بھیجکر تسخیر کیا اصل میں یہ "درب الحدث السلامہ" یعنی سلامتی کی خبر کا راستہ کہلاتا تھا اور اس نام سے اچھا شگون لیتے تھے حالانکہ بہت سے مسلمان یہاں اسیر ہوئے اور حقیقت میں صرف یہی ایک "خبر" تھی جو مسلمانوں کو یہاں سے ملی۔ جس زمانے میں امویوں اور عباسیوں میں خلفشار رہوا، تو یونانیوں نے اس قلعہ کو تاراج کر ڈالا اور بعد میں خلیفہ مہدی نے از سر نو اس کو تعمیر کرایا اس کی دھوپ کی پکی اینٹ سے چنائی کی گئی تھی لیکن برف و باران نے عمارت کو بہت نقصان پہنچایا۔ پھر یونانیوں نے دوبارہ چھاپہ مارا

اور مسجد میں آگ لگا دی ۔ قلعے کی فوج میں ملطیہ، شمشاط، سُمیساط، کیسوم، دلوک اور رعبان کے دو ہزار جوان تھے ۔ خلیفہ ہارون الرشید نے بعد میں الحدث کو پھر بنایا اور چھاؤنی قائم کی ۔“ (بلاذری، ۱۸۹ ـ ۱۹۱)

اصطخری اور ابن حوقل ۹۷۸ئ؁ میں لکھتے ہیں کہ ”الحدث چھوٹا سا قصبہ ہے ۔ ہمارے زمانے سے پہلے اس کو یونانیوں نے لے لیا تھا ۔ علی سیف الدولہ نے ایک مرتبہ ان سے واپس لیا لیکن دوبارہ پھر یونانی آئے اور اسے مسلمانوں سے لے لیا“ (ابن حوقل کے ایک متاخر خلاصے میں یہ کلمات اور بڑھا دئے گئے ہیں کہ ”اس کے بعد ایشیائے کوچک کے سلجوق بادشاہ مسعود ابن قلج ارسلان کے ماتحت مسلمانوں نے ۵۴۵ھ (= ۱۱۵۰ئ؁) میں دوبارہ الحدث کو فتح کر لیا اور آج تک انہی کے قبضے میں ہے“) ”الحدث میں کھیتوں اور اشجار و اثمار کی کمی نہیں ۔ اس قلعے میں یونانیوں سے مقابلے کے لئے مسلمانوں کی چھاؤنی رہتی ہے لیکن زمانے کا حال دگرگوں ہو گیا ہے ۔ آسمانی برکتیں اٹھ گئی ہیں ۔ دین بگڑ گیا ۔ حکام نے ظلم و جبر اور دوسروں کا مال غصب کرنے پر کمر باندھ لی ۔ رعایا میں بھی شورش و اسرکشی پیدا ہو گئی ہے ۔“ (اصطخری، ۶۲ ۔ ابن حوقل ۱۲۰ ۔ ابو الفدا اسے جزاً نقل کرتا ہے ۔ صفحہ ۲۶۳)

ادریسی اطلاع دیتا ہے (صفحہ ۲۷) کہ ”الحدث وسعت میں مرعش کے برابر ہے ۔ اس کی فصیلیں کافی مستحکم اور منڈیاں اچھی بنی ہوئی ہیں، جہاں بہت سے لوگ تجارت اور ضروریات زندگی (خریدنے) کے لیے آتے ہیں“

یاقوت لکھتا ہے کہ ”الحدث ایک قصبہ ہے جس میں مضبوط قلعہ بنا ہوا ہے ۔ یہ ولایت ثغور میں، ملطیہ، سُمیط اور مرعش کے مابین واقع ہے ۔ اسے یونانیوں نے منہدم کیا اور بہت سے گرم و سرد گزرنے کے بعد سیف الدولہ نے ۳۴۳ھ (۹۵۴ئ؁) میں از سر نو اسے بنوایا ۔ پہلی مرتبہ خلیفہ المہدی نے ۱۶۲ھ (۷۷۹ئ؁) میں اس کی بنا ڈالی تھی

الحدث کا عرف الحمرا ہو گیا ہے کہ یہاں کی زمین سرخ ہے۔ قلعہ ایک پہاڑ پر بنا ہوا ہے جسے الحیدب کہتے ہیں۔" (یاقوت، دوم۔ مراصد۔ اول)
دمشقی لکھتا ہے کہ "حدث الحمرا، عراق عرب کی طرف ایک قلعہ ہے۔ اسے المہدی نے دوبارہ بنوایا اور محمدیہ موسوم کیا۔ ارمن لوگ اسے کیتوک کہتے ہیں۔ قلعہ کوہ لبنان کی چوٹیوں پر قائم ہے اور نیچے سمندر نظر آتا ہے۔ وسیع اراضی اور ایک ہزار سے زیادہ گانوں اس کے علاقے میں ہیں۔" (دمشقی، ۲۰۸ - ۲۱۴)
ابو الفدا کا بیان ہے کہ "الحدث، انطاکیہ سے ۸ اور محاذۃ العلوی سے ۱۲ میل، جیحان کے کنارے واقع ہے۔" (۲۶۳)۔
الحدث سے انطاکیہ، ۳ منزل (اصطخری، ابن حوقل) منبج ۲ دن کی راہ (" - " - ادریسی) حصن منصور، ایک دن کی کڑی منزل (" - " - ") اور مرعش ایک دن کی راہ پر (" - " - ") واقع ہے۔
ہمارے زمانے کے نقشوں میں الحدث کا پتہ نہیں چلتا ہو

حظیرہ۔ ناصر خسرو اپنے سفر نامے میں لکھتا ہے کہ "عبلین سے جانب جنوب چل کر ہم حظیرہ نامی گانوں میں پہنچے جس کے مغرب میں ایک وادی کا راستہ نکلتا ہے۔ اس وادی میں صاف پانی کا ایک چشمہ چٹان میں سے پھوٹتا ہے اور اسی کے سامنے چٹان کے اوپر لوگوں نے ایک مسجد بنا دی ہے۔ اس مسجد میں دو حجرے ہیں جن کی چنائی پتھر کی اور چھتیں بھی پتھر کی ہیں۔ ان کا دروازہ اتنا چھوٹا ہے کہ آدمی مشکل سے اندر جا سکتا ہے۔ ان میں پہلو بہ پہلو دو قبریں بنی ہوئی ہیں جن میں سے ایک حضرت شعیب علیہ السلام کی ہے اور دوسری ان کی صاحبزادی حضرت صفورہ کی ہے جو سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی زوجہ تھیں۔ گانوں کے لوگ پورا خیال رکھتے ہیں کہ مسجد اور قبریں پاک صاف اور یہاں روشنی وغیرہ کا انتظام درست رہے۔" (ناصر خسرو ۱۵)

مگر میرا خیال ہے کہ سیّاح سے سمت لکھنے میں سہو ہوا اور عبلین سے "جنوب" کی بجائے "جانبِ مشرق" پڑھنا چاہئے حظیرہ کے بعد ناصر خسرو اربد آیا اور اس مقام کے شمال اور مغرب میں اسی نواح کے کئی مقام آج کل حظیرہ، حظرہ اور حذور (یا حصور) کہلاتے ہیں اور ان سب کے معنی، توراۃ کے حذرِوث کی طرح، صرف "احاطہ" کے ہیں لہذا ان الفاظ کو مختلف مواضع کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ حضرت شعیبؑ کی قبر آج کل کوہ حطین پر دکھائی جاتی ہے جسے قدیم روایات میں کوہ حسنات (Beatitudes) کے نام سے یاد کرتے تھے اور جو تاریخ میں صلیبیوں کے صلاح الدینؒ کے ہاتھ سے شکست فاش کھانے کی بناء پر مشہور ہے۔"

حاضر کلب: "یاقوت لکھتا ہے کہ "زمانہ قدیم میں یہ حلب کے باہر تھا مگر آج کل (= تیرھویں صدی عیسوی) بیرون شہر پناہ شہر ہی کا محلہ ہو گیا ہے۔ اور جنوب مغرب کی طرف ایک تیر کے ٹپے پر ہوگا۔ اسے حاضر السلیمانیہ بھی کہتے ہیں اس کے باشندے زیادہ تر ترکمان ہیں۔ اس میں بہت اچھی مسجد موجود ہے اور بازاروں میں ضرورت کی ہر چیز مل جاتی ہے۔ اسی کا ایک نام حاضر قنسرین بھی ہے۔" (جلد دوم مراصد اوّل)

الحدیثہ: "غوطۂ دمشق کا ایک گاؤں۔ حدیثہ جرش یا جرس بھی کہتے ہیں۔

الحفہ: "حلب کے مغرب کا ایک ضلع جس میں بہت سے گاؤں شامل ہیں۔ جیسا کہ کہا جاتا ہے حفیہ نامی کپڑا اسی مقام سے آتا ہے۔" (" - ")۔

حافر۔ "بالس اور حلب کے درمیان کا ایک گاؤں۔ دیر حافر یہیں کی خانقاہ ہے۔" ("—")

حفیر۔ "ولایت اُردن کی ایک ندی، اس کے کناروں پر بنی القین ابن جعفر کی زمینیں ہیں۔" ("—") غالباً یہ وہ ندی ہے جو ذوتان کے کھنڈروں کے قریب اس زمانے کے عین الحفیرہ سے نکلی ہے ذوتان، توراۃ کا دُتان ہے جہاں حضرت یوسفؑ کو ان کے بھائیوں نے فروخت کیا تھا۔

حیفا۔ ناصر خسرو اپنے روزنامچے میں لکھتا ہے کہ "عکّے سے چل کر ہم حیفا نامی گاؤں میں پہنچے۔ یہ تمام راستہ ریت پر سے گزرا ہے اور ریت بھی اس قسم کی جس سے ایران کے سنہار کام لیتے ہیں اور "ریگ مکّہ" کہلاتی ہے۔ خود موضع حیفا ساحل کے کنارے ہے اور اس میں نخلستان و اشجار بکثرت ہیں۔ اس بستی میں جہاز ساز رہتے اور بڑے بڑے جہاز بناتے ہیں۔ یہاں کے بحری جہاز "جودی" کے نام سے مشہور ہیں۔" (ناصر خسرو-۱۹) اور نسی اطلاع دیتا ہے (صفحہ ۱۱) کہ "حیفا، راس الکرمل (Mount carmel) کے دامن میں واقع ہے جہاں زمین کا ایک گول قطعہ سمندر کے اندر نکلا ہوا ہے۔ جنگی اور دوسرے جہازوں کے ٹھیرنے کیلئے یہاں بہت عمدہ لنگر گاہ بنی ہوئی ہے۔ حیفا اصل میں طبریاس کی بندرگاہ ہے۔"

حیفا۔ ساحل شام کی ایک بندرگاہ، یافہ سے کچھ زیادہ دور نہیں ہے۔ یہ مسلمانوں کے قبضے میں رہا، یہاں تک کہ گندفری (= گوڈفری بوئیلون) نے، جس نے ۴۹۲ھ (= ۱۱۰۱ء) میں یروشلم فتح کیا، اسے بھی لے لیا اور پھر صلاح الدینؒ کے دوبارہ فتح کرنے تک ۵۸۳ھ (= ۱۱۸۷ء) نصاریٰ کے پاس رہا۔ صلاح الدینؒ نے فتح کرکے اس کے مورچے تڑوا دیئے

اس کا بالاحصار یا قصرِ حیفا، حیفا اور قیسریہ کے درمیان واقع ہے۔" (یاقوت، دوم - مراصد، اول)

حیفا سے قیسریہ، ۲ دن کی راہ (ادریسی) طبریہ، ۳ چھوٹی منزلیں (رر) عکّہ، خشکی کے راستے ۳۰ میل یا ایک منزل (رر) اور سمندر سے ۱۸ میل ہے"

حَیلان۔ "حلب کا ایک موضع۔ اس مقام سے پانی کا ایک بڑا چشمہ پھوٹا ہے جو حلب تک بہ کر آتا ہے۔ پھر زمین دوز نالیوں کے ذریعے اس کا پانی شہر میں لائے ہیں اور تقسیم کر کے جامع مسجد اور شہر کے دوسرے محلّوں میں بھی اسے پہنچا دیا ہے۔" (یاقوت، دوم۔ مراصد اول)

حجر الذہب۔ "دمشق کے ایک محلّے کا نام۔" (رر - رر)
(نیز دیکھو صفحہ ۲۸۷)

حجر شغلان۔ "کوہستان لُکام کا ایک قلعہ جو انطاکیہ کے قریب الیغرا جھیل کے اوپر بنا ہوا ہے۔ صلیبی فرقہ الدّاویہ (ٹمپلرز) کے قبضے میں ہے (یعنی ۱۲۲۵ء میں) فرنگیوں کا یہ فرقہ اس میں قلعہ بند رہتا اور وقتاً فوقتاً نکل کر مسلمانوں پر حملے کرتا اور قتل کرتا رہتا ہے۔ یہ لوگ شادی سے پرہیز کرتے ہیں اور راہبوں اور ننّوں کا ایک گروہ ہیں۔" (یاقوت دوم۔ مراصد، اوّل)

حجیرہ "غوطۂ دمشق کا ایک گاؤں۔ صحابیٔ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) مدرکؓ ابن زیاد کی قبر یہاں دکھاتے ہیں۔" (رر - رر)

(شارع) حج - "یعقوبی لکھتا ہے کہ "دمشق سے جو راستہ فلسطین سے گزر کر مکہ معظمہ جاتا ہے وہ آیلہ تک ناہموار، اور دشوار گزار پہاڑیوں سے گزرتا ہے - مدائن سے ہو کر آیلہ پہنچتے ہیں اور اسی جگہ مصر اور مغرب کے حاجیوں کا راستہ آملتا ہے" (صفحہ ۱۱۷)

حقل - "آیلہ پہنچنے سے ۶ میل پہلے یہ جگہ ملتی ہے یا بعض لوگ کہتے ہیں کہ آیلہ کے بالکل قریب ساحلی مقام ہے" (یاقوت، دوم - مراصد، اول)

حقلا - "حلب کی نواح کا ایک گاؤں" (" - ")

حلب - اس کا پہلے حال لکھا جا چکا ہے (صفحہ . . .)

کفر حلب - "حلب کا ایک موضع" (یاقوت دوم)

حلب الساجور - "حلب کی نواح کا ایک مقام - ابتدائی اسلامی فتوحات کی کتابوں میں اس کا تذکرہ آتا ہے" (")

حلفبلتا - "دمشق کا ایک گاؤں - یہاں صحابی رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کناز رضؓ کی قبر ہے" (" - مراصد، اوّل)

حلحول - علی ہروی لکھتا ہے کہ "یہ وہ گاؤں ہے جس میں حضرت یونس ابن متا کا مزار ہے" (نسخہ اوکسفورڈ - ورق، ۴۲) یہ کتاب یوشع ۱۵ - ۵۸، کا مقام حلحول ہے"

یاقوت لکھتا ہے کہ حلحول، یروشلم اور حبرون کے درمیان واقع ہے (دوم، ۳۱۶) صاحب مراصد نے یہ اور علی ہروی کا مذکورۂ بالا قول

نقل کر دیا ہے (اوّل، ۳۱۴)

مجیر الدین کا بیان ہے (صفحہ ۱۴۲) کہ "حلحول جو جبرون سے کچھ زیادہ فاصلے پر نہیں، حضرت یونسؑ کا مدفن ہے۔ یہاں کی مسجد اور مینار جو اب تک سلامت ہیں ۶۲۳ھ (۱۲۲۶ء) میں تعمیر ہوئے تھے۔ حضرت یونسؑ کے والد، متّا کی قبر بھی قریب ہی ایک گاؤں بیت اُحرہ میں ہے۔ وہ ایک عادل اور انبیا کے خاندان کے آدمی تھے"

حمیر۔ "لب فرات، الرقّہ اور منبج کے درمیان کا ایک ضلع" (یاقوت۔ دوم۔ مراصد۔ اول)

حموریہ۔ "غوطۂ دمشق کا ایک گاؤں" (" - ")

الحمرا۔ "یروشلم کی نواح میں ایک قلعہ (" - ") جیساکہ اوپر بیان ہوا (صفحہ ۵۶۴) الحمرا، الحدث کا بھی عرف ہے"

حندوثا۔ "معرۃ النعمان کا ایک گاؤں" (" - ")

حنینا۔ "ولایت قنسرین کا ایک گاؤں (" - ") نیز ملاحظہ ہو دیر حنینا، صفحہ ۵۴۲)

حنجر۔ "قبیلہ بنی عجمر کا ایک پرگنہ جو ولایتِ قنسرین میں واقع ہے۔ اس نام کو کبھی کبھی خنجر بھی لکھتے ہیں" (" - ")

حرستا (۱)۔ "ایک آباد اور بڑا گاؤں جو باغوں کے بیچ میں واقع ہے۔ حمص کی سڑک پر دمشق سے ایک فرسخ سے کچھ اوپر فاصلے

پر ہوگا۔" (" - ")

حرستا المنظرہ (۲) "غوطۂ دمشق میں مشرق کی طرف ایک دوسرا گائوں۔" (" - ")

حرستا (۳) "ضلع رعبان (ولایت حلب) کا ایک گائوں یہاں ایک گڑھی بنی ہوئی ہے۔ پانی افراط سے ہے۔" (" - ")

حصن الحربادہ یا حربادہ۔ "ایک آباد و بارونق قصبہ معہ قلعہ جس میں فصل آور اراضی بکثرت ہیں۔ قصبے میں مختلف سامان اور تجارتی مال بمقدار کثیر میں ذخیرہ رہتا ہے۔ یہاں سے اللاذقیہ اور حصن السویدیہ ۱۵ میل ہے۔" (ادریسی۔ ۲۳) قدامہ اس نام کو حربادہ (ی سے) تحریر کرتا ہے۔"

حربہ۔ "البکری اسے شام کا ایک مقام بتاتا ہے۔" (مراصد۔ اول)

حربنفسا۔ "حمص کا ایک گائوں۔" (یاقوت، دوم - ")

حربنوش۔ "اضلاع حلب میں الجزرہ کا ایک گائوں" (" - ")

حارب۔ "مرج الصفار کے قریب، قبیلۂ قداعہ کی زمینوں میں حوران دمشق کا ایک ضلع۔" (" - ")

الحارث۔ "دمشق کے قریب حوران کا ایک گائوں۔ اسے

حارث الجولان کہتے ہیں۔ شام کے ایک پہاڑ کا بھی نام ہے جیسا کہ نابغہ شاعر نے لکھا ہے۔" (" ۔ ")

حارم (Hareac) "انطاکیہ کے قریب ایک ثمر خیز علاقے کا مورچہ بند قصر ہے۔ آج کل (تیرھویں صدی عیسوی) حلب کے توابع میں شمار کرتے ہیں۔ یہاں بہت سے درخت اور پانی کی کثرت ہے اس لیے اکثر وبا کے حملے ہوتے ہیں۔" (" ۔ ") یہی ضلع ہے جس کا ولیم صوری نے ہارنیں کے نام سے ذکر کیا ہے۔"

ابو الفدا لکھتا ہے کہ "حارم، حلب کے ضلع میں ایک چھوٹا قصبہ ہے جس کے اوپر بالاحصار بنا ہوا ہے۔ اس میں کثرت سے درخت اور قریب ہی چشمے ہیں اور تھوڑے فاصلے سے ایک چھوٹی ندی گزرتی ہے۔ ابن سعید اسے قلعہ بتاتا ہے جس میں ساز و سامان بافراط موجود ہے۔ یہاں کا انار بہت خاص ہوتا ہے جس کے پوست کے اوپر سے اندر تک کے دانے نظر آتے ہیں۔ دانے بے گٹھلی (یا گٹھلی) کے بہت رس بھرے ہوتے ہیں۔ حارم حلب کے مغرب میں ۲ منزل اور انطاکیہ سے ایک منزل پر واقع ہے۔" (ابو الفدا ۔ ۲۵۹)

حرلان۔ "غوطہ دمشق کا ایک ضلع جس میں بہت سے گاؤں ہیں۔ خلفائے امویہ کی برادری کے لوگ یہاں سکونت رکھتے تھے۔" (یاقوت دوم ۔ مراصد ۔ اول)

حرملیہ ۔ "انطاکیہ کا ایک گاؤں۔" (" ۔ ")

حرّان (۲ــــ) ۔ "حلب کا ایک گاؤں۔" (" ۔ ")

حران (۲ء) "غوطہ دمشق کا ایک گاؤں" (ر ر - ر ر)

الہارونیہ - "ایک قلعہ جسے خلیفہ ہارون الرشید نے ۱۸۳ھ (۷۹۹ء) میں بنایا اور چھاؤنی قائم کی - بعض لوگ کہتے ہیں کہ اسے المہدی نے بنانا شروع کیا اور الرشید نے تکمیل کی" (بلاذری، ۱۷۱ - نقل کردہ ابوالفدا وغیرہ)

"الہارونیہ، جبل اللکام کے مغرب میں اس کی ایک وادی کے اندر واقع ہے - یہ ایک چھوٹا سا قلعہ جسے ہارون الرشید نے تعمیر کیا اور اسی کے نام پر موسوم ہوا" اصطخری، ۶۳) ابن حوقل ۹۷۸ء میں یہ اور اضافہ کرتا ہے کہ "میرے علم میں یہ خوب آباد اور اچھا بنا ہوا تھا مگر یونانیوں نے گزشتہ سنین میں اسے ویران کر دیا" (صفحہ ۱۶۱)

ادریسی اطلاع دیتا ہے (۲۸) کہ "الہارونیہ" کوہستان لکام کی گھاٹیوں میں سے ایک گھاٹی میں چھوٹا سا قلعہ ہے - اسے ہارون الرشید نے بنایا تھا"

یاقوت تیرھویں صدی میں لکھتا ہے کہ "ہارونیہ ولایت ثغورمیں جبل لکام کے پہلو پر مرعش کے قریب چھوٹی سی بستی ہے - اسے الرشید نے ۱۸۳ھ میں آباد کیا - یا بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس کے باپ المہدی نے بنا رکھی اور ہارون الرشید کے وقت میں صرف اس کی تکمیل ہوئی - اس کی فصیل دہری اور لوہے کے پھاٹک ہیں - ۳۴۸ھ (۹۵۹ء) میں رومی (صلیبیوں) نے اس پر قبضہ کر لیا اور ڈیڑھ ہزار مسلمان مرد و عورت کو قیدی بنایا اور قلعہ تڑوا دیا تھا - سیف الدولہ ابن ہمدان نے اس کی دوبارہ تعمیر کی - آجکل یہ ارمنیہ کے بادشاہ بنی لیون (Leo) کے علاقے میں ہے" (یاقوت چہارم - مراصد، سوم)

ابوالفدا نے مذکورہ بالا اقوال کا بیشتر حصہ دہرا دیا ہے اور کوئی نئی بات نہیں کہی" (ابوالفدا، ۲۳۵)

الہارونیہ سے بیاس، ایک دن سے کم کی راہ (اصطخری، ابن حوقل)

یا ۵ امیل (ادریسی) مرعش ایک منزل (اصطخری، ابن حوقل) اور الکنیسہ ۱۲ میل (ابوالفدا) ہے ''
آج کل کے نقشوں میں اس قلعے کا نشان نہیں ملتا ''

الحسا ۔ ''الکرک (Kerak Moab) کے قریب' میں سمجھتا ہوں کہ وادی کا نام ہے'' (یاقوت، دوم - مراصد - اول)

الحثا ۔ ''شام کا ایک مقام'' (یاقوت، دوم - مراصد - اول)

حثاوہ ۔ ''عسقلان کا ایک گاؤں'' (یاقوت، دوم - مراصد - اول)

حطین ۔ (بالفتح یا بالکسر اول) علی ہروی لکھتا ہے کہ ''حطین ان پہاڑوں پر ایک گاؤں ہے جن کی چوٹی پر حضرت شعیبؑ اور انکی بیوی کے مزار ہیں۔ ۵۸۳ھ کی جنگ (= ۱۱۸۷ء کی) جس میں صلاح الدینؒ نے صلیبیوں کو فنا کر دیا) یہاں واقع ہوئی۔ اس نام کو کبھی حطیم لکھتے ہیں'' نسخہ اوکسفورڈ، ۲۹)
''بعض مصنف حطین کو ارسوف و قیسریہ کے درمیان بتاتے ہیں۔ یہاں شعیب نبیؑ کا مزار ہے۔ لیکن یہ پتہ ٹھیک نہیں۔ کیونکہ حطین عکہ و طبریہ کے درمیان آخر الذکر سے ۲ فرسخ پر واقع ہے اور اس کے قریب موضع خیارہ ہے جس میں حضرت شعیبؑ کی قبر نظر آتی ہے۔ ماہ ربیع الاولٰی ۵۸۳ھ کے وسط میں صلاح الدینؒ نے اس جگہ فرنگیوں پر بڑی بھاری فتح پائی اور تمام فرنگی بادشاہ مغلوب و منکوب ہوئے اور اسی فتح کی بدولت تمام ساحلی شہر ان کے پنجے سے آزاد ہو گئے۔ ان کا فرعون ارباط (= روبرٹ

۱؎ مصر کے مطبوعہ نسخہ معجم البلدان میں ''ربیع الاخر'' کا مہینہ لکھا ہے۔ مترجم

والی کرک و شوبک اس جنگ میں مارا گیا۔ اس مقام کا صحیح محل وقوع بے شبہ یہی ہے اور وہ رواۃ جنھوں نے حطّین کو ارسوف کے قریب بتایا ہے، غلطی پر ہیں۔" (یاقوت، دوم۔ مراصد، اول)
دمشقیؔ، حطّینؔ اور وہاں شعیب علیہ السلام کے مزار کا ذکر لکھ کے کہتا ہے کہ "یہ گاؤں ہے جہاں فرنگیوں اور سلطان صلاح الدین کے ماتحت مسلمانوں کی جنگ عظیم برپا ہوئی۔ سلطان غازی نے حطّین کی نکلی ہوئی پٹیوں ("قرن") میں فرنگیوں کی صفیں توڑ دیں اور ہزاروں کو فنا کے گھاٹ اتارا اور ان کے بادشاہوں کو اسیر کر لیا۔ اور انہی میں سے ایک قطعے پر سلطان فاتح نے وہ برج تعمیر کیا جو قبۃ النصر (= فتح کا گنبد) کہلاتا ہے۔" (۲۱۲)

حُورہ "بالیس کا ایک گاؤں، جو اس کے اور الرقہ کے درمیان واقع ہے۔" (یاقوت، دوم۔ مراصد۔ اول)

خُوط۔ "حمص یا ساحل شام کے ضلع جبلہ کا ایک گاؤں۔" (یاقوت دوم۔ مراصد، اول)

حوار (نمبر ۱) (بالفتح یا ضمہ اول) "حلب کا ایک کورہ (ضلع) جو اضلاع عزاز و جومہ کے درمیان واقع ہے۔" (یاقوت۔ دوم۔ مراصد اول)۔

حوار (نمبر ۲) "منبج کا ایک گاؤں۔" (یاقوت۔ دوم۔ مراصد۔ اول)۔

تل حوآر۔ (نمبر ۳) "حماۃ اور المعرہ کے درمیان ایک پہاڑی۔

وجہ تسمیہ یہ کہ حوّار قلعی کی مثل ایک سفید مٹی کا نام ہے جو یہاں پائی جاتی ہے"
(یاقوت۔ دوم۔ مراصد۔ اول)

حوار (۲) احمد ابن طیب کہتا ہے کہ "یہ ثغور شام کے جیحان کے مغرب کا ایک پہاڑ ہے جو اپنی زمین کی سفیدی کے باعث اس نام سے موسوم ہوا۔" آگے چل کے یاقوت لکھتا ہے کہ حلب کے ثقہ لوگوں نے مجھ سے کہا کہ الحُوّار (بضمہ ح) حلب کے قریب ایک بڑی ولایت کا نام ہے جس کا صدر مقام البلاط ہے (دیکھو حوار ۱) لیکن یہ مقام اب ویران ہے۔ حائے مفتوح کے ساتھ بھی اس کا تلفظ کرتے ہیں۔"
(یاقوت۔ دوم۔ مراصد۔ اول)

الحیانیہ "ولایت دمشق کا ایک کورہ۔ غور اُردن کے قریب جبل حرش (یا جرش؟) میں واقع ہے۔" (یاقوت۔ دوم۔ مراصد۔ اوّل)
صاحبِ مراصد اس نام کو حیانہ لکھتا ہے۔

حبال ۔ "جبل الشراہ کی وادی موسیٰ کا ایک گاؤں، شام میں الکرک کے قریب واقع ہے۔" (یاقوت۔ دوم۔ مراصد۔ اول)

حباران ۔ "شام کا ایک قصبہ یا ضلع بتاتے ہیں (یاقوت۔ دوم مراصد۔ اوّل)

حجرا ۔ "دمشق کے قریب ایک گاؤں" (یاقوت۔ دوم۔ مراصد۔ اوّل)

حمیریوں ۔ "دمشق کے باہر ایک محلہ یا بستی، جو قنوات (یعنی

زمین دو نہ نالیوں (کے اوپر آباد ہے" (یاقوت ۔ دوم ۔ مراصد ۔ اوّل)

ہنزیت ۔ "یونانیوں کا ایک قلعہ" (صاحب مراصد یہ اضافہ کرتا ہے کہ بعض لوگ اسے مرعش کے علاقہ ثغور میں بتاتے ہیں) شاعر المتنبی نے اس کا ذکر کیا ہے" (یاقوت، دوم ۔ مراصد ۔ اوّل)

حسمیٰ ۔ "قبیلۂ جذام کا علاقہ ۔ یہ پہاڑی زمین، ایلہ، دشت تیہ، اور علاقۂ عذرہ کے درمیان واقع ہے" (یاقوت ۔ دوم ۔ مراصد اوّل)

الحصن یا حصن عادیس ۔ "حلب و الرّقہ کے درمیان ایک مستحکم مقام ہے" (نیز دیکھو حصن الاکراد کے تحت میں) (یاقوت دوم ۔ مراصد ۔ اوّل)

حصن الاکراد ۔ (قلعات الحصن بھی کہتے ہیں) صلیبیوں کا (Le Krak des chevaliers) حمص کے مقابل جانب مغرب، پہاڑ پر ایک ناقابل تسخیر قلعہ ۔ یہ جبل الجلیل کے پہاڑ ہیں جو آگے پھیل کے حمص و بعلبک کے درمیان جبل لبنان میں جا ملتے ہیں ۔ امرائے شام میں سے ایک شخص نے یہاں قصبہ آباد کیا اور کُردوں کی چھاؤنی قائم کی کہ فرنگیوں کا مقابلہ کریں ۔ پھر بھی فرنگیوں نے (۱۱۴۰ء میں) اسے کُردوں کے ہاتھ سے لے لیا اور آج تک (۱۲۲۵ء) فرنگیوں کے قبضے میں ہے ۔ حمص سے یہ ایک دن کی مسافت پر ہے"

بعض راویوں کے قول کے مطابق، حمص و الرّقہ کے درمیان بھی ایک جگہ حصن الاکراد کہلاتی ہے لیکن میں (یاقوت) سمجھتا ہوں کہ یہ غلطی ہے ۔ ایک مصنف نے یہ بھی لکھا ہے کہ بالس و منبج کے مابین

ایک مقام حصن العدیس واقع ہے لیکن حقیقت میں یہ جگہ رقّہ و حلب کے درمیان ہے" (یاقوت - دوم - مراصد - اول) حصن الاکراد صلیبیوں میں "لی کریک دے شیولیئر" کہلاتا تھا اور یروشلم کی تسخیر کے بعد مجاہدین طبقہ یوحنا ولی کا صدر مستقر بن گیا تھا۔ سلطان قلاعون کے ماتحت مسلمانون نے اسے ۱۲۸۵ء میں دوبارہ" فتح کرلیا۔

حصن الداویہ (Fortres of the Temples) "ولایت شام کا ایک قلعہ۔ داویہ، فرنگیوں کا ایک فرقہ ہے جو آپس میں مسلمانوں کے قتل کا حلف اٹھاتے ہیں، شادی نہیں کرتے اور اسی طرح ان کی بعض اور خصوصیات بھی ہیں۔ یہ صاحب اسلحہ، دولتمند اور (شام میں) نہایت با اقتدار ہیں اور کسی کے محکوم نہیں" (یاقوت - دوم - مراصد اول)۔

حصن ذو القلاع - بلاذری لکھتا ہے کہ "اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ تین قلعوں کا مجموعہ ہے۔ یونانی زبان میں اس کے نام کے معنی "قلعۂ کواکب" کے ہیں" (۱۷۰) یاقوت نے یہ اور اضافہ کیا ہے کہ اسے "حصن ذو القوۃ" بھی کہتے ہیں۔ المصیصہ کے قریب ہے۔ اصلی نام ذو القلاع کے معنی ہیں قلعوں والا قلعہ، کیونکہ کہتے ہیں کہ یہ تین قلعوں کی بنیاد پر بنا تھا اور موجودہ نام اسی کی بگڑی ہوئی صورت ہے۔ ایک دوسرے بیان کے بموجب یونانی زبان میں اس کے نام کے معنی قلعۂ کواکب کے ہیں" (یاقوت - دوم - مراصد - اول)۔

حصن العنب : "ولایت دمشق میں، یروشلم کے قریب۔" (یاقوت - دوم - مراصد - اول)

حصن قطرغوش۔ "ثغور کے ضلع میں المصیصہ کے قریب، ایک قلعہ۔ یہ پہلا قلعہ ہے جسے خلیفہ ہشام ابن عبدالملک نے تعمیر کرایا۔ انطاکیہ کا عبدالعزیز ابن حسان اس کا معمار تھا۔" (یاقوت، چہارم، ۱۴۶۔ منقول از بلاذری ۱۶۷) صاحب مراصد نے غلطی سے اسے قطرغشیق لکھا ہے۔ (جلد دوم، ۴۳۰، ۱۴)

حصن مقدیہ۔ "اذرعاۃ کے توابع میں ایک قلعہ، جو ولایت دمشق میں واقع ہے۔" (یاقوت۔ دوم۔ مراصد۔ اول)

حصن منصور۔ "بلاذری لکھتا ہے (۱۹۲) کہ "یہ منصور ابن جعونہ ابن الحارث العامری القیسی کے نام پر موسوم ہے۔ اسی نے تعمیر کی نگرانی کی اور از سر نو اسے درست کیا۔ وہ آخری اموی خلیفہ مروان کے زمانے میں یہاں متعین تھا اور یونانی ملک پر حملے کرتا رہتا تھا۔ ۱۴۱ھ (۷۵۸ء) میں رقہ میں شہادت پائی۔ پھر ہارون الرشید نے اپنے باپ مہدی کے زمانے میں دوبارہ تعمیر کی اور ردمدے وغیرہ بنوائے۔"

اصطخری اور ابن حوقل کا بیان ہے کہ "حصن منصور ایک چھوٹا قلعہ بند قصبہ ہے جس میں ایک مسجد جمعہ ہے۔ اس کے کھیت بارانی ہیں۔ اس کی تقدیر میں تھا کہ یونانیوں اور روالیان نسل ہمدان کے ہاتھوں باری باری برباد و خراب ہوتا رہے۔" (اصطخری ۶۲۔ ابن حوقل ۱۲۰۔ نقل کردہ ابوالفدا، ۲۶۹)

ادریسی کی اطلاع یہ ہے کہ (۲۶) "حصن منصور ایک خوشنما اور مشہور قلعہ ہے اس کے گرد اراضی اور دیہات ہیں۔ زمینیں نہایت زرخیز ہیں جن میں بہترین فصلیں ہوتی ہیں۔"

حصن منصور، فرات کے مغرب میں سمیساط کے قریب واقع ہے اس قصبے کی فصیل، خندق اور تین دروازے ہیں۔ بیچ میں دہری فصیل

کا ایک قلعہ اور بالا حصار بنا ہوا ہے۔ یہ زبطرہ سے ایک منزل پر ہے"
(یاقوت۔ دوم۔ مراصد۔ اول)

ابوالفدا لکھتا ہے کہ "حصن منصور ولایت قنسرین میں سمیساط سے کچھ زیادہ فاصلے پر نہیں۔ آج کل اس کے مورچے وغیرہ تڑوا دئے گئے ہیں لیکن گرد کی زمینوں میں ابھی تک زراعت ہوتی ہے۔ یہ نہر الازرق (Sanjah R) کے شمال میں سطح مرتفع پر، فرات کے جنوب مغرب میں ہے مگر دونوں دریا اس کے قریب ہیں، کوہستان الجبل ملطیہ اور حصن منصور کے درمیان اور (حصن منصور) کے مغرب میں ہیں اور ان کے بیچ میں ایک درہ ہے" (ابوالفدا، ۲۶۹)

حصن منصور سے سمساط، ایک دن کی راہ (اصطخری، ابن حوقل) یا ۱۲ میل یا ایک دن کی کڑی منزل۔ ملطیہ، ۲ دن کی راہ (اصطخری، ابن حوقل) یا ۳۰ میل (ادریسی) زبطرہ، ایک دن (اصطخری، ابن حوقل) الحدث، ایک دن (رر ادریسی) معرہ نعمان، ایک دن کی راہ (ادریسی) پر ہے۔

حصن سلمان "ولایت عواصم میں، قورس کے قریب ایک قلعہ۔ یہ حضرت عبیدہؓ ابن الجراح اول فاتح شام کے ایک سپاہی سلمان ابن ربیعہ کے نام سے موسوم ہے" (یاقوت۔ دوم۔ مراصد۔ اول)

حصن التینات "ساحل بحر کا ایک قلعہ۔ یہاں صنوبر کاٹ کاٹ کر شام و مصر اور دوسرے سرحدی اضلاع تک بھیجتے ہیں۔ باشندے مضبوط اور بہادر ہیں۔ وہ یونانی علاقے کے دروں سے واقف ہیں اور ان سے تجارت کرنے کا خوب تجربہ رکھتے ہیں" (اصطخری، ۶۳۔ ابن حوقل، ۱۲۱، ادریسی ۱۴۲) اور یاقوت (اول۔ ۹۱۰) اس بیان پر کچھ اضافہ نہیں کرتے۔

حصن تیناتؔ سے حصن رُسُوس، ۱۵ اور حصن المثقب میل ہے (ادریسی)

حیار۔ "بنی قعقاع کی زمینوں میں ایک پرگنہ حلب سے دو دن کی راہ پر، دشت قنسرین کے علاقے کے قریب اور بلدہ قنسرین سے بھی دو دن کی راہ پر واقع ہے۔" (یاقوت۔ دوم۔ مراصد۔ اول)

ابوالفدا لکھتا ہے کہ (۲۳۲) کہ "کورۃ الحیار، حلب کے ایک ضلع کا نام ہے۔ آج کل (۱۳۲۱ء) اس کی زمینیں ویران پڑی ہیں جن میں صرف درندوں کا مسکن ہے۔ لیکن کتابوں میں اس کا ذکر آتا ہے۔ یہ حیار ابن قعقاع کے نام سے موسوم ہے۔ عبس، فزارہ اور دوسرے عرب قبائل یہاں پڑاؤ رکھتے ہیں۔"

الحد یحیا۔ "شام کا ایک گاؤں۔" (یاقوت۔ دوم۔ مراصد اول)

الحولہ (۱) ولایت حمص میں شام کا ایک مقام حمص و طرابلس کے درمیان واقع ہے۔ بارین سے کچھ زیادہ فاصلہ نہیں۔" (یاقوت۔ دوم مراصد۔ اول)

الحولہ (۲) "بانیاس و صور کے درمیان ایک ضلع جو ولایت دمشق میں داخل ہے اور جس میں بہت سے گاؤں ہیں۔" (یاقوت۔ دوم۔ مراصد۔ اول)

الحُمیمہ۔ (حمام کی تصغیر) "ولایت الشراہ کا ایک مقام۔

---

(۱) اس کے حالات کے لیے دیکھو ابن خلکان کی وفیات الاعیان، چہارم، ۱۶۷۔

علی ابن عبداللہ ابن عباس ابن عبدالمطلب اور ان کی اولاد یہاں کی متوطن تھی۔" (یعقوبی، ۱۴۱)

"ولایت شراہ کا ایک قصبہ۔ اضلاع عمان میں، شام کی سرحدوں پر واقع ہے۔ عباسی خاندان کے بعض افراد کی یہاں زمینیں تھیں۔" (یاقوت دوم۔ مراصد۔ اول)

ابوالفدا لکھتا ہے کہ الحمیمہ وہ جگہ ہے جہاں سے بنی عباس نے وہ خروج کیا جس کا نتیجہ حصول خلافت عراق ہوا۔ یہ شوبک سے ایک دن کے راستے پر ہے۔" (ابوالفدا، ۲۲۸)

قلعۂ حوئین (یا ان مکسور) "ایک قلعہ جو ایک مسلّم چٹان پر بنا ہوا ہے۔" (دمشقی، ۲۱۱) بانیاس کے قریب ہے۔"

حُناک "ایک مضبوط قلعہ جو معرۂ نعمان کے قریب تھا عبداللہ ابن طاہر نے ۲۰۹ھ (۸۲۴ء) میں اسے ولایتِ شام کی بغاوت کے بعد تڑوا دیا۔" (یاقوت، دوم۔ مراصد، اول)

حندرہ "عسقلان کے قریب ایک گاؤں۔ بالکسر و بالضم الاوّل بھی بولتے ہیں۔" (یاقوت، دوم۔ مراصد۔ اول)

حردان "دمشق کے قریب ایک گاؤں۔" (یاقوت۔ دوم۔ مراصد۔ اوّل)

حرفنہ "شام میں منبج کا ایک گاؤں جہاں شاعر البحتری سنہ ۲۰۵ھ یا ۲۰۶ھ میں، بزمانہ خلافت المامون پیدا ہوا۔ اور ۲۸۴ھ (۸۹۷ء) میں وفات پائی (یاقوت۔ دوم۔ مراصد۔ اول)

حُرِدفنین - "حلب سے ۳ میل پر ایک گاؤں" (یاقوت - دوم مراصد - اوّل)

حُرجلاّ - "دمشق کا ایک گاؤں" (یاقوت - دوم - مراصد - اول)

حُسبان (Heshbon) ابو الفدا کے قول کے مطابق یہ ولایت بلقا کا صدر مقام ہے - "چھوٹا سا قصبہ ہے اور قریب ایک وادی ہے جس میں بہت سے درخت، باغ، کھیتیاں اور پن چکیاں ہیں - یہ وادی غور زغر (کنار بحر لوط) سے ملی ہوئی ہے" (ابو الفدا، ۲۲۷)

الحُص - "حمص کے قریب ایک جگہ" (یاقوت - دوم - مراصد اول)

الحُصُوص - "جیحان ندی کے مشرق میں، مصیصہ کے قریب ایک قصبہ - خلیفہ ہشام ابن عبد الملک نے بنایا اور گرد خندق کھدوائی" (یاقوت دوم - مراصد - اول)

حُوّارین - (نمبر ۱) "حلب کا ایک مشہور گاؤں" (یاقوت - دوم مراصد - اوّل)

حوارین - (نمبر ۲) "حمص کے قریب ایک قلعہ" (یاقوت - دوم مراصد - اول)

حوارین (نمبر ۳) "تدمور و دمشق کے درمیان ایک یا دو گاؤں کا نام - تدمور سے ۲ منزل پر واقع ہے (یاقوت - دوم - مراصد - اوّل)

نیز دیکھو عزاز ، صفحہ ...

عذو یا عذون ۔ "حلب کے قریب ایک جنگی قصر" (یاقوت سوم ۔ مراصد ۔ دوم) صاحب مراصد نے آخر میں ن بڑھا دیا ہے۔

عفراء "ولایت فلسطین کا ایک مقام جس کا احادیث نبوی (صلعم) میں ذکر آتا ہے (یاقوت ۔ دوم ۔ مراصد ۔ اول)

اقام "شام کی ایک جگہ ۔ اسے المصیصہ کی سرحد کا پہاڑ بتاتے ہیں جو جبل لکام کا ٹکڑا ہے لیکن اس سے علیحدہ واقع ہے یہ سلسلہ کوہ تقریباً ۲۰ فرسخ طویل اور ۳ فرسخ چوڑا ہے اور اس پر بہت سے گاؤں اور قلعے بنے ہوئے ہیں" (یاقوت ۔ اول ۔ مراصد ۔ اول)

عم ۔ متمول گاؤں ہے جس میں بہت سے چشمے اور درخت ہیں انطاکیہ اور حلب کے مابین واقع ہے ۔ اس زمانے میں (= تیرھویں صدی عیسوی) یہاں کی ساری آبادی نصرانی ہے ۔ (ابن بطلان ۴۴۰ھ (= ۱۰۵۱ء) کے چند سال آگے کی تحریر ہیں لکھتا ہے کہ "ہم حلب سے انطاکیہ گئے اور رات یونانیوں کے گاؤں عم میں گزاری یہاں ایک چشمہ ہے جس میں لوگ مچھلیاں پکڑتے ہیں ۔ اس کے چاروں طرف پن چکیاں ہیں ۔ بستی میں خنزیر خانے ، چکلے وغیرہ ہیں اور شراب خانوں کی کچھ کمی نہیں ۔ یہاں چار کلیسا اور ایک مسجد تھی جس میں مسلمان خفیہ طور پر اذان دیتے تھے"

(یاقوت ۔ سوم ۔ مراصد ۔ دوم)

انب "ضلع عزاز میں حلب کے قریب ایک جگہ" (یاقوت اوّل ۔ مراصد ۔ اوّل)

ارم - "بنی جذام کے علاقے میں ایک پہاڑ - ایلہ اور تیہ بنی اسرائیل کے مابین واقع ہے - یہ بہت اونچا پہاڑ ہے اور صحرا کے لوگ کہتے ہیں کہ اس کے اوپر انگور و صنوبر کے درخت ہیں۔" (یاقوت - دوم - مراصد اوّل)

اِربد، اربل یا بفتح اوّل اَربد - (توراۃ کا اربلا) ناصر خسرو نے اس مقام کی ۱۰۴۷ء میں سیاحت کی عکے سے طبریا س آنے کے حال میں لکھتا ہے کہ "حظیرہ سے ہم چلے تو اربل نامی گاؤں میں پہنچے جس کے جنوبی پہلو پر ایک پہاڑ اور پہاڑ کے اوپر ایک احاطہ بنا ہوا ہے۔ احاطے میں حضرت یعقوب علیہ السلام کے چار بیٹوں کی جو حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی تھے قبریں ہیں - اس کے آگے چل کے میں ایک پہاڑی پر پہنچا جس کے نیچے کے حصے میں ایک غار ہے اور اس کے اندر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کی قبر ہے - اس کی بھی میں نے زیارت کی۔" (ناصر خسرو، ۱۶)

علی ہروی لکھتا ہے کہ "اربد، طبریہ کی نواح میں ہے - یہاں شارع عام کے دائیں جانب حضرت موسیٰ کی والدہ کا مقبرہ ہے حضرت یعقوب کے چار بیٹے، دن، اساخال (Issachar) زبلون اور قاد بھی یہاں مدفون ہیں۔" (نسخہ اوکسفورڈ، ۲۹)

یاقوت نے اس پر یہ اضافہ کیا ہے کہ اربد، طبریہ کے قریب ولایت اُردن کا گاؤں ہے اور مصر کی سڑک پر دائیں جانب واقع ہے" (آگے علی ہروی کی عبارت نقل کی ہے - جلد اول، ۱۸۴ - مراصد - اول)

اربل - "یاقوت کہتا ہے کہ "بعض کے نزدیک یہ ساحل شام کے شہر صیدا کا ایک نام ہے۔" (یاقوت - دوم - مراصد - اول)

العزناس - "حمص کے قریب ایک جگہ" (یاقوت - سوم - مراصد - دوم)

الاسکندریہ (۱) "حلب و حماہ کے درمیان ایک گانوں" (یاقوت، اوّل - مراصد - اول)

اسکندریہ (۲) **یا اسکندرونہ** (Alexandro schene) صلیبیوں کا (Scandalium, Sablon d'Acre) "بحر رُوم کے کنارے ایک قلعہ - یہاں کھجور کے درخت، بہت سے کھیت اور فصلیں ہوتی ہیں - گرد کی زمین نہایت زرخیز ہے مگر غنیم اس تک بلا دقت پہنچ سکتا ہے" (اصطخری ۶۳ - ابن حوقل، ۱۶۱)

ادریسی نے غالباً مذکورہ بالا قول ہی کو سامنے رکھ کر لکھا ہے کہ "اسکندرونہ سمندر کے کنارے کا قلعہ ہے - اس میں نخلستان اور مزروعہ اراضی ہیں زمین زرخیز اور طرح طرح کی فصلیں پیدا ہوتی ہیں" (ادریسی ۲۴)

ابن جُبیر سیاح اپنے سفر نامے میں یہ یادداشت لکھتا ہے (۵۸۱ھ) کہ "عکّہ اور صور کے درمیان اسکندرونہ سے گزرے - یہ فصیل دار گانوں ہے" (۳۰۷)

یاقوت نے اس کا ذکر کیا اور شمالی اسکندرونہ سے ممتاز کرنے کیلئے پتہ دیا ہے کہ یہ عکّہ اور صور کے مابین واقع ہے - (جلد اول)
اسکندرونہ سے حصن الزیب، ۵ - صور، ۱۵ میل ہے (ادریسی)

اسکندرونہ (۳) انطاکیہ کے مشرق میں ایک ساحلی قریہ یہاں سے بغراس ۴ فرسخ اور انطاکیہ، ۸ فرسخ ہے - (" - مراصد اوّل)

ابو الفدا لکھتا ہے کہ "احمد الکاتب کے قول کے بموجب بابِ سکندرونہ انطاکیہ کے قریب بحر روم کے کنارے کا ایک قریہ ہے جسے خلیفہ الواثق کے عہد میں ابن ابی دؤاد الایادی نے تعمیر کیا تھا" پھر ابو الفدا لکھتا ہے کہ "ہمارے زمانے میں تو بابِ سکندرونہ ایک درے (قدیم (Pylae Ciliciae) کا نام ہے جس کے ذریعے حلب کی نواح سے سیس (ارمنیہ خرد) کو راستہ جاتا ہے۔ یہ بغراس سے ایک منزل سے کم پر واقع ہے مگر اس نام کا کوئی قصبہ یا گانوں آج کل (بارھویں صدی عیسوی) اس جگہ نہیں ہے۔ بغراس سے درۂ غادکور کا فاصلہ ۱۲ میل ہے" (ابو الفدا ۲۵۵)

اسکندرونہ یا اسکندریہ سے بیاس تک ایک چھوٹی منزل (اصطخری ابن حوقل، ادریسی) انطاکیہ، ۲۵ میل (ادریسی) المصیصہ، ۴۰ میل (ادریسی)، حصن بغراس، ۴۰ میل (ادریسی)

اُزبد - ولایت دمشق کا ایک گانوں - اذرعات سے ۱۲ میل پر واقع ہے۔ خلیفہ یزید ابن عبد الملک نے ۱۰۵ھ میں یہاں وفات پائی" (یاقوت اول - مراصد - اول)

جبابراق - "شام کا ایک مقام" (یاقوت - دوم - مراصد - اول)

الجباہ - حلب و تدمور کے مابین ایک چشمہ۔ سیف الدولہ اور عرب قبائل کے درمیان یہاں ایک مشہور معرکہ ہوا ہے" (یاقوت - دوم مراصد - اوّل)

الجبل - "حمص کے ایک کورہ کا نام" (یاقوت - دوم - مراصد - اول)

عہ دیکھو ابن خلکان (ترجمہ ڈی سلین) جلد اوّل، ۶ -

جَبَلہ - (صلیبیوں کا (Gibellus Major) یا (Gibellum-Gabala)
نیز (Zibel) "ولایت حمص کا ایک ساحلی قریہ" (یعقوبی ۱۱۲)
ابن حوقل لکھتا ہے کہ "جبلہ، ساحل بحر پر ایک خوشنما شہر ہے جہاں
ولایات کوہستان کا وزیر رہتا ہے۔ یونانی (صلیبیوں) نے اسے لے لیا
تھا (۳۸۶ھ ۹۹۶ء میں) اور ۳۵ ہزار مرد و عورت و اطفال کو پکڑ کر لے گئے تھے"
(۱۱۸)
ادریسی کا بیان ہے کہ "جبلہ، سمندر کے کنارے چھوٹا مگر خوشنما اور
بارونق قصبہ ہے۔ اس کے باشندوں میں بہت سی خوبیاں ہیں۔ ایک
وادی کے کنارے جہاں آب رواں موجود ہے، واقع ہے" (۲۳)۔
یاقوت نے لکھا ہے کہ "جَبَلہ شامی ساحل کا مشہور قلعہ، ضلع حلب
میں لاذقیہ کے قریب واقع ہے۔ اسے مسلمانوں نے پہلی مرتبہ ۱۷ھ (۶۳۸ء)
میں فتح کیا اور مورچے تڑوادئے۔ خلیفہ معاویہؓ نے دوبارہ بنوایا اور پرانے
یونانی قلعے کے باہر ایک قلعہ بھی تعمیر کیا اور مسلمانوں کو اس میں آباد کیا۔
یونانی (صلیبیوں) نے ۳۸۶ھ (= ۹۹۶ء) میں اسے لے لیا۔ ۴۷۳ھ (= ۱۰۸۰ء)
میں مسلمانوں نے طرابلس کی طرف سے بڑھ کے، دوبارہ فتح کیا۔ ۵۰۲ھ (= ۱۱۰۸ء)
میں پھر فرنگیوں نے قبضہ کر لیا لیکن ۵۸۴ھ (= ۱۱۸۹ء) میں آخری مرتبہ صلاح الدینؒ
نے فتح کیا اور اب تک مسلمانوں کے قبضے میں ہے" (جلد دوم۔ مراصد۔
اول)
"ساحل شام پر جبلہ، چھوٹا قصبہ ہے۔ یہاں ایک قبر کی نسبت
کہا جاتا ہے کہ ابراہیمؒ[1] ابن ادھم کی ہے۔ مہلبی اسے بلنیاس سے بڑی
بستی بتاتا ہے۔ بلنیاس سے اس کا فاصلہ ۲۴ اور لاذقیہ سے ۱۲ میل ہے۔
اس کے توابع وسیع ہیں" (ابوالفدا۔ ۲۵۵)
۷۵۵ھ ۱۳۵۵ء میں ابن بطوطہ یہاں آیا اور اس کی نسبت لکھتا ہے کہ اس کے

[1] مشہور ولی اللہ ہیں۔ ابن بطوطہ نے ان کے حالات زندگی بھی لکھے ہیں۔ جلد اول، ۱۱۷۳ء

آس پاس بہت سی ندیاں اور درخت ہیں " سمندر ایک میل کے قریب ہے یہاں ابراہیم ابن ادھم کی قبر ہے۔ انہی علاقوں میں فرقہ نصیریہ کے لوگ رہتے ہیں جن کا عقیدہ ہے کہ حضرت علیؓ (ابن ابی طالب) خدا ہیں" (جلد اول - ۱۷۲، ۱۷۶)

جبلہ سے حلب، ۳ دن کی راہ (یعقوبی)۔ بلنیاس، ۱۱ اور لاذقیہ بھی ۱۰ میل پر ہے (ادریسی)

الجبول - " حلب کی " نمک کی دلدل " (= ملاحہ) کے پہلو میں ایک بڑا گاؤں - وادی بطنان کا، جسے وادی نہر الذہب بھی کہتے ہیں پانی انہی دلدلوں میں آگرتا ہے اور یہیں سے ابخرہ کی صورت میں اٹھتا اور شام و عراق کے تمام اقطاع میں (بادل بن کے) پہنچتا ہے۔ اس کا ٹھیکہ ایک لاکھ بیس ہزار درہم (= ۴۸۰۰ پونڈ - اور بقول مراصد، ۲۸ ہزار درہم = ۱۱۲۰ پونڈ) میں ہوتا ہے۔ دلدل پر پرندوں کے جھنڈ کے جھنڈ آتے رہتے ہیں " (یاقوت، دوم - مراصد، اول)

الجابیہ (= تالاب) " دمشق یا جیدور ضلعے کا ایک گاؤں - حوران کے شمال میں، الخولان کی زمینوں کے قریب واقع ہے اور مرج الصفار سے بھی کچھ دور نہیں۔ مقام الصنمین سے شمال کی طرف منہ کر کے کھڑے ہوں تو الجابیہ پشت پر ہوگا اور اسی طرف نوا ہوگا۔ گاؤں کے متصل ایک پہاڑی تل الجابیہ ہے جس میں چھوٹے سانپ کثرت سے ہوتے اور " ام الصویت " (= چھوٹی آواز والے) کہلاتے ہیں۔ یہ حد درجے موذی ہیں اور جب کاٹتے ہیں تو ایک ذرا سی چیخ کی آواز نکلتی ہے پھر فوراً مر جاتے ہیں۔ یہی وہ مقام ہے جہاں حضرت عمرؓ نے اپنا مشہور خطبہ دیا۔ دمشق کا باب الجابیہ اسی مقام سے موسوم ہے اور اسے جابیہ الخولان بھی کہتے ہیں " (یاقوت - دوم - مراصد - اول)

جدر (ع۱) "حمص و سلمیہ کے مابین ایک گاؤں، اس نام کا انگور اسی مقام میں ہوتا ہے" (یاقوت - دوم - مراصد - اول)

جدر (ع۲) "ولایت اردن کا ایک گانوں" (یاقوت - دوم - مراصد - اول)

جدّیا "دمشق کا ایک گاؤں - آج کل (تیرھویں صدی عیسوی) اسے جدّیا کہنے لگے ہیں" (یاقوت - دوم - مراصد - اول)

جادیہ "شام میں ولایت بلقا کا ایک گانوں" (یاقوت - دوم - مراصد - اول)

الجے - "ولایت فلسطین کا ایک چھوٹا قصبہ - اس کا پانی گرم اور آب و ہوا خراب ہے" (ادریسی ۲۷ -) لیکن ممکن ہے کہ صحیح لفظ الحسی ہو جسے قلمی نسخے میں غلط پڑھا گیا (دیکھو صفحہ ...)

جیرون "مسجد دمشق کا مشرقی دروازہ اس نام سے موسوم ہے - بعض لوگ کہتے ہیں کہ اصل میں یہ ایک محل کا نام تھا جسے شیاطین (اجنہ) نے بنایا اور یا حضرت سلیمانؑ کے حکم سے تعمیر ہوا - دوسرے قول کے بموجب ارض کنعان میں یہ ایک اجنہ کی بستی تھی - دمشق میں اس نام سے جو عمارت موسوم تھی وہ ستونوں پر ایک دالان تھا کہ اس کے گرد لبعد میں شہر دمشق آباد ہوا - کہتے ہیں خبیث شیطان نے یہ دالان بنایا اس کا نام جیرون تھا - ایک اور روایت یہ ہے کہ دمشق کا پہلا بانی جیرون ابن سعد ابن عاد ابن ارم ابن سام ابن نوحؑ تھا - کہا جاتا ہے کہ اوّل اوّل دمشق کے قلعے کو حصن جیرون کہتے تھے - اس (بانی) نے قلعے

یں ہر سیارے کے نام پر جدا جدا محل بنوائے تھے۔" (یاقوت - دوم - مراصد اوّل)

جالود - "شام کا ایک مشہور گانوں"۔ غالباً یہ جگہ عین جالوت کے قریب اس ڈریلوں کے میدان میں تھی (یاقوت - دوم - مراصد - اول)

جلولتین - "النہروان کے قریب بعلبک کا ایک گانوں"۔ (یاقوت دوم - مراصد - اول)

جماہریہ - "ساحل شام پر جبلہ کے قریب ایک قلعہ" (یاقوت دوم - مراصد - اول)

الجامع - "دمشق کے علاقہ غوطہ کا ایک گانوں جس میں پہلے اموی خاندان کے متوسلین آباد تھے - مرج کے ضلع میں ہے" (یاقوت - دوم مراصد - اوّل)

الجمیلہ - "طبریہ سے ایک دن کی راہ پر، ایک مقام" (ادریسی ۱۰)

جماعیل - "ولایت فلسطین میں، نابلس کی پہاڑیوں میں ایک کنواں - یروشلم کے توابع میں ہے اور اس سے ایک دن کی مسافت پر واقع ہے" (یاقوت - دوم - مراصد - اول)

جندارس (Gindarus) "تنزین کے قریب کا ایک قصبہ جومہ کے پرگنے میں واقع ہے - اس جگہ جا بجا لوگوں کے مکان اور محلے

بسے ہوئے ہیں کیونکہ یہاں معدنی چشمے ہیں اگرچہ یہ معلوم نہیں کہ پانی کہاں سے آتا اور کدھر بہ جاتا ہے" (دمشقی، ۲۰۵)

جرش (Gerasa) "ولایت اُردن کا ایک قصبہ۔ آبادی آدھی عرب آدھی یونانی ہے" (یعقوبی، ۱۱۵۔ تصنیف ۸۹۱ء)

۱۲۲۵ء میں یاقوت کہتا ہے کہ "جرش ایک جگہ کا نام ہے جو کسی زمانے میں غالباً شہر تھی مگر اب بالکل کھنڈر ہو گئی ہے یہ مجھ سے ان لوگوں نے کہا جو اُسے دیکھ آئے ہیں۔ اس میں قوم عاد کے زمانے کے کنوئیں موجود ہیں۔ بیچ میں سے ایک ندی گزری ہے جس سے ابتک کئی پن چکیاں چلتی ہیں یہ جگہ ولایت بلقا اور حوران کے مابین جبل سواد کے مشرق میں اس پہاڑی خطے پر واقع ہے جس میں اور بہت سے گاؤں اور کھیڑے آباد ہیں اس خطے کا نام جبل جرش ہے۔ اسے حضرت عمرؓ کے عہد خلافت میں عرب سپہ سالار شرجیلؓ نے فتح کیا۔ جرش کا نام متنبی کے اشعار میں آتا ہے۔ اسے حمایا علاقۂ جرش اور قصر جرش کے نام سے بھی یاد کرتے ہیں" (یاقوت، دوم، ۶۱)

الجربا ۔ "عمان کے ضلع (ولایت بلقا) میں جبل الشراہ کے قریب سرحد حجاز پر ایک مقام۔ اذرح سے زیادہ دُور نہیں اس کے باشندے ابتدا میں یہودی تھے۔ نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے ان کو نامہ بھیجا اور انھوں نے حضور صلعم سے معاملت کی۔ آگے چل کے یہاں اذرح کے لوگ بسا دئے گئے تھے لیکن یہ قصبہ حکومت ایلہ کے توابع میں رہا" (" " مراصد۔ اول)

جبرحہ ۔ "عسقلان کا ایک گاؤں" (" " ۔ " " مگر مراصد میں اس کے ہجے غلطی سے جرحہ لکھے ہیں)

جرمک ۔ "سفد کے ضلع کا ایک علاقہ ۔ یہاں ایک بہت قدیم بستی ہے جس میں عبرانیوں کا ایک قبیلہ بستا اور اسی مقام کے نام سے الجرامکہ یا جرمکی موسوم تھا اور قریب کی وادی کنعان ابن نوح کے باشندے الکنعانیون یا کنعانی کہلاتے تھے ۔" (دمشقی ۲۱۱)

جرمانا ۔ "غوطۂ دمشق کا ایک ضلع" (یاقوت ۔ دوم ۔ مراصد ۔ اول)

جرمانس ۔ "غوطہ کا ایک گاؤں" ۔ غالباً یہ جرمانا ہی کا دوسرا نام ہے ۔ واللہ اعلم بالصواب ۔ (یاقوت ۔ دوم ۔ مراصد ۔ اول)

الجرّ ۔ "شام کے ایک پہاڑ کا نام ۔ بعلبک کے قریب ہے ۔ عین الجرّ اس کے دامن سے نکلتا ہے (دیکھو صفحہ ۴۷۷) ۔" (" ۔ ")

جرود ۔ "غوطۂ دمشق میں معلولا کا ایک گاؤں" (" ۔ ")

الجش (Giscala) "ایک گاؤں کہ رقبے میں قریب قریب کسی صوبے کے صدر مقام کے برابر ہے ۔ یہ نواح سمندر کے چار اضلاع کے وسط میں آباد ہے ۔ الجش میں حضرت داؤد کی زنجیر محفوظ ہے گو اسکی صحت مشتبہ ہے ۔" (مقدسی ۴۶ ۔ ۱۶۳)

یاقوت لکھتا ہے کہ "قصبۂ جش، صور و طبریہ کے مابین اس شاہراہ پر واقع ہے جو ساحل کو گئی ہے ۔" (دوم ۔ مراصد ، اول)
الجش سے طبریہ ، ایک منزل (مقدسی) صور ایک منزل (")

جاسم ۔ "ولایت دمشق کا ایک قصبہ ۔" (یعقوبی ۱۱۵)
مسعودی لکھتا ہے کہ "جاسم ، دمشق کا ایک گاؤں ہے اور دمشق

دارون کی ولایتوں کے درمیان کے ضلع خولان میں واقع ہے۔ الجابیہ اور نوآ کے علاقے سے جہاں حضرت ایوبؑ کی چراگاہ ہے، یہ چند میل کے فاصلے پر ہے۔" (جلد ہفتم، ۱۴۷)

یاقوت کا بیان ہے کہ "جاسم، دمشق سے ۸ فرسخ دور طبریہ کی سڑک پر دائیں جانب ایک گاؤں ہے۔ یہ جاسم ابن ارم ابن سام ابن نوحؑ کے نام پر موسوم ہے جو برج بابل کی بربادی کے وقت یہاں آیا تھا۔" (یاقوت - دوم - مراصد - اول)

جاسم سے کسوہ، ایک منزل (مقدسی) یا ۲۴ میل (ادریسی) فیق، ایک منزل (مقدسی) یا ۲۴ میل (ابن خردادبہ) ہے۔

جوبر - "غوطۂ دمشق کا ایک گاؤں۔ یہاں ایک ندی کا ہونا بیان کرتے ہیں۔" (یاقوت، دوم - مراصد - اول)

نہر الجوز - "ایک ضلع کا نام جس میں بہت سے باغ اور مواضع ہیں۔ مابین حلب والبیرہ لب فرات واقع ہے۔ نہر الجوز، البیرہ کے علاقے میں ہے اس کے سب باشندے ارمنی ہیں۔" (یاقوت (۱۲۲۵ء میں) دوم - ۱۱)

الجوزاہ - اصطخری اور ابن حوقل اس کی جگہ طرسوس سے ۲ دن کی راہ پر بتاتے ہیں۔ ادریسی نے مذکورۂ بالا ہجے (الجوزاہ) لکھے ہیں جو ابن حوقل (صفحہ ۱۲۷) اور اصطخری (۶۸) کے مکتوبہ نام حوزاہ سے زیادہ صحیح نظر آتے ہیں۔

الجازر - "حلب کے جنوبی علاقے میں ضلع سہون کا ایک گاؤں۔" (یاقوت - دوم - مراصد، اول)

الجزر۔ "حلب کا ایک کورہ یا ضلع" (" - ")

الجیب۔ "ولایت فلسطین کا ایک مقام، جو یروشلم اور نابلس کے درمیان ہے۔ اس میں دو قلعے "جیب الفوقانی" اور "جیب التحتانی" کہلاتے ہیں اور ایک دوسرے کے قریب بنے ہوئے ہیں" (" - ")

جبرین۔ "دمشق و بعلبک کے مابین ایک گاؤں" (" - ")
بیت جبرین یا بیت جبریل کا حال اوپر گزر چکا ہے۔ صفحہ ۵۱۶

جنین۔ (Ginea) "نابلس و بیسان کے درمیان، ولایت اردن کا ایک چھوٹا اور خوبصورت قصبہ۔ یہاں پانی خوب ہے جا بجا چشمے پائے جاتے ہیں۔ میں نے بارہا اس کی سیر کی" (" - ")
غالباً یہ وہی مقام ہے جسے جوزفس گی نیا اور توراۃ میں (یوشع: ۱۹، ۲۱) "انجانیم" کے نام سے یاد کیا ہے۔

جنثا۔ "دمشق اور بعلبک کے مابین ایک ضلع" (" - ")

جرار۔ "حوالی قنسرین کا ایک مقام" (" - ")

جسرین۔ "غوطۂ دمشق کا ایک گاؤں" (" - ")

الجُبیبہ۔ "سمندر کے کنارے ایک قلعہ۔ یہاں سے صیدا ۱۸ میل اور حصن قلمون تقریباً ۵ میل ہے" (ادریسی، ۱۶)

جُبیل۔ (Gebal, Biblos)۔ صلیبیوں کا (Giblet (یعقوبی ۸۹۱ء میں

لکھتا ہے کہ "جبیل میں تمام تر ایرانی بستی ہے جنھیں خلیفہ معاویہؓ نے یہاں لا کے بسایا یا۔" (صفحہ ۱۱۴)

ناصر خسرو نے ۱۰۴۷ء میں اس مقام کی سیاحت کی۔ اپنے روزنامچے میں لکھتا ہے کہ "قریہ جبیل ایک مثلث کی شکل میں بنایا گیا ہے اور اس کا ایک زاویہ سمندر کی طرف ہے۔ گرد مضبوط اور بلند فصیلیں ہیں۔ بستی کے ہر طرف کھجور اور دوسرے گرم خطوں کے درخت ہیں۔ میں نے ایک لڑکے کو دیکھا جس کے ہاتھ میں ایک سفید ایک سُرخ، دو گلاب کے پھول پوری طرح کھلے ہوئے تھے حالانکہ قدیم ایرانی مہینے اسفندآرمز (= مارچ) ۴۱۵ھ (یزدجردی) کی پانچویں ہی تاریخ تھی۔" (ناصر خسرو - ۹)

"ماحوز جبیل، جبیل سے پانچ میل پر مضبوط قلعہ ہے۔ خود یہ قصبہ سمندر کے کنارے، مستحکم شہر پناہ کی، خوشنما بستی ہے۔ اس میں وسیع اراضی اشجار و اثمار خاص کر انگور کا ہوتا ہے لیکن آب رواں موجود نہیں اور لوگ کوئیں کا پانی پیتے ہیں۔ بستی کے آگے بہت اچھی لنگر گاہ اور گودیاں بنی ہوئی ہیں۔" (ادریسی - ۱۷)

یاقوت لکھتا ہے کہ "جبیل، ولایت دمشق کے ساحل پر، بیروت سے ۸ فرسخ دور ایک قصبہ ہے جسے اوّل مرتبہ یزیدؓ ابن ابی سفیانؓ نے فتح کیا اور مسلمانوں کا اس پر قبضہ رہا یہاں تک کہ صنجیل فرنگی نے خدا اس پر لعنت کرے ۴۹۶ھ (۱۱۰۳ء) میں اس پر قبضہ کر لیا۔ ۵۸۳ھ (۱۱۸۷ء) میں سلطان صلاح الدینؒ نے اسے دوبارہ لے لیا اور کرد سپاہیوں کی چھاؤنی قائم کر دی لیکن انھوں نے اسے ۵۹۳ھ (۱۱۹۷ء) میں پھر فرنگیوں کے ہاتھ بیچ دیا اور اب تک (تیرھویں صدی) انھی کے قبضے میں ہے۔" (جلد دوم - مراصد - اوّل)

ا۔ انگریز مصنف نے غلطی سے انھیں خلیفہ لکھ دیا ہے حالانکہ وہ امیر معاویہؓ سے پہلے شام کے صرف والی تھے۔ یاقوت کے ہاں خلیفہ کا لفظ نہیں ہے۔ مترجم۔

ابو الفدا کہتا ہے کہ "جُبیل، بیروت سے ۱۸ میل پر ہے اس میں بندرگاہ، منڈی اور ایک مسجد ہے۔" (۲۴۷)
جبیل سے نہر ابراہیم اور ماخوز جبیل، ۵ میل (ادریسی) اور حصن شیر دلن ۱۰ میل ہے (〃)

الجُبیل۔ (۲) "حمص کی نواح میں، اس سے قریب ہی ایک مقام (یا ضلع) کا نام ہے۔" (یاقوت۔ دوم۔ مراصد۔ اوّل)

جُبّ یوسفؑ۔ "یہ طبریہ سے، جانب دمشق، ۱۲ میل پر ہے۔ حضرت یعقوبؑ کا مکان ایک زمانے میں اُردن میں تھا۔" (اصطخری ۵۹۔ ابن حوقل، ۱۱۴)
یاقوت کہتا ہے کہ "جُبّ یوسفؑ الصدیق، اسی نام کی وادی میں چند کنوئیں ہیں۔ یہاں حضرت یوسفؑ کو ان کے بھائیوں نے کنوئیں میں ڈالدیا تھا۔[1] محل وقوع، بالائی اُردن میں بانیاس و طبریہ کے درمیان طبریہ سے ۱۲ میل پر ہے۔ لوگوں کا بیان ہے کہ حضرت یعقوبؑ نابلس میں رہتے تھے ایک دوسرے قول کے بموجب حضرت یوسفؑ کو جس جگہ ان کے بھائیوں نے کنوئیں میں ڈالا تھا وہ نابلس اور موضع سنجل (دیکھو صفحہ ۵۳۲) کے درمیان واقع ہے۔" (جلد دوم۔ مراصد۔ اوّل)
جُبّ یوسفؑ کی ابن بطوطہ نے بھی زیارت کی۔ وہ اسے طبریہ اور بیروت کے مابین بتاتا ہے اور لکھتا ہے کہ "یہ کنوئیں (یا گڑھے) ایک چھوٹی مسجد کے صحن میں بنے ہوئے ہیں اور خوب چوڑے اور گہرے بھی ہیں۔ ہم نے ان کا پانی پیا جو نہر (اُردن) سے آتا ہے نیز جیسا کہ محافظ

---

[1] انگریز مصنف سے عربی عبارت کا مطلب سمجھنے میں غلطی ہوئی اور "القا" کو "لقا" سمجھکر اس نے "بھائیوں کی ملاقات" کا مقام ترجمہ کر دیا تھا۔" مترجم اُردو

نے ہمیں بتایا، چشموں سے آیا ہے۔" (ابن بطوطہ - اوّل، ۱۳۳)
جُبّ یوسف تا بانیاس، ایک دن کا کوچ یا دو منزلیں (مقدسی)
طبریہ ایک کوچ (") قریۃ العیون، ۲ کوچ (") ۔

جُبّ الکلب " حلب کے قریب ایک گاؤں کا نام - اگر کسی شخص کے کتّا[1] کاٹ لیتا ہے اور وہ چالیس دن گزرنے سے پہلے اس جھرے کا پانی پی لیتا ہے تو تندرست ہو جاتا ہے لیکن اگر چالیس دن گزر جائیں تو پھر پانی پینے سے بھی مر جاتا ہے جیسا کہ بغیر پیئے مر جاتا - اس جُبّ پر ایک نفیس سنگ مرمر کا حوض بنا دیا گیا ہے۔" (یاقوت، دوم مراصد - اول)

الجُبّہ - " طرابلس کا ایک گاؤں شام میں۔" (" - ")

جُبّۂ عسّیل " دمشق و بعلبک کے مابین ایک ضلع جس میں بہت سے دیہات ہیں۔" (" - ")

جُلیجل " دمشق کے باہر صحرا کے راستے پر ایک مقام جو قریتین سے پہلے ملتا ہے۔ دمشق سے دو دن کی مسافت پر واقع ہے - اس میں ایک سرائے ہے، میں (یاقوت) یہاں سے کئی بار گزرا ہوں۔" (یاقوت دوم - مراصد - اول)

جُلباط " جبال لکام کا ایک ضلع - انطاکیہ اور مرعش کے درمیان واقع ہے - سیف الدولہ اور یونانیوں (= صلیبیوں) کی یہاں ایک لڑائی ہوئی تھی۔

---

[1] انگریز مصنف نے غلطی سے کتّے کی بجائے سانپ بچھو کا لفظ لکھ دیا ہے - مترجم اردو ۔

جُمع - "جبل الشراہ کی وادیٔ موسیٰ کا ایک قصر، الشوبک کے قریب ہے" (,, ـــ ,,)

جُومہ - "حلب کا ایک ضلع" (,, ـــ ,,)

جُونیہ - "سمندر کے کنارے ایک قلعہ - اس کے باشندے یعقوبی فرقے کے مسیحی ہیں" (ادریسی، ۱۷ - تحریر ۱۱۵۴ء)
یاقوت لکھتا ہے کہ "طرابلس کے توابع میں، ولایت دمشق کے ساحل پر، جُونیہ ایک قصبہ ہے" (جلد دوم - مراصد - اول)
جُونیہ سے نہر الکلب، ۴ میل (ادریسی) خلیج سلام، ۱۰ میل (,,)

الجرجومہ - "جبل لکام کا ایک قصبہ، جو تانبے کی ایک کان کے قریب، ولایت انطاکیہ میں، بیاس و بوقا (یا بوقہ) کے مابین واقع ہے" (بلاذری، ۱۵۹ - نقل کردہ یاقوت، دوم - مراصد - اوّل)

جُوسیہ - "ولایت حمص کا ایک قصبہ" (یعقوبی، ۱۱۲)
یاقوت لکھتا ہے کہ "جُوسیہ، دمشق کے راستے پر حمص سے ۶ فرسخ کے فاصلے پر ایک گاؤں ہے - لبنان و سنیر کے پہاڑوں کے درمیان یہ حمص کا ایک ضلع ہے جہاں پانی کی کثرت اور بہت سے مزرعے ہیں" (دوم - مراصد - اوّل)
جُوسیہ تا حمص، ایک کوچ (مقدسی) یا ۱۰ فرسخ (ابن خردادبہ) یعاآث، ایک کوچ (مقدسی) قارا، ۲ فرسخ (ابن خردادبہ) ہے۔

جُزاز - (یا بالکسر اول) قنسرین کی نواح میں ایک مقام، اسے

شام کا ایک پہاڑ بھی بتایا جاتا ہے جو فرات سے ایک رات کی مسافت پر واقع ہے۔" (رر - رر)

کابول (Cabul) "ساحلی ضلع کا ایک قصبہ۔ یہاں نیشکر کے کھیت ہیں اور ان سے بہت اچھی شکر تیار ہوتی ہے۔ ایسی کہ شام بھر میں اتنی اچھی اور کہیں نہیں ہوتی۔" (مقدسی، ۱۶۲) توراۃ (یوشع ۱۹-۲۷) میں اسے کیبل اور جوزفس نے کیبولو لکھا ہے۔

علی ہروی لکھتا ہے کہ "کابول وہ جگہ ہے جہاں لوگ کہتے ہیں کہ حضرت یعقوبؑ کے دو بیٹے: روبین (Reuben) اور شمعون مدفون ہیں۔" (نسخہ اوکسفورڈ، ۳۱)

صاحب مراصد کا بیان ہے کہ "کابول، ولایت اُردن میں طبریہ اور عکہ کے درمیان ایک گاؤں ہے۔" (جلد، دوم - ۴۶۹)

قابون "دمشق سے ایک میل پر، عراق کی شاہراہ کے کنارے باغوں کے بیچ میں یہ جگہ ہے۔" صاحب مراصد نے اتنا اور بڑھا دیا ہے کہ یہ ایک گاؤں ہے جس میں ایک منڈی اور سرائے بھی ہے جہاں قافلے ٹھیرتے ہیں۔" (یاقوت، چہارم - مراصد - دوم) لیکن مراصد میں اس کی املا قابور لکھی ہے۔

قدس - (۱) (Kadesh Naphthali) "ولایت اُردن کا قصبہ اور بہت خوشنما جگہ ہے۔" (الیعقوبی، ۱۱۵)

مقدسی لکھتا ہے کہ "قدس، ایک چھوٹا قصبہ پہاڑ کی ڈھلان پر واقع ہے۔ یہاں بہت سی اچھی چیزیں ہوتی ہیں۔ جبل عاملہ کا ضلع اسکے نواح میں ہے۔ قصبے میں تین چشمے ہیں جن سے لوگ پانی پیتے ہیں اور بستی کے نیچے ایک حمام ہے۔ مسجد، منڈی کے اندر ہے اور اس کے صحن میں

ایک کھجور ہے۔ اس مقام کی آب و ہوا نہایت گرم ہے۔ قدس کے نزدیک ہی حولہ کی جھیل ہے" (مقدسی، ۱۶۱)
قدس تا بانیاس، ۲ منزل (مقدسی) طبریہ، ایک کوچ (") صور ۲ منزل (") کوہ لبنان ایک کوچ (") ہے۔

قدس۔ (۲) "حمص کے قریب شمالی شام کا ایک قریہ۔ اسکے قریب قدس (یا حمص) کی جھیل (بحیرۂ قدس) واقع ہے۔ اس مقام کو سب سے پہلے اسلامی سپہ سالار شرجبیلؓ نے فتح کیا" (یاقوت۔ سوم۔ مراصد۔ دوم)

القدوم۔ "روایت کرتے ہیں کہ یہی گاؤں ہے جہاں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے اپنا ختنہ کیا اور اس رسم کو سب سے پہلے آنحضرت ہی نے ادا فرمایا۔ آج کل یہ حلب کے قریب ایک گاؤں ہے اور یہیں مجلس ابراہیم موجود ہے۔ ایک حدیث شریف میں یہ مضمون ملتا ہے" (یاقوت، چہارم۔ مراصد، دوم)

الکاف۔ "ساحل شام پر ایک قلعہ بند قصر۔ فرنگی تسلط کے زمانے میں یہ ایک شخص ابن عمرون کی ملکیت تھا" (" ۔ ")

کفر۔ "یاقوت لکھتا ہے کہ "شام کے لوگوں میں یہ لفظ قریہ کے معنی دیتا ہے" (")

کفر عاقب۔ "ولایت اردن میں طبریاس جھیل کے کنارے ایک گاؤں جس کا متنبی کی نظموں میں ذکر آیا ہے" (" ۔ مراصد۔ دوم)

کَفَرعمّا۔ "بالس و حلب کے مابین صحرائے خناصرہ کا ایک مقام"۔ (یاقوت، سوم۔ ")

کَفَر بریک "جرون کے قریب ایک گانؤں جہاں حضرت لوطؑ کی قبر کی زیارت کرتے ہیں" (علی ہروی۔ نسخہ اوکسفورڈ ۲۲ھ) کو سیوطی لکھتا ہے کہ "شیخ ابوعقبہ عبداللہ ابن محمد حنفی، باشندہ فرد کا بیان ہے کہ میں نے انبیاؑ کے بعض اخبار سیر میں پڑھا کہ حضرت لوطؑ کفر بریک نامی گانؤں میں دفن ہیں جو مسجد الخلیل (= جرون) سے ایک فرسخ کے قریب فاصلے پر ہے اور یہ کہ مغرب کی جانب یہاں کی پرانی مسجد کے نیچے ایک غار میں ساٹھ انبیاؑ مدفون ہیں جن میں سے ۲۰ (صاحب شریعت) رسول تھے۔ اور حضرت لوطؑ کی قبر زمانہ گزشتہ سے اب تک نسلاً بعد نسلٍ زیارت گاہ اور مقدس و محترم چلی آتی ہے" (سیوطی، ۲۹۵۔ مجیر الدین، ۶۷)

کفر بصل۔ "شام کا ایک گانؤں" (یاقوت۔ اول۔ مراصد اول)

کفر بطنا۔ "غوطۂ دمشق کی اقلیم داعیہ کا ایک گانؤں۔ اموی خاندان کے بعض افراد یہاں رہتے تھے" (یاقوت، چہارم۔ مراصد۔ دوم)

کفر دبین "انطاکیہ کے قریب ایک قلعہ (" - ")

کفر عمّا "حلب کے ضلع میں خناصرہ و بالس کے درمیان ایک قطعہ" (" - ")

کفر کنّہ (Cana of Galilee) ۱۰۴۷ئہ میں ناصر خسرو نے

اس گاؤں کی سیر کی۔ اپنے روزنامچے میں لکھتا ہے کہ "بعد ازاں میں ایک گاؤں کی طرف روانہ ہوا جو کفرکنہ کہلاتا ہے۔ اس کے جنوب میں ایک پہاڑی ہے جس کی چوٹی پر ایک خوش وضع خانقاہ بنی ہوئی ہے۔ اس کا پھاٹک مضبوط ہے اور اندر حضرت یونس علیہ السلام کی قبر دکھائی جاتی ہے۔ خانقاہ کے پھاٹک کے پاس ہی ایک کنواں ہے جس کا پانی بہت اچھا اور شیریں ہے۔ یہاں کی زیارت کر کے میں عکہ آیا جو اس گاؤں سے ۴ فرسخ دور ہے اور ایک دن عکہ میں مقیم رہا۔" (ناصر خسرو-۱۹)

روایات مذہبی میں اس کفرکنہ کو بھی منجملہ دوسرے مقامات کے وہ کینائے جلیل مانا گیا ہے جس کا یوحنا کی انجیل (۱-۱۱) میں ذکر آتا ہے۔ اس کے متصل کسی گرجا کے کھنڈر بھی اب تک دکھائے جاتے ہیں اور غالباً یہ اس خانقاہ کا حصّہ ہونگے جس کا ناصر خسرو نے اوپر تذکرہ کیا ہے۔

علی ہروی کا بیان ہے کہ "کفرکنہ وہاں ہے جہاں مقام یونس علیہ السلام اور ان کے بیٹے کی قبر ہے۔" یاقوت نے بھی اس قول کو دہرایا ہے لیکن بیٹے کی بجائے حضرت یونسؑ کے باپ کی قبر کا ہونا لکھا ہے۔ (چہارم-مراصد-دوم)

دمشقی کہتا ہے کہ "کفرکنا، حطین سے کچھ زیادہ دور نہیں۔ یہ بڑا گاؤں ہے جس میں مختلف قبائل کے شیوخ اور اکثر سردار سکونت رکھتے ہیں۔ یہ بہت متمرد اور جنگجو لوگ ہیں۔ سب سے اونچے قبیلے کا نام قیس الحمرا ہے۔ بطوف کا ضلع کفرکنا میں داخل ہے جسے مرج الغرق بھی کہتے ہیں۔ اس کے چاروں طرف پہاڑیاں ہیں اور ہر قطعے کا پانی بہ کر اسی میدان (یا چراگاہ) میں جمع ہوتا ہے اور عارضی طور پر یہ جگہ جھیل بنجاتی ہے جس سے آس پاس کی زمینوں کو سیراب کرتے ہیں۔ پھر جب یہاں کا پانی سوکھ جاتا ہے تو اس زمین میں غلّہ بو دیتے ہیں جیسا کہ مصر میں ہوتا ہے۔" (دمشقی، ۲۴۲)

کفرقیلا - "طبریہ سے ایک دن کی راہ پر، ایک مقام"
(مقدسی - ۱۹۱)٭

کفرلاب - "قیسریہ کے قریب ساحل شام کا ایک قریہ - اسے خلیفہ ہشام ابن عبدالملک نے بنایا" (یاقوت - چہارم - مراصد دوم)

کفرلہثا - "حلب کے ضلع میں، جبل عاملہ کی ڈھلانوں پر ایک قریہ جس میں جمعہ مسجد بھی ہے - حلب سے ایک دن کی راہ پر واقع ہے - اس میں آب رواں اور باغ ہیں - باشندے اسمعیلی مذہب رکھتے ہیں"
(// - //)

کفرمندہ - "طبریہ و عکّہ کے مابین ایک گاؤں - لوگوں کا بیان ہے کہ اسے مدین (Midian) کے نام سے بھی یاد کیا گیا ہے - حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بیوی کی قبر کی یہاں زیارت ہوتی ہے - وہ پتھر بھی چٹان سے ڈھکا ہوا یہیں ہے جسے حضرت موسیٰؑ نے خود پانی پینے اور بیوی کو پانی پلانے کی غرض سے اٹھا دیا تھا - اب تک یہ چٹان دکھاتے ہیں - حضرت یعقوبؑ کے دو بیٹوں اشیر (Asher) اور نفشالی (Naphthali) کی قبریں بھی جیسا کہ لوگوں کا بیان ہے یہاں نظر آتی ہیں"
(علی ہروی نسخہ اوکسفورڈ - ۳۰ - تکرار کردہ یاقوت - چہارم - مراصد - دوم)

یاقوت دوسرا نام 'مدین یا مدین اللہ' کے کہتا ہے کہ "اس مقام کا قرآن شریف میں ذکر آتا ہے لیکن جیسا کہ سب جانتے ہیں وہ مدین، طور سینا کے مشرق میں واقع ہے" اس نے حضرت موسیٰؑ کی بیوی کا نام بھی صافوری (Zipporah) بنت شعیبؑ (Jethro) تحریر کیا ہے٭

کفر مثری۔ "شام کا ایک گاؤں۔ میں خیال کرتا ہوں کہ یہ ولایت فلسطین میں داخل ہے۔" (یاقوت، چہارم۔ مراصد۔ دوم)

کفر نبو۔ "یہ اس مقام کا نام ہے جس کا توراۃ میں ذکر آتا ہے۔ نبو اس بُت کا نام تھا جو یہاں نصب تھا۔ یہ جگہ حلب کے قریب ہے اور اب تک یہاں آثار قدیمہ اور ایک عظیم الشان گنبد نظر آتا ہے جسے قبۃ الصنم کہتے ہیں۔" (" - و دوم - مراصد - دوم)

توراۃ میں تین مقام نبو یا نیبو (Nebo) کے نام سے مذکور ہیں۔ ایک تو کوہ نبو۔ ایک وہ نبو جس کا کتاب اعداد ۳۲، ۳ میں ذکر آیا ہے (اور عجب نہیں کہ یہ اسی پہاڑ کے اوپر کوئی جگہ ہو) اور تیسرا نبو وہ جس کا عذرا ۲، ۲۹ میں نام آتا ہے اور غالباً اس سے یروشلم کے جنوب کا موجودہ موضع نوبا مراد ہے۔ مگر ان میں سے کوئی بھی حلب کے قریب والے کفر نبو سے مطابقت نہیں رکھتے۔

کفر نغد۔ "حمص کا ایک گاؤں۔" (یاقوت، چہارم۔ مراصد۔ دوم)

کفر نجد۔ "حلب کے متعلق ایک بڑا گاؤں، جبل السمک میں واقع ہے۔ یہاں آب رواں کا ایک چشمہ ہے جس کے پانی میں بعض عجیب (طبی) خواص ہیں۔ مثلاً کسی آدمی یا جانور کے گلے میں کوئی چیز پھنس جائے اور اسے یہ پانی پلایا جائے تو پانی کے پیٹ میں پہنچتے ہی تھوڑی دیر میں، خدا کے حکم سے وہ چیز نکل جاتی ہے۔ یہ ان لوگوں نے مجھ سے بیان کیا جنھوں نے اس تدبیر کو آزمایا تھا۔" (" - ")

کفر رنس۔ "الرّملہ کے پاس ایک گاؤں۔" (" - ") صاحب مراصد اس کی املا زنس لکھتا ہے۔

کفر روما ۔ "معرۃ نعمان کا ایک گاؤں ۔ کسی زمانے میں یہ مشہور قلعہ تھا لیکن لولو السیفی جس نے ۳۹۳ھ (۱۰۰۳ء) میں حلب فتح کیا، اس نے اسے ویران کر ڈالا" (" ۔ ")

کفر سابا ۔ "الرملہ سے دمشق کے راستے پر ایک بڑا گاؤں جس میں مسجد ہے" (مقدسی ۔ ۱۷۶)

یاقوت لکھتا ہے کہ "کفر سابا، نابلس اور قیصریہ کے مابین ایک گاؤں ہے" (چہارم ۔ مراصد، دوم)

کفر سابا سے اللجون ڈاک کی سڑک پر ایک کوچ (مقدسی) الرملہ، قلنسوہ، اور قیصریہ ایک ایک کوچ ہیں" (مقدسی)

کفر سبت ۔ "طبریہ و الرملہ کے درمیان ایک گاؤں عقبۂ طبریاس کے قریب واقع ہے" (یاقوت سوم و چہارم ۔ مراصد، دوم)

کفر سلام ۔ "ضلع قیصریہ کا ایک گاؤں ۔ نہایت آباد اور اندر ایک مسجد ہے ۔ (الرملہ سے شمال کی طرف جانے والی) بڑی شاہراہ پر واقع ہے" (مقدسی ۱۷۷)

یاقوت لکھتا ہے کہ "کفر سلام، ولایتِ فلسطین کا گاؤں، نابلس اور قیصریہ کے درمیان، قیصریہ سے ۴ فرسخ دور واقع ہے" (چہارم ۔ مراصد ۔ دوم)

کفر سلام سے الرملہ، نابلس، قیصریہ، ایک ایک کوچ (مقدسی) یا بقول مذکور قیصریہ، ۴ فرسخ ہے۔

کفر سلام کا نام نقشوں سے بالکل غائب ہو گیا ہے لیکن عرب جغرافیہ نویسوں نے جو فاصلے بتائے ہیں، ان سے اس کے محل وقوع کا ایک تنگ رقبے میں تعین کرنا ممکن ہے ۔ یاقوت لکھتا ہے کہ وہ نابلس کے راستے

میں قیصریہ سے ۴ فرسخ پر واقع ہے اور مقدسی اسے قیصریہ، الرملہ اور نابلس سے نابلس ہی کے راستے میں ایک ایک کوچ پر بتاتا ہے۔ ناصر خسرو نے کفر سابا اور کفر سلام میں خلط مبحث کر دیا ہے اور اس میں شک نہیں کہ یہ کفر سابا سے زیادہ دور نہیں ہو سکتا بایں ہمہ کفر سابا سے اس کی سمت وغیرہ کا میں کوئی تعین نہیں کر سکا۔ ناصر خسرو نے ضمناً یہ بھی لکھ دیا ہے کہ یہ مقام (= کفر سلام یا کفر سابا) الرملہ سے ۳ فرسخ پر ہے۔ میری نوس اسکوٹس کے وقائع سے ظاہر ہوتا ہے کہ ۱۰۶۴ء میں، مینز کے صدر اسقف سیگ فرید پر (جو یوٹریخت، بیم برگ اور ریٹی سن کے اساقفہ کے ہمراہ زائرین کے ایک بڑے گروہ کی رہنمائی کر رہا تھا) اسی نواح میں صحرائی عربوں نے حملہ کیا اور اس نے ایک غیر آباد قلعے میں، جس کا نام "کفر سلم" تھا، پناہ لی اور وہاں سے الرملہ کے والی نے انھیں نجات دلائی۔ ایم شیفر نے سفر نامۂ ناصر خسرو کے ترجمے میں ایک ذیلی حاشیہ (صفحہ ۶۳) لکھا ہے اور اس میں مذکورۂ بالا واقعہ اصل لاطینی عبارت میں نقل کر دیا ہے اور ان کا گمان یہی ہے کہ "کفر سلم" یہی کفر سلام ہے جسے گیارھویں صدی میں وہاں کے باشندوں نے خالی چھوڑ دیا تھا۔ سر جی ولسن کی رائے ہے کہ کفر سلام وہ مقام ہے جسے آج کل راس العین کہتے ہیں اور جو توراۃ کی کتاب الاحکام ۲۱:۱۳ اور ۲۳ میں اینتی پٹرس کے نام سے یاد کیا گیا ہے اور جسے صلیبی وقائع میں "کیسل ہیرابل" لکھا ہے۔

کفر سوسیہ۔ "ولایت دمشق کا ایک گاؤں"۔ (یاقوت چہارم۔ مراصد دوم) بہت سے مشاہیر کے تذکرے سے جنھیں اس جگہ کا باشندہ بتایا گیا ہے، ثابت ہوتا ہے کہ یہ ایک وقت میں مشہور قصبہ ہوگا۔ عجب نہیں کہ یہ وہی سوسیہ ہو (صفحہ ۴۰۷) جسے زمانۂ قدیم میں ہپوس کہتے تھے۔

کفر سوت۔ حلب کے ضلع میں بہسنا کے قریب ایک قصبہ۔ آجکل (تیرھویں صدی عیسوی) یہاں ایک عمدہ منڈی ہے جس میں بہت آمد و رفت رہتی ہے۔ (یاقوت۔ چہارم۔ مراصد اول)

کفر تاب "معرّہ و حلب کے درمیان ایک قریہ۔ بے آب صحرائی میدان میں واقع ہے اور سوائے اس کے کہ بارش کا پانی حوضوں میں جمع رکھیں، پانی کا اور کوئی ذریعہ نہیں۔ مجھ سے کہا گیا ہے کہ بعض اشخاص نے ۳ سو ذرع تک اس کی زمین کو کھودا اور پھر بھی پانی کا سوت نہ نکلا۔"
(" - ")

یعقوبی (صفحہ ۱۱۲) اور مقدسی (۱۵۴) کفر تاب کو ولایت حمص کا قصبہ بتاتے ہیں۔ ناصر خسرو نے لکھا ہے کہ (۴۳۸ھ میں) وہ اس میں سے گزرا۔ (صفحہ ۵) ابوالفدا لکھتا ہے کہ "کفر تاب اتنا چھوٹا قصبہ ہے کہ اسے گاؤں کہا جائے تو غلط نہ ہوگا اور اس میں پانی بہت کم ہے۔ یہاں مٹی کے برتن بنتے ہیں جو آس پاس کے تمام ملکوں میں دساور جاتے ہیں۔ یہ ضلع کا صدر مقام ہے اور کئی پرگنے اس کے تحت میں ہیں۔ معرّہ اور شیزر کے وسط میں، دونوں سے ۱۲، ۱۲ میل پر، لب راہ واقع ہے۔" (ابوالفدا، ۲۶۳)
کفر تاب سے شیزر، ایک منزل (مقدسی) اور قنسرین بھی ایک منزل ہے (")

کفر تکیس "حمص کے ایک ضلع کا نام" (یاقوت - چہارم۔ مراصد - دوم)

کفر توثا "ولایت فلسطین کا ایک گاؤں۔ بلاذری کہتا ہے کہ زمانۂ ماضی میں یہ مضبوط قلعہ تھا۔ ابو رمثہ کا کنبہ یہاں آباد ہوا اور یہ ایک قصبہ بن گیا تو انھوں نے اسے قلعہ بند کر لیا" (" - ")

کفریہ "شام کا ایک گاؤں" (" - ")

کہاتان ۔ "شام کا ایک مقام" (" ۔ ")۔

القیبار ۔ "انطاکیہ اور ثغور کے درمیان ایک قلعہ" (ایضاً ۔ ایضاً)۔

قیمون ۔ "ولایت فلسطین میں الرملہ کے قریب ایک قلعہ" (" ۔ ")
غالباً یہ انوماستحون کا "قموا" ہے جو لجیون (= لجیو) کے ۶ میل شمال میں بتایا جاتا ہے۔
ابن الاثیر کی تاریخ کے (جزء دوازدہم، ۳۴) ایک فقرے سے معلوم ہوتا ہے کہ قیمون، عکہ سے ۳ فرسخ پر ہے۔ اس حساب سے عجب نہیں کہ یہ توراۃ (اہل عدالت ۱۰:۱۲) کا کیمون ہو۔

قینیہ ۔ "قدیم زمانے میں یہ دمشق کے باب الصغیر کے مقابل کا ایک گاؤں تھا مگر اب (= تیرھویں صدی عیسوی) یہاں ساری جگہ باغ ہو گئے ہیں" (یاقوت، چہارم ۔ مراصد ۔ دوم)۔

قیسریہ یا قیصریہ (Caesaria of Palestine) "یہ شہر ساحل پر واقع ہے اور فلسطین کے مستحکم ترین مقامات میں ہے۔ اسلامی فتوحات میں یہ شہر سب سے آخر ہاتھ آیا اور اسے حضرت عمرؓ کے عہد خلافت میں حضرت معاویہؓ نے تسخیر کیا (یعقوبی ۱۱۶)۔

مقدسی لکھتا ہے کہ "قیصریہ، بحر روم کے ساحل پر واقع ہے اس سے زیادہ خوبصورت شہر یا جس میں اتنی خوبیاں ہوں دوسرا نہیں ہے۔ فراوانی کا گویا یہاں سرچشمہ ہے اور ہر طرف مفید اجناس ملتی ہیں۔ اسکی اراضی بہت عمدہ اور پھل نہایت بامزہ ہوتے ہیں۔ اس بستی کا دودھ اور سفید روئی بھی مشہور رہیں۔ شہر کی حفاظت کے لیے ایک مضبوط شہر پناہ ہے اور اس کے باہر ایک خوب آباد بیرونی محلہ ہے جس کی حفاظت قلعے سے ہوتی ہے۔ پینے کا پانی لوگ کنوؤں اور حوضوں سے لیتے ہیں۔ اس کی بڑی مسجد نہایت خوشنما ہے" (مقدسی، ۱۷۴)۔

۱۰۴۷ء میں ناصر خسرو نے قیصریہ کی سیر کی۔ اپنے سفرنامے میں لکھتا ہے کہ: "قیصریہ عکّہ سے سات میل کے فاصلے پر ہے۔ یہ بہت نفیس شہر ہے جس میں آبِ رواں، نخلستان، نارنگی اور سنترے کے درخت ہیں۔ اس کی شہر پناہ مضبوط اور لوہے کا پھاٹک ہے۔ شہر کے اندر چشمے ہیں جن کا پانی اُبلتا ہے ایک خوبصورت مسجد جمعہ، ایسی جگہ بنی ہوئی ہے کہ اس کے صحن میں بیٹھ کر آپ سمندر کی ساری کیفیت دیکھ سکتے اور اس کا لطف اٹھا سکتے ہیں۔ یہاں سنگ مرمر کا ایک ظرف محفوظ ہے جو چینی کا معلوم ہوتا ہے اور جس میں سو من پانی آسکتا ہے (من = ½ ۱ گیلن) ماہ شعبان کی آخری تاریخ (۲۹ فروری ۱۰۴۷ء) ہفتے کے دن ہم یہاں سے روانہ ہوئے اور ریت پر چلتے رہے جو اس قسم کی ہے جسے مکّہ کہتے ہیں اور جس کا میں اوپر ذکر کرچکا ہوں۔ مگر تھوڑی دیر بعد ایک جگہ پہنچ گئے جہاں بہت سے انجیر و زیتون کے درخت تھے۔ سبب یہ کہ یہ سارا راستہ ایسے علاقے سے گزرا ہے جس میں جا بجا وادیاں اور پہاڑیاں ہیں (ناصر خسرو، ۲۰)۔

ادریسی لکھتا ہے کہ "قیصریہ بہت بڑا قصبہ ہے اور اس کا بیرونی محلہ خوب آباد ہے۔ اس کی فصیلیں اور رومدے ناقابلِ تسخیر ہیں۔" (۱۱)۔

یاقوت تیرھویں صدی عیسوی میں بیان کرتا ہے کہ "قیصریہ ولایت فلسطین میں ساحلِ شام کا شہر ہے۔ یہ طبریہ سے ۳ دن کی راہ پر واقع ہے۔ زمانۂ ماضی میں خوشنما، عالیشان شہر تھا اور خود اس سے بہت سے شہر آباد ہوئے۔ اس کے تحت میں وسیع اراضی اور طویل قطعات تھے لیکن آج کل یہ ایک گاؤں سے ملتا جلتا ہے۔" (یاقوت، چہارم۔ مراصد۔ دوم)

ابوالفدا نے مذکورہ بالا اطلاعات میں کوئی اضافہ نہیں کیا بلکہ صرف یہ بیان کیا ہے کہ میرے زمانے میں (= ۱۳۲۱ء) قیصریہ ویران و خراب ہوگیا ہے (ابوالفدا۔ ۲۳۹)۔

قیصریہ سے الرّملہ، ایک دن کی راہ (اصطخری۔ ابن حوقل) یا ۲ چھوٹی یا ایک بڑی منزل (ادریسی) یا ۲۴ میل (ابن خرداذبہ) یا ۳۲ (ابوالفدا)

کفر سلام، ایک کوچ (مقدسی) کفر سابا ایضاً (〃) ارسوف ایضاً 〃 کنیسہ ایضاً (〃) یافا، ۳۰ میل (ادریسی) نابلس ایک منزل (〃) حیفا ۲ دن کی راہ (〃) اللجون، ۲۰ میل (ابن خردادبہ) ہے"۔

کیسوم - "سمیساط کے ضلع کا ایک گاؤں۔ یہاں منڈی ہے اور دکانیں خوب معمور ہیں۔ گاؤں کے اوپر بلندی پر ایک گڑھی بنی ہوئی ہے۔ کیسوم کے باغ اور پانی مشہور ہیں" (یاقوت، چہارم۔ مراصد۔ دوم)۔

کُلخُتا - "ابو الفدا لکھتا ہے کہ "شام کے انتہائے شمال کا یہ مقام نہایت بلند اور بالکل ناقابل فتح قلعہ ہے۔ اس میں ایک ندی اور باغ ہیں اور ملطیہ کے مشرق میں ۲ دن کے راستے پر ہے۔ یہ شمالی سرحد پر عالم اسلامی کا ایک مورچہ ہے اور حصن منصور سے جانب شمال ذرا مغرب میں ہٹا ہوا، ایک کوچ کے فاصلے سے واقع ہے" (ابو الفدا، ۲۶۳)۔

قاقون - "الرملہ کے قریب، ولایت فلسطین کا ایک قلعہ۔ ساحل شام پر، قیصریہ کا ایک ضلع سمجھا جاتا ہے" (یاقوت، چہارم۔ مراصد دوم) صلیبی وقائع میں اسے کیکو، چیکو یا کو یکو لکھا ہے"۔

القلعہ - "ایک معدن کا نام جس سے عمدہ قسم کا سیسہ نکلتا ہے، کہتے ہیں شام کے ایک پہاڑ میں واقع ہے" (〃 - 〃)۔

قلعات ابی الحسن - "صیدا کے قریب شام کا ایک وسیع ساحلی قلعہ۔ اسے صلاح الدین نے فتح کیا" (〃 - 〃)۔

قلعۃ الروم - "فرات کے مغرب کی طرف، البیرہ کے مقابل،

ایک مستحکم قلعہ، بیرہ اور سمیساط کے درمیان ہے۔ ارمن بطریق، یعنی حضرت مسیحؑ کے خلیفہ کا جسے ارمن زبان میں کتاغی کوس (Catholicus) کہتے ہیں، اسے حضرت داؤدؑ کی اولاد میں ہونے کا دعویٰ ہے۔ یہ قلعہ آج کل (تیرھویں صدی عیسوی) سے مسلمانوں کے ہاتھ میں ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک (" - ")۔

ابوالفدا لکھتا ہے کہ "قلعۃ الروم ولایتِ قنسرین میں داخل ہے اور اس کے بیرونی محلّے، باغ اور ثمرہ راشجار ہیں۔ ایک ندی یہاں بہتی ہے جسے مرزبان (Le Marquis) کہتے ہیں جو پہاڑوں سے اترتی اور قلعے کے قریب سے بہہ کر فرات میں جا گرتی ہے۔ خود فرات قلعے کے نیچے سے گزرا ہے اور قلعہ واقع میں نہایت مضبوط اور ناقابلِ تسخیر ہے۔ سلطان قلاعون کے فرزند سلطان ملک الاشرف نے اسے ارمنوں سے لے لیا۔ یہ البیرہ سے کوئی ایک کوچ مغرب میں سمیساط کے مشرق میں اور الروحا کے جنوب میں فرات کے جنوب مغرب کی طرف واقع ہے اور مذکورہ مقامات میں سے کسی سے بھی زیادہ دور نہیں ہے۔" (ابوالفدا، ۲۶۹)۔

قلمون (Calamos) ۱۰۴۷ء میں ناصر خسرو نے اس کی سیاحت کی اور لکھتا ہے کہ "یہ طرابلس کے ایک فرسخ جنوب میں ایک قلعہ ہے (صفحہ ۸) پلینی کے جغرافئے میں کیلاموس اور پولی بیس اسے کیلامون لکھتا ہے۔"

ادریسی کہتا ہے کہ "حصن القلمون ایک پل کے قریب جو وادی کے اوپر بنا ہوا ہے، واقع ہے۔ یہ پل بہت عریض ہے اور قلعہ اسی کی حفاظت کے لیے بنایا گیا تھا۔ ناقابلِ فتح مقام ہے اور سمندر کی ایک خلیج کے کنارے استادہ ہے۔" (صفحہ ۱۶)۔

مگر یاقوت نے اسے "دمشق کی ولایت کا ایک گاؤں" بتایا ہے (جلد چہارم - ۱۲۶ - مراصد، دوم)۔

حصن القلمون سے الجبیر، ۵ میل کے قریب (ادریسی) اور ناعمہ ۷ میل (") ہے۔

قلمیہ۔ "یونانی علاقے کا ایک عریض کورہ (= ضلع) طرسوس کے مغرب میں واقع ہے مگر سمندر کے کنارے پر نہیں ہے۔ طرسوس کے ایک دروازے کا نام بھی باب قلمیہ ہے۔" (یاقوت۔ چہارم۔ مراصد دوم) ئو

قلنسوہ۔ (صلیبیوں کا Castle of Plans) "الرملہ کے قریب ولایت فلسطین کا ایک قلعہ۔ بہت سے اموی یہاں قتل کیے گئے۔" (" - ") قلنسوہ سے اللجون ایک کوچ (مقدسی) الرملہ ایضاً (") کفر سابا ایضاً (")۔

قلوذیہ "ملطیہ کے قریب ایک قلعہ تھا۔ بطلیموس، صاحب مجسطی کو اسی کے نام سے منسوب کرتے تھے۔ اسے تڑوا دیا گیا اور پھر ۱۴۱ھ (= ۵۸-۷۵۸ء) میں خلیفہ المنصور کے زمانے میں از سر نو تعمیر ہوا۔" (" - " - منقول از ابو الفدا، ۱۱۴)۔

قمراو۔ "ولایت حوران کا ایک گاؤں۔" (" - ")۔

کنعان۔ "اس مقام کا نام جہاں حضرت یعقوبؑ رہتے تھے یہاں اب جو گاؤں آباد ہے اسے سیلون (Shiloh) کہتے ہیں۔ یہ سنجل و نابلس کے مابین شاہراہ کے دائیں طرف واقع ہے۔ یہاں وہ اندھا کنواں ہے جس میں یوسف علیہ السلام گرا دئے گئے تھے۔" (" - ") نیز دیکھو صفحہ ۵۹۷

الکنیسہ ۔ ناصر خسرو اپنے روزنامچے میں لکھتا ہے کہ حیفا سے رخصت ہو کر ہم ایک گائوں کی جانب چلے جسے کنیسہ کہتے ہیں۔ اس کے آگے سڑک ساحل بحر سے الگ ہو کے پہاڑوں میں داخل ہوتی ہے اور ایک پتھریلے صحرائی علاقے سے گزرتی ہوئی مشرق کی طرف گئی ہے۔ یہ صحرا وادی تماسیح (جمع تمساح = مگرمچھ) مشہور ہے اس میں دو فرسخ جا کے راستہ پھر واپس پلٹتا اور دوبارہ سمندر کے کنارے آگیا ہے۔ اور ان علاقوں میں میں نے سمندر کے خوفناک جانوروں کی ہڈیاں مقدار کثیر میں معائنہ کیں جو کیچڑ مٹی میں جمی ہوئی تھیں اور موجوں کی مسلسل ضربوں نے وہیں گویا انھیں "متحجر" کر دیا تھا۔" (ناصر خسرو، ۲۰)

تل کنیسہ یا الکنیسہ (بمعنی چھوٹا گرجا) عثلیث سے چند میل اوپر وہ ٹیکرا ہے جسے صلیبیوں نے کیپرنوم تصور کیا تھا۔ مقدسی اس کا ضمناً ذکر کرتا ہے اور لکھتا ہے کہ کنیسہ سے عکّہ اور قیصریہ ایک ایک پڑاؤ ہے "

الکنیسۃ السودیٰ ۔ (= سیاہ گرجا) یہ یونانیوں کے عہد میں کالے پتھر سے بنایا گیا تھا۔ قریب ہی ایک بہت قدیم قلعہ بھی ہے۔ خلیفہ الرشید تھا جس نے قریہ الکنیسۃ السودیٰ کے بنانے اور اس کے استحکامات تیار کرنے اور یہاں چھاؤنی قائم کرنے کا حکم دیا۔" (بلاذری ۱۷۱ - ابوالفدا، ۱۱۳)

"الکنیسہ ایک قلعہ ہے جس میں ایک مسجد جمعہ موجود ہے۔ یہ ساحل بحر سے کچھ فاصلے پر واقع ہے"۔ (اصطخری، ۶۳ - ابن حوقل، ۱۲۱)

"المصیصہ کے ثغور یا سرحدی قلعوں میں الکنیسہ ایک چھوٹی بستی ہے۔ اسے کنیسۂ سودیٰ بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ یہ سیاہ پتھر کی بنی ہوئی ہے۔ قدیم زمانے میں اسے یونانیوں نے بنایا تھا اور زمانۂ ماضی میں یہاں ایک مستحکم قلعہ بھی تھا مگر وہ کھنڈر ہو چکا تھا جب کہ خلیفہ الرشید نے

حکم دیا کہ دوبارہ بنا کے اس کے استحکامات ازسر نو تیار کیے جائیں جیسا کہ پہلے زمانے میں تھے۔" (یاقوت، چہارم۔ مراصد، دوم)۔

ابوالفدا لکھتا ہے کہ "کنیسۂ سودی، ارمن علاقے میں ہارونیہ سے ۱۲ میل دور واقع ہے۔" (صفحہ ۲۳۵)۔

الکنیسۃ السودی سے بیاس کچھ کم ایک دن کی راہ ہے (اصطخری، ابن حوقل)۔

کنیسۃ الصلح

"اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ جو یونانی سفارت صلح کے لیے ہارون الرشید کے پاس آئی، وہ یہاں ٹھیرائی گئی تھی" (بلاذری۔ ۱۷۰) ممکن ہے کہ یہ مذکورہ بالا کنیسۂ سودی ہی کا دوسرا نام ہو۔

قنطرہ سنان

"دمشق کے باب توما کے قریب ایک پل" (یاقوت، چہارم۔ مراصد۔ دوم)۔

القانون

"دمشق و بعلبک کے درمیان ڈاک چوکی" (یاقوت، چہارم۔ مراصد۔ دوم)۔

القارا یا القارہ۔ (Chara)

ابن جبیر نے ۱۱۸۵ء میں اس کی سیر کی اور اسے دمشق کے شمال میں ایک بڑا گاؤں بتاتا ہے جہاں "صرف نصاریٰ بروئے معاہدہ آباد ہیں۔ کوئی مسلمان بستی میں نہیں، گاؤں میں ایک بڑی سرائے یا بلند چار دیواری ہے جس کے صحن کے وسط میں ایک تالاب بھرا رہتا ہے۔ اس میں کسی زمین دوز چشمے سے جو کچھ فاصلے پر ہے، پانی آتا ہے اور یہ تالاب کبھی خالی ہوتے نہیں پاتا۔" (ابن جبیر ۲۶۰) یعقوبی (صفحہ ۱۱۴) اور مقدسی (۱۹۰) بھی اس مقام کا ذکر کرتے ہیں۔

یاقوت لکھتا ہے کہ "حمص و دمشق کی شاہراہ پر قارہ ایک بڑے گاؤں کا نام ہے۔ حمص کے آگے یہ پہلی منزل کا مقام ہے اور ضلع حمص کی حد پر واقع ہے۔ گاؤں راس قارہ کے اوپر آباد ہے۔ اس کے باشندے سب کے سب عیسائی ہیں اور اس میں بہت سے ندی نالے موجود ہیں جن سے آس پاس کے تمام کھیت سیراب ہوتے ہیں۔" (یاقوت چہارم۔ مراصد۔ دوم)۔

ابو الفدا لکھتا ہے کہ "قارہ، حمص و دمشق کے وسط راہ میں ایک بڑا گاؤں ہے جہاں قافلے قیام کرتے ہیں۔ اس کے اکثر باشندے مسیحی ہیں۔ حمص سے ۱½ اور دمشق سے دو کوچ پر واقع ہے۔" (صفحہ ۲۲۹)۔

قارا سے شمسین، ایک کوچ (مقدسی) النبق، ۱۲ میل (مقدسی۔ ابن خردادبہ) جوسیہ، ۳۰ میل (ابن خردادبہ) ہے۔

قراحصار "حلب کے شمال میں ایک بڑی چراگاہ جہاں ایک مرتبہ سلطان صلاح الدینؒ کی لشکرگاہ تھی اور کئی مقامات بھی اسی نام سے موسوم ہیں۔ ایک یونانی اضلاع کا وہ قصبہ ہے جو انطاکیہ سے ایک دن کی مسافت پر واقع ہے اور دوسرا قیصریہ (Caesarea of Cappadocia) کے قریب ہے مگر یہ دونوں یونانی علاقے میں ہیں۔" (یاقوت۔ چہارم۔ مراصد۔ دوم)۔

قردا۔ "دمشق کا ایک گاؤں۔" (" ۔ ")۔

قرحتا۔ "دمشق کا ایک گاؤں۔" (" ۔ ")۔

الکَرک "(بالفتح یا بسکون ر) محاربات صلیبی کا یہ مشہور و معروف قلعہ جسے اہل یورپ لی کریک یا ہیراڈ کیسرائی کہتے تھے، بحر لوط کے جنوبی گوشے پر واقع تھا۔ ۱۱۴۲ء میں شاہ فلک کے ساقی پین نے

یہ قلعہ تعمیر کرایا۔ یاقوت سے پہلے کے عرب جغرافیہ نویس اس کا کوئی ذکر نہیں کرتے۔ کتاب یوشع ۱۵:۱۵، ۲۴:۱۶ "کرمواب" کا مقام ہی ہے جسے ٹرگم "کرک" بتاتا ہے۔ اصل میں لفظ "کرک" سریانی "کرکو" بمعنی قلعہ کی بگڑی ہوئی شکل ہے۔ الغرض یاقوت لکھتا ہے کہ:۔

"الکرک، شام کی سرحد پر نہایت مستحکم قلعہ ہے جو ولایتِ بلقا کی جانب پہاڑوں پر بنایا گیا ہے۔ جس چٹان پر یہ واقع ہے اس کے گرد ہر طرف وادیاں ہیں بجز اس طرف کے جدھر بیرون میں محلہ بس گیا ہے۔ یہ قلعہ بحر قلزم پر یروشلم اور ایلہ کے وسط راہ میں واقع ہے"۔ (چہارم۔ مراصد۔ دوم)۔

ابوالفدا کا بیان ہے کہ "الکرک" نہایت بلند قلعے والا مشہور قصبہ ہے اور اس کا قلعہ شام کے سب سے عدیم التسخیر قلعوں میں سے ہے۔ اس سے ایک منزل پر مُوتہ ہے جہاں حضرت جعفر طیارؓ اور ان کے ساتھیوں کی قبریں ہیں (ملاحظہ ہو صفحہ ۶۶۲) الکرک کے نیچے وادی ہے جس میں ایک گرم حمام اور بہت سے باغ ہیں جن میں خوبانی ناسپاتی، انار وغیرہ نہایت عمدہ پھل ہوتے ہیں۔ حجاز سے آتے ہیں الکرک، شام کی سرحد پر ملتا ہے۔ شوبک سے اس کا فاصلہ تین دن کی راہ ہے"۔ (صفحہ ۲۴۷)۔

دمشقی کہتا ہے کہ "کرک، پہاڑ کی چوٹی پر بہت بلند اور ناقابلِ شکست قلعہ ہے۔ اس کی کھائیاں وہ گہری وادیاں ہیں جو ہر طرف قدرتی طور پر آگئی ہیں۔ کہتے ہیں رومیوں کے زمانے میں یہ خانقاہ تھی جسے بعد میں قلعہ بنا لیا گیا۔ آج کل (چودھویں صدی عیسوی) ترکوں کا خزانہ یہاں رہتا ہے۔ اسی الکرک کے توابع میں ایک مورچہ بند قصبہ الشوبک ہے جہاں پھل افراط سے ہوتے ہیں اور لبریز چشمے بہتے ہیں"۔ (صفحہ ۲۱۳)۔

۱۳۵۵ء میں سیاح ابن جبیر، کرک آیا۔ وہ اس کے بارے میں

لکھتا ہے کہ "الکرک شام کے نہایت مستحکم اور مشہور قلعوں میں ہے۔ اسے حصن الغراب (= کوّا) بھی کہتے ہیں اور اس کے چاروں طرف گھاٹیاں ہیں۔ اندر جانے کا صرف ایک راستہ ہے جو پکی چٹان کی سرنگ میں سے گزرتا ہے اور یہ سرنگ ایک قسم کا دالان بن گئی ہے۔ ہم کرک کے باہر ایک مقام پر جسے الثانیہ (= درہ) کہتے ہیں، چار دن تک مقیم رہے۔" (ابن جبیر۔ جلد اول، ۲۵۵)

الکرک نوح (۲) "بعلبک کے قریب ایک گاؤں جو یہاں حضرت نوحؑ اور ان کی صاحبزادی جملہ کے مقابر ہیں یہ الکرک، عرجمش نامی گاؤں کے متصل ہے۔" (علی ہروی نسخہ اوکسفورڈ ۱۵۔ نقل کردہ یاقوت چہارم، ۲۶۲)۔

دمشقی لکھتا ہے کہ "کرک نوح کے قریب ایک جگہ ہے جہاں پانی زمین سے اُبلتا ہے اسے "تنور الطوفان" کہتے ہیں۔ قریب ہی ایک کیلے کا درخت ہے جس کا تنہ اور شاخیں اتنی بڑی ہیں کہ کم کسی کیلے کی اس کے برابر ہونگی۔ کرک نوح میں ایک قبر بھی چٹان تراش کر ۱۵ قدم لمبی بنی ہوئی ہے جسے حضرت نوحؑ کی قبر بتاتے ہیں۔" (صفحہ ۱۹۹)

صاحب مراصد کا قول ہے (مندرجہ معجم البلدان، جلد پنجم، ۲۸) کہ "شام میں تین مقام الکرک کہلاتے ہیں۔ ایک تو ولایت فلسطین میں المارین کے راستے پر، السوید کے قریب واقع ہے۔ دوسرا طبریہ کے قریب اور تیسرا دمشق و بعلبک کے درمیان ہے۔"

کرک (۳) بالفتح یا بسکونِ اوسط۔ یاقوت اسے "کوہ لبنان کے دامن میں ایک گاؤں" بتاتا ہے (چہارم، ۲۶۱۔ مراصد۔ دوم، ۴۹۰) بظاہر یہ اور مذکورہ بالا کرک نوح ایک ہی ہیں کر

قرتیا ''بیت جبرین کے قریب، ولایت فلسطین کا ایک قصبہ یروشلم سے متعلق ہے'' (یاقوت۔ چہارم۔ مراصد، دوم)۔

قراوا ۔ (۱/ا) ۱۲۲۵ئ میں یاقوت لکھتا ہے کہ ''ولایت اردن میں غور کا ایک گاؤں، جہاں لوگ عمدہ نیشکر کی کاشت کرتے ہیں۔ میں یہاں بارہا آیا ہوں'' (رر ۔ رر)۔

قراوا ۔ بنی حسن (۲/ا) ''نابلس کے ضلع کا ایک گاؤں'' (رر ۔ رر)۔

قریۃ العنب (Kirjath Jearim) ۱۰۴۷ئ میں ناصر خسرو یہاں سے گزرا اپنے روزنامچے میں لکھتا ہے کہ ''راستے کے کنارے میں نے بکثرت اسپند (سداب) کے درخت دیکھے جو ان پہاڑیوں اور صحرائی مقامات میں خودرو ہوتا ہے۔ موضع قریۃ العنب میں میٹھے پانی کا نہایت عمدہ چشمہ ایک پتھر کے نیچے سے پھوٹتا ہے اور اس کے چاروں طرف حوض اور چھوٹے چھوٹے مکانات (مسافروں کی پناہ کے واسطے) بنے ہوئے ہیں۔ اس گاؤں سے ہم آگے یروشلم کے راستے پر شمال کی سمت روانہ ہوئے'' (ناصر خسرو ۔ ۲۲) اس گاؤں کو آج کل ابو غوش کہتے ہیں اور توراۃ کا ''بالہ'' جو کرجاث جیارم ہے۔ (یوشع ۱۵/۹) بتایا جاتا ہے۔ ظاہرا یہی جگہ ہے جس کا مقدسی بالعہ کے نام سے ذکر کرتا ہے۔ (ملاحظہ ہو صفحہ ۳۰۶)۔

قریۃ العیون ۔ ''قریۃ العیون سے جُبِّ یوسفؑ ۲ کوچ اور قرعون ایک کوچ کے فاصلے پر ہے'' (مقدسی، ۱۹۱) یہ کتاب ملوک ۱۵/۲۰ کے مقام اجون کا قائم مقام ہے جسے آج کل تل دبن کہتے ہیں

اور مرج عیون کے میدان میں واقع ہے (رابنسن: ریسرچیز - ۱۸۵۲ء صفحہ ۳۷۵)۔

القریتین - "حمص کا ایک بڑا گاؤں. صحرا کی شاہراہ پر حمص و سخنہ و ارک کے درمیان ہے۔ باشندے سب مسیحی ہیں۔ اسے حوارین (ملاحظہ ہو صفحہ ۵۸۴) بھی کہتے ہیں۔ تدمور سے ۲ کوچ پر واقع ہے۔" (یاقوت چہارم - مراصد، دوم)۔

کرکر - ابوالفدا لکھتا ہے کہ "کرکر شام کے سب سے مشہور سرحدی قلعوں میں ہے۔ یہ بہت بلند اور خوب مستحکم بنا ہوا قلعہ ہے۔ یہاں سے دور پر فرات ایک تاگے کی مثل نظر آسکتا ہے۔ یہ قلعہ اس دریا کے مغرب اور کختا کے مشرق میں واقع ہے۔ کختا سے کچھ زیادہ دور بھی نہیں شام کے سب سے مضبوط قلعوں میں اس کا شمار ہے۔" (صفحہ ۲۶۵۔ یاقوت مختصر ذکر کرتا ہے: چہارم، ۲۶۲)۔

قرعون - "قرعون سے قریۃ العیون، ایک کوچ عین الجر، ایضاً" (مقدسی، ۱۹۱)۔

قرن الحامرہ - "دمشق کا ایک گاؤں" (مراصد - دوم)۔

کشفر ید - "حلب کے پہاڑوں میں ایک گاؤں - یہ قلعہ ہے - ۵۶۱ھ (=۱۱۶۶ء) میں یہاں کے ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا اور بہت سے لوگ اس پر ایمان لے آئے - شام کی ایک فوج گئی اور اسے اور اس کے ساتھیوں کو قتل کر دیا - اس طرح خدا نے اس کے مکائد سے مسلمانوں کو محفوظ رکھا۔" (یاقوت، چہارم - مراصد - دوم)۔

قاسیون (Mount Casius) "پہاڑ جو دمشق پر (شمال کی جانب) سایہ فگن ہے۔ اس میں بہت سے غار ہیں جن میں سے بعض کے اندر انبیا علیہم السلام کی یادگاریں اور بعض میں بزرگان صالحین کی قبریں ہیں۔" صاحب مراصد لکھتا ہے کہ "آج کل قاسیون، دمشق کا ایک بڑا محلہ ہو گیا ہے جس کی آبادی پہاڑ کے دامن تک پھیلی ہوئی ہے۔ اس میں بہت سے مقابر و مدارس نظر آتے ہیں۔ نواح میں دو مسجدیں ہیں جہاں جمعہ ہوتا ہے، نیز ایک ہسپتال اور ایک منڈی۔ سب سے اول جو لوگ یہاں آکے بسے وہ بیت المقدس کے باشندے تھے کہ صلاح الدین کے زمانے سے پہلے فرنگیوں نے اس شہر پر قبضہ کیا، تو یہ وہاں سے جان بچا کے بھاگے اور یہاں آکے رہنے سہنے لگے۔ پھر اور لوگوں نے بھی ان کی تقلید کی۔ اسی جبل قاسیون میں مغارۃ الدم نامی غار ہے جس کی نسبت کہا جاتا ہے کہ قابیل نے اپنے بھائی ہابیل کا خون یہاں گرایا۔ ایک نشان خون کا سا بنا ہوا ہے جسے لوگ ہابیل کا خون بتاتے ہیں جو خشک ہو گیا لیکن (اس کا دھبا) آج تک موجود ہے۔ ایک پتھر بھی ہے جیسے کسی آدمی نے اٹھا کے پھینکا ہو اور لوگوں کا بیان ہے کہ اسی سے قابیل نے بھائی کا سر پھاڑا۔ مغارۃ الجوع بھی اسی پہاڑ کا غار ہے جہاں چالیس پیغمبر بھوک سے واصل بحق ہوئے۔" (یاقوت۔ چہارم مراصد۔ دوم) نیز ملاحظہ ہو صفحہ ۳۰۴)

قصر بنی عمر ۔ "غوطہ دمشق کا ایک گاؤں۔" (" ۔ ")

قصر حجاج ۔ "باب الصغیر اور باب الجابیہ کے باہر دمشق کے ایک بڑے محلے کا نام ہے جو عبد الملک ابن مروان کے بیٹے حجاج کے نام سے موسوم ہوا۔"

قصر حیفا "حیفا اور قیصریہ کے درمیان ایک مقام" (قیصریہ سے Caesarea of Palestine مراد ہے) (" - ")۔

قصر اُمّ حکیم "دمشق کی مرج الصفر کا ایک مقام۔ امّ حکیم خلیفہ ہشام ابن عبدالملک کی بیوی اور خلیفہ یزید کی ماں تھی۔ دمشق میں سُوق امّ حکیم اسی کے نام سے موسوم ہے" (" - ")۔

قصر یعقوبؑ "یہ جگہ طبریہ سے بانیاس کے راستے پر واقع ہے یہاں حضرت یعقوبؑ حضرت یوسفؑ کے جاتے رہنے پر روئے اور جس کنوئیں میں حضرت یوسفؑ کو گرایا گیا وہ قریب ہی ہے۔ ایک اور زیادہ معتبر قول کے بموجب جبّ یوسفؑ، یروشلم کی شاہراہ کے کنارے کے گاؤں سنجل کے قریب ہے" (علی ہروی۔ النسخہ اوکسفورڈ-۲۹ ملاحظہ ہو صفحہ ۵۹۰ و ۶۱۳)

القسطل (۱) "حمص و دمشق کے درمیان ایک مقام جہاں قافلے ٹھیرتے ہیں۔ اسے کورہ کا نام بھی بتاتے ہیں" (یاقوت۔ چہارم مراصد - دوم)

القسطل سے سلمیہ، ۲ کوچ (مقدسی) یا ۳۰ میل (ابن خرداد بہ - ادریسی) الدراعہ، ۲ کوچ (مقدسی) یا ۳۶ میل (ابن خرداد بہ۔ ادریسی)

القسطل (۲) "ولایت بلقا کے پاس دمشق (کے جنوب) میں مدینۂ طیبہ کی شاہراہ پر ایک مقام" (" - ")۔

"قسطل" دراصل لاطینی "کیسٹلم"، بمعنی خزانہ آب (جہاں سے پانی ذخیرہ کرکے تقسیم کیا جائے) کی ارامی شکل ہے۔ یاقوت لکھتا ہے کہ شام والوں کی زبان میں القسطل اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں پانی منقسم

ہوتے ہیں "۔

قطنا۔ "دمشق کا ایک گاؤں" (" - ")۔

قط۔ "ولایت فلسطین کا ایک قصبہ۔ الرّملہ اور یروشلم کے درمیان ہے" (" - ")۔

کوکب۔ "طبریہ پر سایہ فگن پہاڑی کی چوٹی پر ایک قلعہ جہاں سے تمام وادی اُردن زیر نظر آجاتی ہے۔ اسے صلاح الدینؒ نے فتح کیا اور اس کے زمانے کے بعد یہ ویران و خراب ہو گیا" (" - ")۔

الکوائل۔ "شام میں ایک مقام کا نام ہے" صاحب مراصد یہ اضافہ کرتا ہے کہ "یہ الرحبہ سے دمشق آنے والی شاہراہ پر ایک مقام ہے جہاں کاروان ٹھیرتے ہیں" (" - ") نام کے لفظی معنی جہاز کے عقبی حصے کے ہیں "۔

قادوس۔ "قادوس تاجبرون، ایک کوچ اور قادوس تا سغر ایضاً" (مقدسی، ۱۹۲)۔

یہ لفظ کسی مقام کے نام کے طور پر کسی نقشے میں نہیں ملتا نہ مقدسی کے سوا بظاہر کسی اور عرب جغرافیہ نویس نے اس کا ذکر کیا ہے۔ مزید برآں کچھ عجب نہیں کہ نام کا اصلی تلفظ محفوظ نہ رہا ہو کیونکہ بعض نسخوں میں نقطے غائب ہیں۔ اسی لیے کلیرمون گینو نقطوں کی جگہ میں ردّ و بدل کر کے تجویز کرتے ہیں کہ اسے "قادوس" کی بجائے "زعیرہ" (الفوقہ) پڑھا جائے جو اس زمانے کے نقشوں میں اسی جگہ واقع ہے جہاں کا پتہ مقدسی دیتا ہے۔ لیکن اگر قادوس ہی کو صحیح سمجھ کر رہنے دیں تو یہ بات قابل ذکر ہے

کہ قدیم ادومی قوم کی نسبت مشہور ہے کہ وہ کمان جنگ کے خدا قوس یا قزح کی پرستش کرتی تھی (Zeit. Deutsch....p..200) مزید برآں اسرحدون کے زمانے (۶۸۰ قم) میں ادوم کے بادشاہ قوس گبری کا ذکر آتا ہے (ملاحظہ ہو ہیجر کونڈر کی "اسٹون لور" صفحہ ۱۷۲)۔

القیار۔ "رقہ اور رسافہ ہشام کے درمیان ایک مقام" (یاقوت چہارم۔ مراصد۔ دوم)۔

کرزیم۔ (صحیح نام "کریزم" = Gerizim ہونا چاہئیے) یہ سامرہ کا جو یہودیوں کا ایک فرقہ ہے، عبادت خانہ ہے کہ نابلس میں واقع ہے کہتے ہیں یہاں وہ قربان گاہ تھی جہاں حضرت ابراہیمؑ نے (ان کے ادعا کے مطابق) حضرت اسحٰقؑ کو قربانی کے لئے پیش کیا[1] اس جگہ سامرہ کی بہت کثرت ہے" (" - ")۔

خذ قدونہ۔ (خلقدونہ۔ غنخدونہ یا غدقدونہ بھی املا کرتے ہیں) "سرحدی قلعوں کا وہ سلسلہ جس میں اذنہ، المصیصہ، طرسوس اور عین زربہ داخل ہیں اور اس علاقے کا بھی نام ہے جس میں یہ مقامات ہیں" (یاقوت۔ دوم۔ مراصد۔ اول)

خیران "یروشلم کا ایک گانوں" (" - ")۔

الخیط۔ "وادیٔ اردن کے بالائی غور کا ایک ضلع دھان، پرندوں گرم چشموں اور عمدہ فصلوں کے لحاظ سے یہ علاقہ عراق سے مشابہ ہے"

---

[1] مسلمانوں کے عقیدے اور تحقیق کے بموجب ذبیح حضرت اسمٰعیلؑ ہیں نہ کہ حضرت اسحٰقؑ۔ مترجم

(دمشقی - ۲۱۱)

خمان - "شام کی ولایت حوران میں بثنیہ کا ایک ضلع" ،، (یاقوت، دوم - مراصد - اول)

خان السلطان - "دمشق کے جنوب میں قافلوں کی منزل گاہ جسے صلاح الدینؒ نے بنایا ایک چوڑے میدان میں واقع ہے۔ اسکے سب دروازوں میں لوہے کے پھاٹک ہیں۔ خان کے اندر آب رواں موجود ہے جسے زمین کے اندر ہی اندر ایک خزانے تک لائے ہیں جو حوض کی شکل ہے۔ اس کے اندر درازیں رکھی ہیں جن سے پانی نکل کے ایک چھوٹی سی نہر میں جو حوض کے گرد بنی ہوئی ہے، آجاتا ہے اور وہاں سے نالیوں کے ذریعے زمین تک پہنچتا ہے۔ حمص سے دمشق جانے والے راستے پر بہت کم عمارتیں ہیں سوائے ان مقامات کے جہاں اسی قسم کی سرائیں بنی ہوئی ہیں" (ابن جبیر، ۲۶۱)

الخانقاہ - "یروشلم میں فرقۂ کرامیہ کے مقام عبادت کا نام ہے" (یاقوت، دوم - مراصد، اول)

خرنبہ - "حلب اور یونانی علاقے کے درمیان ایک علاقہ جو سر راہ ملتا ہے" (،، - ،،)

خرروبہ - "ساحل کا ایک قلعہ جہاں سے عکہ زیر قدم نظر آتا ہے" (،، - ،،)

الخشبیہ - "المصیصہ کے قریب ایک پہاڑ جو سرحدی قلعوں

میں داخل ہے۔" (رر ۔ رر)

حصن الخوابی۔ "یہ قلعہ، خشکی کے راستے انطرسوس سے ۱۵ میل کے فاصلے پر ایک اونچے پہاڑ کے اوپر واقع اور ناقابل تسخیر ہے۔ اس کے باشندے حشیشیہ فرقے کے ہیں جو مسلمانوں میں فرقہ ضالہ ہے اور اس کے پیرو حشر و نشر کا اعتقاد نہیں رکھتے۔ خدا ان کے الحاد پر لعنت کرے۔"
(ادریسی، ۲۰۔ مقدسی بھی اس کا ذکر کرتا ہے۔ ۱۵۴)

خسفین۔ "ولایت دمشق کا ایک قصبہ" (یعقوبی، ۱۱۵)
"مصر کی شاہراہ پر حوران کا ایک گاؤں۔ نوا اور اردن کے مابین واقع ہے۔ دمشق سے اس کا فاصلہ ۱۵ فرسخ ہے۔" (یاقوت، دوم۔ مراصد، اوّل)

خناصرہ۔ "اصطخری لکھتا ہے کہ "یہ ایک قلعہ ہے جو قنسرین کے بالمقابل صحرا کی طرف اور صحرا کے کنارے ہی پر بنا ہوا ہے۔ خلیفہ عمرؓ ابن عبدالعزیز یہاں رہتے تھے۔ ہمارے زمانے (= دسویں صدی عیسوی) میں یہ پناہ کی جگہ بن گیا ہے کیونکہ یونانیوں کی یورشوں سے ادھر کے راستے غیر محفوظ ہیں۔" (۶۱۔ ابن حوقل، ۱۱۹)

خناصرہ، حلب کے ضلع کا چھوٹا سا قصبہ قنسرین کے قریب اور صحرا کے متصل واقع ہے۔ ضلع الاحص کا صدر مقام ہے اور اس کا نام اپنے بانی خناصرہ ابن عمر کے نام پر مشہور ہوا جو ملوک شام میں عوف ابن کنانہ کا چھوٹا جانشین تھا۔ ایک قول یہ ہے کہ یہ خناصرہ ابن عمر "ذوالاشرم صاحب الفیل کا نائب تھا۔" (یاقوت، دوم۔ مراصد، اوّل)

ابوالفدا کا بیان ہے (صفحہ ۲۳۲) کہ "خناصرہ صحرا کے کنارے پر، حلب کے مغرب میں کسی قدر جنوب کی طرف ہٹا ہوا اور اس سے

دو کوچ کے فاصلے سے واقع ہے۔"
اصطخری، ابن حوقل اور یاقوت، خناسرہ کو حلب سے دو دن کی راہ پر بتاتے ہیں۔

خساف - "بالس و حلب کے درمیان ایک میدان جو اُن اطراف میں بہت مشہور ہے۔ اس میں عمارت و قریٰ کے آثار قدیمہ کوئی ۱۵ میل تک میں پھیلے ہوئے ہیں۔" (یاقوت، دوم - مراصد، اوّل)

خُسیل - "شام کے ایک مقام کا نام ہے۔" (" - ")

خویلفہ - "ولایت فلسطین کی نواح میں ایک مقام۔" (" - ")

کلز یا قلز "سمیساط کے قریب یونانی علاقے کی ایک چراگاہ۔ حلب کے علاقے میں ایک قصبہ بھی کلز کے نام سے موسوم ہے لیکن میں سمجھتا ہوں یہ دوسرا مقام ہے اور یہ دوسرا کلز (ک سے) ضلع عزاز کا ایک گاؤں حلب و انطاکیہ کے درمیاں واقع ہے۔" (یاقوت، چہارم مراصد، دوم)

قنسرین (Chalcis) اصطخری، دسویں صدی میں لکھتا ہے کہ "یہ وہ شہر ہے جس کے نام سے پوری ولایت موسوم ہے مگر یہ خود چھوٹی سی جگہ ہے اور اس کی عمارتیں بالکل ادنیٰ درجے کی ہیں۔ یونانیوں کے قبضہ کرنے سے پہلے یہ ایک پر فضا قابل بود و باش مقام تھا لیکن اب گندگی کا ڈھیر رہ گیا ہے۔" (۶۱ - ابن حوقل، ۱۱۸)
مقدسی لکھتا ہے کہ "قنسرین ایک قصبہ ہے جس کی آبادی گھٹ گئی ہے۔ نیشابور (ایران) میں مجھ سے مخزومی ابو سعید احمد ابن محمدؐ نے

عمؓ ابن جریر کی روایت سے یہ حدیث بیان کی کہ انھوں نے نبی کریم علی التحیٰوۃ والتسلیم کو یہ فرماتے سنا کہ "اللہ تعالیٰ عزوجل نے مجھ پر وحی کی کہ ان تین مقامات میں سے جس میں تم (صلعم) (آپ) اترو گے، وہی تمھاری ہجرت کا مقام ہوگا: مدینہ، البحرین یا قنسرین"۔ اب اگر کوئی مجھ سے (= مقدسی سے) سوال کرے کہ میں نے قنسرین کے علاقے کا صدر مقام حلب کو کیوں لکھا اور بلدہ قنسرین کے حق کو کیوں نظر انداز کر دیا کہ خود ضلعے کا یہی نام ہے تو میرا جواب، جیسا کہ میں مقدمۂ کتاب میں لکھ چکا ہوں، یہ ہوگا کہ صدر مقامات اور عام قریٰ کو سردار و سپاہی کی مثل سمجھنا چاہیے۔ پس یہ کسی طرح موزوں نہ ہوگا کہ حلب جو اس قدر شاندار ہے اور سلطان کا محل اور وزیروں کی کچہریاں سب وہاں ہیں۔ یا انطاکیہ کو جو اس قدر متمول ہے اور بالس کو جہاں کی آبادی اتنی کثیر ہے، معمولی سپاہیوں کے زمرے میں داخل کر دیا جائے، اور (قنسرین کی طرح کے) ایک اجڑے ہوئے چھوٹے سے قصبے کو ان کا سردار بنا یا جائے"۔ (مقدسی، ۱۵۶۔ مذکورہ بالا احادیث نبوی کو یاقوت نے بھی دہرایا ہے۔ جلد چہارم، ۱۸۵)

۴۳۸ھ میں ناصر خسرو قنسرین سے ہو کے گزرا اور اسے ایک گاؤں بتاتا ہے۔

ادریسی کی اطلاع یہ ہے کہ "قنسرین ایک شہر کا نام ہے جس سے پوری ولایت موسوم ہے۔ پہلے زمانے میں اس کے گرد مستحکم فصیل تھی لیکن حضرت امام حسینؓ ابن علیؓ ابن طالب کے قتل کے دنوں خلیفہ یزید کے حکم سے اسے تڑوا دیا گیا۔ ان فصیلوں کے باقی ماندہ آثار ابتک (= ۵۴۸ھ ۱۱۵۴ء) نظر آتے ہیں۔ اس جگہ ایک ناقابل تسخیر قلعہ ہے۔ اندر منڈیاں اور کارخانہ دار یہاں رہتے ہیں۔ یہ شہر رود قویق کے کنارے آباد ہے"۔ (ادریسی، ۲۵)

علی ہروی کہتا ہے کہ "قنسرین میں مقام صالح علیہ السلام کی زیارت کی جاتی ہے"۔ (نسخہ اوکسفورڈ، ۱۱)

سیاح ابن جبیر ۵۸۱ھ میں قنسرین سے گزرا۔ وہ اس کی نسبت لکھتا ہے کہ "گزشتہ زمانے میں یہ بہت باوقعت قصبہ تھا مگر اب بالکل برباد و ویران ہو گیا ہے۔" (صفحہ ۲۵۵)

یاقوت کا بیان ہے کہ "قنسرین، حلب سے ایک دن کے کوچ پر واقع ہے پہلے یہ خوب آباد تھا لیکن یونانیوں نے ۳۵۱ھ (= ۹۶۲ء) میں حلب پر قبضہ کیا تو قنسرین کے باشندے جان بچا کے نواح کے دیہات میں بھاگ گئے۔ آج کل (تیرھویں صدی عیسوی) یہاں صرف قافلوں کیلئے ایک سرائے رہ گئی ہے۔ قنسرین کے پہاڑوں میں حضرت صالحؑ کا مقبرہ ہے جیسا کہ بعض لوگ کہتے ہیں۔" (یاقوت، جلد چہارم۔ مراصد، دوم)

ابوالفدا لکھتا ہے کہ "قنسرین قدیم زمانے میں شام صدر مقامات میں سے تھا پہلی فتوحات کے زمانے میں مسلمان یہیں آباد ہوئے۔ چنانچہ حلب کا نام اس وقت کی تاریخوں میں نہیں آتا۔ یہ مقام قبیلہ ربیعہ کی زمین میں ہے۔ اس سے معرۃ ایک لمبی منزل پر واقع ہے۔ یہ شام کے بڑے شہروں میں تھا مگر جب حلب از سر نو تعمیر ہوا تو اس کی قدر و منزلت جاتی رہی اور ویران ہوتے ہوتے اب چھوٹا سا گانوں رہ گیا ہے۔ بستی کے نیچے قویق بہہ کر دلدلوں میں جا ملا ہے اور بستی قنسرین کی پہاڑیوں کے نیچے ہے۔ حلب یہاں سے ایک چھوٹی منزل کے فاصلے پر ہے۔" (ابوالفدا۔ ۲۶۷)

قنسرین تا حلب، ایک دن کا کوچ (اصطخری، ابن حوقل، مقدسی) یا ۲۰ میل (ادریسی) کفر تاب، ایک کوچ (مقدسی) انطاکیہ، ۴۰ میل (ادریسی)۔

کرمل (۱۰) (Carmel) "ساحل شام پر حیفا کے شمال میں اونچے پہاڑوں پر ایک قلعہ ہے۔ اسلامی عہد کے اوائل میں یہ مسجد سعد الدولہ کے نام سے مشہور تھا۔" (یاقوت، چہارم۔ مراصد، دوم)

کرمل (۲) ”ولایت فلسطین کے علاقہ حبرون میں دور سرحد کا ایک گاؤں“ (ر ۔ ر) یہ وہ ”کارمل“ ہے جس کا توراۃ (یوشع ۱۵ ۵۵) میں ذکر آتا ہے“

الکسوہ (بالکسر یا بالضم ک) ”حجاج کے راستے پر دمشق کے بعد پہلا مقام ہے۔ اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ ملک عنسان نے شاہ روم کے سفیروں کو، جو خراج طلب کرنے آئے تھے، یہاں قتل کرایا اور ان کے لباس (کسوہ) لوگوں میں تقسیم کر دیے“ (ر ۔ ر)

ابوالفدا لکھتا ہے (صفحہ ۲۵۳) کہ ”الکسوہ، الصنمین سے ۱۲ میل پر ایک علاقہ اور ٹھیرنے کا مقام ہے۔ اس کے قریب نہر العوج بہتی ہے جو جبل الثلج سے بہ کر نیچے آتی ہے۔ کسوہ سے دمشق بھی ۱۲ میل ہے اور ان کے مابین عقبۃ الشحورہ کا خوشنما درہ ہے۔ کسوہ سمت کے لحاظ سے دمشق کے جنوب میں ہے“

ابن بطوطہ کہتا ہے کہ ”الکسوہ سے جو دمشق کے قریب ہے، قافلے مدینۂ طیبہ کو روانہ ہوتے ہیں“ (جلد اول ۔ ۲۵۴)

کسوہ تا دمشق دو منزلیں (مقدسی) یا ۱۲ میل (ابن خردادبہ) جاسم ایک کوچ (مقدسی) یا ۲۴ میل (ابن خردادبہ)

القبیباۃ ۔ ”مسجد دمشق کے باہر، جنوب کی طرف ایک خوبصورت محلہ ہے“ (یاقوت، چہارم ۔ مراصد، دوم)

قباقب ۔ (۱) ”الرحبہ سے دمشق کی شاہراہ پر ایک کنواں اور ٹھیرنے کی جگہ جو رحبہ اور سخنہ کے بیچ میں ہے۔ یہ ایسے صحرائی علاقے میں واقع ہے کہ آس پاس کہیں پانی نہیں ملتا“ (مراصد، دوم)

قباقب (۲) "ولایت ثغور میں ملطیہ کے قریب ایک ندی جو فرات میں جا گرتی ہے" (یاقوت، چہارم - مراصد، دوم)

قذاران "حلب کی نواح کا ایک گاؤں" (" - ")

کوفا یا بیت کوفا - "دمشق کے قریب ایک گاؤں" (" - ")

قُلبین - "میرے خیال میں یہ دمشق کے مواضع میں ہے اور طرابیس کے قریب واقع ہے" (" - ")

کنیکر - "دمشق کا ایک گاؤں - قرامطہ کا ایک سردار سنہ ۲۹۰ھ (۹۰۳ء) میں یہاں مارا گیا" (" - ")

القُرع - (= برہنہ یا چٹیل) "صحرائے شام کی ایک وادی کا نام ہے - وجہ تسمیہ یہ کہ کوئی چیز یہاں نہیں اُگتی" (" - ")

کران - "ابو سعد کہتا ہے کہ یہ شام کا ایک گاؤں ہے - لیکن غالباً یہ قول غلط ہے کیونکہ جب میں شام میں تھا تو اس کے متعلق میں نے دریافت کیا مگر کسی ایسے مقام کا حال معلوم نہ ہوا" (" - ")

القرشیہ - "ساحل حمص کا ایک گاؤں جو حلب و انطاکیہ کی طرف اس کے علاقے کا آخری گاؤں ہے - حلب میں بہت سے لوگ یہاں کے آئے ہوئے اپنے آپ کو بنو قرشی کہتے ہیں - عام لوگ جیسا کہ مجھے معتبر طور پر معلوم ہوا، انھیں قبیلہ قریش سے گمان کرتے ہیں" (" - ")

قرقس - (Corycos) "راس قرقس، قریۂ قرقس سے ۱۲ میل پر واقع ہے - خود قرقس ایک قلعہ ہے جہاں سے جزیرۂ قبرس کی بلندیاں نظر آسکتی ہیں - راس قرقس سے حصن الملوّن ۲۵ میل ہے۔" (ادریسی، ۲۴)

قورس - (Cyrrhus) "ایک قلعہ جو ایک پہاڑ پر کہ وہ جبل لکام کا ٹکڑا ہے، واقع ہے۔" (" ")

یاقوت لکھتا ہے کہ "قورس، حلب کے قریب ایک پرانا قصبہ ہے جس کے نزدیک ہی زمانہ قدیم کے بہت سے آثار ملتے ہیں - اب یہ کھنڈر ہو گیا ہے لیکن پرانے زمانے کی بعض قابل دید چیزیں ہنوز باقی ہیں - اوریا ابن حنّان (Uriah the Hittite?) کی قبر یہاں ہے۔" (یاقوت، چہارم منقول از علی ہروی - نسخۂ آکسفورڈ ۹ - مراصد، دوم)

چودھویں صدی میں ابوالفدا لکھتا ہے کہ "یہ ایک بڑا قصبہ اور اپنے ضلعے کا مستقر ہے" (۲۳۱)

قورس تا حلب، ایک دن کی راہ (اصطخری ابن حوقل، ادریسی) اور منبج، ۲ کوچ ہے۔" (" - " - ")

قزاحل "حلب کی نواح اور عمق کے علاقے میں ایک مقام۔" (یاقوت، چہارم - مراصد، دوم)

القصیر - (۱) "دمشق سے نکلتی ہے شمال میں ایک بڑی سرائے القصیر کہلاتی ہے اور اس کے روبرو پانی کی ندی ہے - یہاں سے دمشق تک راستہ برابر باغوں کے بیچ سے گزرا ہے۔" (ابن جبیر، ۲۶۱ - یاقوت بھی اس جگہ کا ذکر کرتا ہے - جلد چہارم - مراصد، دوم)

حصن القصیر (۲) ابن بطوطہ لکھتا ہے کہ "حلب کے ضلعے میں

عُمُق سے جنوب کی طرف یہ ایک مضبوط قلعہ ہے۔" (جلد اوّل، ۱۶۵) صاحب مراصد نے معجم البلدان جلد پنجم میں اسے حلب کے مورچہ بند قلعوں میں شمار کیا ہے۔ یہی جگہ ہے جسے ولیم صوری "کیسرا" موسوم کرتا ہے۔ یہ فرقہ داویہ کے ہاتھ میں تھا۔

قُصیر معین۔ (ع۔۳) "ولایت اُردن کے غور میں ایک گاؤں جہاں گنا پیلتے ہیں۔" (یاقوت، چہارم۔ مراصد، دوم)

کوسین "میرے خیال میں ولایت فلسطین کا گاؤں ہے۔" (" - ")

قسطون "ایک قلعہ جو ولایت حلب کے ضلع الرّوج میں داخل تھا۔ آج کل کھنڈر ہو گیا ہے۔" (" - ")

القُطیفہ۔ (ع۔۱) یعقوبی ۸۹۱ء میں لکھتا ہے کہ "یہاں خلیفہ ہشام ابن عبدالملک کا ایک محل ہے۔" (صفحہ ۱۱۲)

یاقوت لکھتا ہے کہ "القطیفہ ایک گاوں ہے کہ صحرا کے راستے حمص سے دمشق کی طرف آئیں تو شمال میں پڑتا ہے۔" (چہارم۔ مراصد، دوم)

القطیفہ سے النبق، ایک کوچ (مقدسی)، یا ۲۰ میل (ابن خردادبہ) دمشق ایک کوچ (مقدسی) یا ۲۴ میل (ابن خردادبہ)

القطیفہ۔ (ع۔۲) "حلب کے ایک محلے کا نام ہے۔" (صاحب مراصد فی المعجم پنجم، ۲۷)

القونیصہ "غوطہ دمشق کا ایک گاؤں" (یاقوت، چہارم۔ مراصد، دوم)

لاذقیہ - (Laodicea ad mare) "ولایت حمص کے ساحل کا معروف شہر ہے"۔ (یعقوبی، ۱۱۲)۔

ادریسی کہتا ہے "اللاذقیہ بہت آباد شہر ہے جس میں پیداوار اور اچھی چیزوں کی افراط ہے۔ یہ سمندر کی ایک کھاڑی پر واقع اور بہت اچھی بندرگاہ ہے جہاں جہاز اور کشتیاں جو یہاں آتی ہیں، لنگر انداز رہ سکتی ہیں"۔ (ادریسی، ۲۳)

یاقوت کا بیان ہے کہ "اللاذقیہ شام کا ایک ساحلی قصبہ ہے۔ پہلے یہ ولایت حمص میں داخل سمجھا جاتا تھا لیکن آج کل (= ۱۲۲۵ء) ضلع حلب میں شمار ہوتا ہے۔ یہ جبلہ کے مغرب میں ۶ فرسخ پر ہے اور بہت قدیم یونانی شہر تھا جس کے بعض پرانی عمارتیں ابتک باقی ہیں۔ اس کا ماتحت علاقہ بہت عمدہ ہے اور بہت اچھی بندرگاہ بھی بنی ہوئی ہے۔ قریب کی پہاڑی پر جس کے زیر قدم بیرون شہر کا محلہ ہے، دو قصر ہیں۔ سمندر بستی کے مغرب میں ہے۔ ۵۰۰ھ کے قریب (= بزمانہ ٹنکریڈ، ۱۱۰۲ء میں) فرنگیوں نے دوسری ساحلی شہروں کے ساتھ، اللاذقیہ پر بھی قبضہ کر لیا تھا لیکن اب یہ مسلمانوں کے ہاتھ میں ہے کیونکہ تھوڑے ہی دن ہوئے، ماہ ذی قعدہ ۶۲۰ھ (= ڈسمبر ۱۲۲۳ء) میں حلب کی ایک فوج نے اس پر چڑھائی کی اور کچھ عرصے یہیں خیمہ زن رہی حتیٰ کہ اس نے قلعہ توڑ کر زمین کے برابر کر دیا کہ مبادا اس پر فرنگیوں کا پھر قبضہ ہو جائے"۔

مصنف ابن فضلان نے اس شہر کے متعلق تحریر کیا ہے کہ اللاذقیہ بہت قدیم شہر ہے اور بانی کے نام پر موسوم ہے ۴۴۶ھ (= ۱۰۵۴ء) میں میں نے یہاں عجب تماشا دیکھا کہ محتسب تمام رنڈیوں کو ایک حلقے میں جمع کر لیتا اور ان یونانی باہر والوں کو بھی جو اوباشانہ زندگی کے گرویدہ ہوں پھر ہر ایک کے متعلق ہراج کی بولی بولتا کہ ایک رات کے کوئی کتنے کتنے درہم ادا کریگا۔ پھر باہر کے لوگ جس سرائے میں رہتے ہیں، ان میں یہ جوڑے بھیجدیئے جاتے اور ہر ایک کو شحنہ شہر کی مہر کے ساتھ محتسب کی طرف سے ایک ایک کاغذ بطور سند کے حوالے کر دیا جاتا۔ اس لئے کہ والی شہر کا معمول تھا کہ

اس وقت کے بعد گشت کو نکلتا اور ان لوگوں سے صداقت نامہ طلب کرتا۔ پھر اگر کسی شخص کے ساتھ کوئی قحبہ ہوتی اور وہ صداقت نامہ پیش نہ کرسکتا تو اس سے بُری طرح پیش آتا تھا" (یاقوت، چہارم - مراصد، سوم)

دمشقی کہتا ہے کہ "اللاذقیہ تین طرف سے سمندر سے گھرا ہوا ہے۔ یہ ساخت میں اسکندریہ سے مشابہ ہے۔ اس میں آب رواں نہیں اور درخت بھی بہت کم ہیں۔ اس کی عمارتیں بہت قدیم ہیں۔ نواح کے علاقے میں سفید، سبز، اور رنگین سنگ مرمر کی کانیں ہیں۔ شہر میں دیر الفاروس خوشنما ترین خانقاہوں میں ہے۔ سال کے ایک دن تمام نصاریٰ اس کی زیارت کو آتے ہیں۔ لاذقیہ کی بندرگاہ بھی قابل دید اور اتنی وسیع ہے کہ ہمیشہ بڑے بڑے جہاز اس میں آتے اور ٹھیرتے رہتے ہیں۔ بندرگاہ کے دہانے پر ایک بڑی زنجیر ہے جو اندر کھڑے ہونے والے جہازوں کی غنیم کے جہازوں سے حفاظت کرتی ہے۔ (دمشقی، ۲۰۹)

ابوالفدا کا بیان ہے کہ "اللاذقیہ میں بہت سے حوض ہیں۔ شہر سمندر کے کنارے آباد ہے، اور اس کی بندرگاہ بہت اچھی ہے۔ یہاں ایک خانقاہ جس میں راہب رہتے ہیں، دیر الفاروس کہلاتی ہے اور بہت خوب بنی ہوئی ہے۔ لاذقیہ اور جبلہ کے مابین ۱۲ میل اور انطاکیہ تک ۴۸ میل کا فاصلہ ہے۔ ساحل کے شہروں میں یہ سب سے خوبصورت اور سب سے مستحکم ہے اور اس کی بندرگاہ بہت وسیع ہے" (ابوالفدا، ۲۵۷)

ابن بطوطہ نے ۱۳۵۵ء میں لاذقیہ کی سیاحت کی۔ وہ لکھتا ہے کہ "اس شہر کے باہر وہ خانقاہ ہے جسے دیر الفاروس کہتے ہیں۔ یہ مصر و شام کی خانقاہوں میں سب سے بڑی ہے۔ اس میں رہبان رہتے ہیں اور ہر ملک سے مسیحی زیارت کو آتے ہیں۔ جو مسلمان یہاں آئیں، ان کی بھی نصاریٰ خاطر تواضع کرتے ہیں۔ یہاں کے لوگوں کی خوراک پنیر، زیتون، قبار (ایک ترکاری) روٹی اور سرکہ ہے۔ لاذقیہ کی بندرگاہ کو ایک زنجیر

سے بند کر دیتے ہیں جو دو برجوں کے درمیان پھیلی ہوئی ہے اور اسے ڈھیلا کئے بغیر کوئی اندر نہیں آسکتا نہ باہر جا سکتا ہے یہ شام کی سب سے اچھی بندرگاہوں میں ہے" (جلد اوّل - ۱۷۹ - ۱۸۳)

اللاذقیہ سے انطاکیہ ۲ کوچ (اصطخری - مقدسی) حلب ۳ دن کی راہ (یاقوت) جبلہ، ۱۰ میل (ادریسی) حصن الحرباذہ، ۱۰ میل (ادریسی) ہے۔

لیلون یا لیلول "اس پہاڑ کا نام جو حلب کے ایک طرف چھایا ہوا ہے۔ یہ انطاکیہ اور حلب کے مابین ہے۔ اس کے پہلوؤں پر بہت سے کھیت اور گاؤں آباد ہیں۔ چوٹی پر بیت لاہا (دیکھو صفحہ ۵۱۷) کا پہرہ والا رہتا ہے" (یاقوت، چہارم - مراصد، سوم)

لجہ - (Trachonitis) "حرّہ سیاہ، یا آتش فشاں علاقے کا نام جو شام کے خطہ سلخد کے اندر واقع ہے۔ اس کی حدود میں بہت سے کھیت دیہات اور کثرت سے لوگ آباد ہیں" (" - ")

اللجون (Legio) جس کو قدیم (Megiddo) بتاتے ہیں "فلسطین کی سرحد کا شہر جو پہاڑی علاقے میں آباد ہے۔ یہاں آب رواں ملتا ہے۔ محل وقوع اچھا اور پرفضا ہے" (مقدسی، ۱۶۲)

ابن الفقیہ جس کی تحریر دسویں صدی عیسوی کے شروع کی ہے بیان کرتا ہے کہ "اللجون سے نکلتے ہی ایک پتھر گول شکل کا ملتا ہے جس کے اوپر ایک گنبد بنا ہوا ہے اور اسے مسجد ابراہیمؑ کہتے ہیں۔ اس پتھر کے نیچے سے ایک چشمہ پانی سے لبالب بہتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے اس پتھر پر اپنا عصا مارا تھا جس سے فوراً پانی پھوٹ نکلا اور اتنی مقدار میں تھا کہ بستی والوں کے پینے اور اراضی کے سیراب کرنے کے لئے بھی

کافی ہو گیا۔ یہ چشمہ آج کے دن تک جاری ہے۔" (ابن الفقیہ، ۱۱)
یاقوت کہتا ہے کہ "اللجّون، ولایت اردن میں طبریہ سے ۲۰ میل اور الرملہ سے ۴۰ میل پر ہے۔ قصبے کے وسط میں ایک گول چٹان اور اس پر گنبد بنا ہوا ہے۔ جسے "مسجد ابراہیمؑ" پکارتے ہیں۔ علیہ السلام۔ چٹان کے نیچے سے لبالب پانی کا چشمہ ہے۔ کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیمؑ مصر جاتے وقت اس بستی میں ٹھیرے اور ان کے ساتھ ریوڑ تھے لیکن بستی میں ان دنوں پانی کم تھا اور باشندوں نے التجا کی کہ آنحضرت علیہ السلام سفر جاری رکھیں اور آگے چلے جائیں کیونکہ وسائل آب رسانی کی کمی تھی لیکن آنحضرتؑ کو (خدا کی طرف سے) حکم ملا کہ وہ چٹان پر عصا ماریں جس کے ساتھ ہی بہ افراط پانی پھوٹ نکلا۔ اب آس پاس کے سارے دیہات اور خیابان اس چشمے سے سیراب ہوتے ہیں اور وہ چٹان آجتک اسی جگہ قائم ہے۔" (" - " - ابوالفدا نے اس مقام کا سرسری تذکرہ کیا ہے)۔

اللجّون - سے طبریہ، ایک کوچ یا ۲۰ میل (مقدسی) قلنسوہ ایک کوچ (") کفر سابا ڈاک کی سڑک سے ایک کوچ (") قیصریہ ۲۰ میل (ابن خلدون)

اللحّون (۲) "حجاز کی شاہراہ پر تیما کے قریب، ٹھیرنے کی جگہ، الراعی شاعرہ اللحان کے نام سے اسے یاد کرتا ہے۔" (یاقوت، چہارم) ابن بطوطہ نے اس کا پتہ "برکۂ زیزا اور حصن الکرک کے درمیان" بتایا ہے اور لکھا ہے کہ یہاں آب روان موجود ہے۔ (جلد اوّل، ۲۵۵)

لجّون - (۳) "ولایت قنسرین کا ایک قصبہ۔" (مقدسی ۱۵۴)

لطمین۔ "ایک کورہ (= ضلع) جس میں ایک قلعہ ہے۔ یہ ولایت حمص میں داخل ہے۔" (یاقوت، چہارم۔ مراصد، سوم)

لاوی۔ "نابلس اور یروشلم کے درمیان ایک گاؤں۔ لاوی (Levi) ابن یعقوبؑ کی قبر یہاں ہے۔" (علی ہروی۔ نسخہ آکسفورڈ ۳۳۔ نقل کردہ یاقوت، چہارم۔ مراصد، سوم)

لُدّ۔ (Lydda) "فلسطین کا پائے تخت۔ الرّملہ کی بناء کے بعد یہ ویران ہو گیا۔ اس پرانے شہر کے گرد کا علاقہ بھی ضلع لد کے نام سے موسوم ہے۔" (الیعقوبی، ۱۱۰)

مقدسی لکھتا ہے کہ (صفحہ ۱۷۶) "لُدّ، الرّملہ سے کوئی میل بھر کے فاصلے سے ہے۔ یہاں ایک بڑی مسجد بنی ہوئی ہے جس میں پائے تخت الرّملہ کے لوگ کثیر تعداد میں جمع ہوتے رہتے ہیں۔ قریبی دیہات کے باشندے بھی آتے ہیں۔ اسی جگہ وہ عجیب کلیسا (= کلیسائے سینٹ جورج) ہے جہاں حضرت مسیح دجّال کو قتل کریں گے۔"

واضح ہو کہ دجّال کی آمد یوم حشر کی سب سے بڑی نشانیوں میں ہے احادیث کی رو سے دجّال کا خروج بالائی عراق میں ہو گا یا خراسان میں۔ وہ گدھے پر سوار ہو گا اور اصفہان کے ستر ہزار یہودی اس کے پیرو ہونگے۔ کرۂ ارض پر اس کی چالیس برس تک حکومت رہیگی اور بالآخر حضرت مسیحؑ کے ہاتھ سے، جو لُدّ کے دروازہ پر اس کا مقابلہ کرینگے، وہ ہلاک ہو گا۔ یہ روایت ضرور سینٹ جورج اور اژدہے کے قصّے کی ایک مسخ شدہ صورت سے نکلی ہے[1]

---

[1]:۔ ان روایات کی جزئیات میں محدثین کو کلام ہے۔ انگریز مصنف نے جس اہمیت کیساتھ انھیں بیان کیا اور آگے چل کے دجّال کو نصاریٰ کے سینٹ جورج کا قائم مقام بتایا ہے، یہ اس کا ایک غلط قیاس ہے۔ مترجم۔

سینٹ جورج کے جس کلیسا کا مقدسی نے ذکر کیا ہے وہ بلاشبہ اصلی اور قدیم کلیسا تھا جسے صلیبیوں نے دوبارہ بنوا دیا تھا۔ اس لیے کہ اس وقت کے کھنڈر اسی صلیبی محاربات کے زمانے کی کسی عمارت کے ہیں۔ کلیسائے سینٹ جورج کی تفصیل کے واسطے ملاحظہ ہو:- S. of W.P. Memoirs II, 267 اور اسی جلد کے صفحہ ۳۸۰ پر کلیرمون گینو نے اسلامی روایات کے الدجال پر حواشی لکھے ہیں کہ وہ کس طرح مسیحوں کے سینٹ جورج کا (بزعم مصنف) قائم مقام یا مثنیٰ ہے۔

علی ہروی، لدّ کی نسبت لکھتا ہے کہ "ایک وقت میں حضرت مسیح علیہ السلام اللدّ میں رہتے تھے۔ یہیں حضرت مریمؑ کا مکان ہے جس کا فرنگی بہت احترام کرتے ہیں" (نسخہ آکسفورڈ - ۳۲)

یاقوت تیرھویں صدی عیسوی میں تحریر کرتا ہے کہ "لدّ" یروشلم کے ضلعے میں ایک گاؤں ہے۔ اس کے دروازے پر حضرت مسیحؑ ابن مریمؑ دجال کو قتل کرینگے" (جلد چہارم - مراصد، سوم - ابو الفدا بھی تذکرہ کرتا ہے)۔

الرملہ کے آباد ہونے کے بعد لدّ کے جو کھنڈر رہ گئے تھے، ان کی کیفیت ہم اوپر الرملہ کے حال میں لکھ چکے ہیں (صفحہ ۳۰۰)

لولوہ الکبیرہ - "باب الجابیہ کے باہر دمشق کا ایک محلہ" (یاقوت چہارم - مراصد، سوم)

مآب

(Ar, or Rabath Moab, Areopolis) مقدسی لکھتا ہے کہ "مآب، پہاڑوں میں آباد ہے۔ گرد کے علاقے میں بہت سے دیہات ہیں جہاں بادام اور انگور رہوتا ہے۔ یہ صحرا کے کنارے پر واقع ہے" (صفحہ ۱۷۸ - یعقوبی بھی تذکرہ کرتا ہے" ۱۱۴)۔

"مآب، بلقا کے علاقے میں شام کی سرحد کا شہر ہے۔ اسے پہلی مرتبہ حضرت ابو عبیدہؓ نے ۱۳ھ میں فتح کیا" (یاقوت، چہارم - مراصد، سوم)

ابو الفدا کی ۱۳۲۱ء کی تحریر یہ ہے کہ "مآب یا الرّبہ ولایت بلقا میں واقع ہے۔ مہلبی کے قول کے مطابق یہ اور اذرح، جبل الشراہ کے دو قصبے ہیں۔ مآب بہت قدیم قصبہ تھا جس کے آثار بھی اب محو ہو گئے ہیں اور اس کی بجائے الرّبہ نامی گاؤں بسا ہے۔ یہ الکرک کے ضلع میں اس سے کوئی آدھے دن کے راستے پر واقع ہے۔ الرّبہ کے قریب ہی ایک بہت اونچی پہاڑی شیحان[1] ہے جو دور سے دکھائی دیئے جاتی ہے اسرائیلوں کی تاریخوں میں مآب کا ذکر آتا ہے۔ اس کا رود موجب کے کنارے کے راستے سے عمان سے فاصلہ ۴۰ میل ہے۔" (صفحہ ۲۴۷)

مآب سے سَغر، ایک کوچ (مقدسی، عمان، علی ہذا (")

معلیا۔ "پہاڑی پر ایک خوشنما اور بہت اچھا بنا ہوا قلعہ القرین جو فرنگیوں کا سرحدی اور ناقابل تسخیر قلعہ، دو پہاڑیوں کے درمیان واقع ہے، وہ اسی معلیا کی اراضی میں ہے۔ اسے سلطان بیبرس نے فتح کیا۔ اس کے قریب ایک وادی ہے، جو تمام وادیوں میں خوشگوار ترین اور نہایت مشہور ہے جس کا سبب یہاں کی نارنگیاں ہیں کہ بہترین ذائقے اور خوشبو میں ان کا مثل کہیں نہیں ہوتا۔ یہاں نارنگیاں بھی اتنی بڑی بڑی پیدا ہوتی ہیں کہ ایک نارنگی کا وزن ۲ دمشقی رطل (یعنی تقریباً ۸ سیر) تک کا ہوتا ہے۔" (دمشقی، ۲۱۱)

معرۃ النعمان۔ "ایک قدیم شہر جواب (۸۹۱ء) کھنڈر ہو گیا ہے یہ ولایت حمص میں واقع ہے۔" (یعقوبی، ۱۱۱)

۹۵۱ء میں اصطخری لکھتا ہے کہ "معرۃ النعمان کے کھیت اور آس پاس کی زمینوں کو صرف بارش کا پانی سیراب کرتا ہے کیونکہ یہاں کوئی

---

[1] یہ نام سیحون شاہ عموریہ کو یاد دلاتا ہے۔

ندی نالہ یا چشمہ نہیں ہے۔ بلکہ سچ پوچھئے تو سارے ضلعے قنسرین کی یہی کیفیت ہے۔ باشندے بھی بارش ہی کا پانی پیتے ہیں۔ شہر میں اچھی چیزوں کی کثرت ہے اور یہ نہایت مرفہ الحال بستی ہے۔ انجیر، پستہ اور اسی قسم کے میوے نیز انگور یہاں کاشت ہوتا ہے۔" (اصطخری ۶۱، ۶۲۔ ابن حوقل ۱۱۷، ۱۱۸ ۔ نقل کردہ ابوالفدا ۲۳۱)

۱۰۴۷ء میں ناصر خسرو نے اس کی سیر کی۔ اپنے روزنامچے میں لکھتا ہے کہ "سرمین سے ۶ فرسخ چل کے ہم معرۃ النعمان پہنچے جس کی شہر پناہ پتھر کی اور خوب آباد شہر ہے۔ شہر کے دروازے پر میں نے پتھر کا ایک ستون دیکھا جس پر عربی کے سوا کسی دوسری زبان میں کتبہ تحریر تھا۔ ایک شخص سے میں نے دریافت کیا تو اس نے کہا کہ یہ بچھو کا طلسم ہے اور اسی کے باعث کوئی بچھو نہ یہاں آسکتا ہے نہ اس بستی میں رہ سکتا ہے۔ اگر باہر سے لاکے بھی چھوڑیں تو فوراً بھاگ جاتا ہے اور اس جگہ نہیں ٹھیرتا۔ اس ستون یا مینار کی بلندی میرے اندازے میں ۱۰ ادرع ہوگی۔ معرۃ النعمان کے بازاروں کو میں نے آنے جانے والوں سے بھرا ہوا پایا۔ جمعہ مسجد بستی کے وسط میں بلندی پر بنی ہوئی ہے کہ جدھر سے داخل ہونا چاہیں، سیڑھیاں چڑھنی پڑینگی۔ بستی کے متعلق جو قابل زراعت اراضی ہیں، وہ سب پہاڑی کے پہلو پر اور کافی وسیع رقبے میں پھیلی ہوئی ہیں۔ انجیر و زیتون کے بھی یہاں درخت ہیں اور پستہ و بادام و انگور کی کثرت ہے۔ بستی کے لئے پانی بارش کا کام میں لاتے ہیں اور کوئیں بھی ہیں۔" (ناصر خسرو ۳۰)

ادریسی خبر دیتا ہے کہ "معرۃ النعمان، قنسرین کے ضلعے میں ایک مقام ہے۔ یہ خوب آباد اور بہت اچھا بنا ہوا ہے اور اس کے بازار بھی اچھے ہیں۔ اس کے علاقے یا نواح میں کوئی چشمہ یا آب رواں نہیں۔ ریت نے بہت سی زمین پر قبضہ کرلیا ہے۔ لوگ بارش کا پانی پیتے ہیں۔ لیکن اس جگہ طرح طرح کی اچھی چیزیں بھی ہیں جیسے زیتون، انگور، انجیر، پستہ، گرمیاں وغیرہ۔" (ادریسی ۲۷)

۵۸۰ھ/۱۱۸۵ء میں سیاح ابن جبیر، معرۃ النعمان کے قریب سے گزرا۔ اپنے سفرنامے میں لکھتا ہے کہ "جنوب کو جاتے ہوئے ہم معرّہ کی زمینوں سے گزرے جو ہمارے دائیں ہاتھ کو تھیں اور خود بستی ہمارے راستے سے ۲ فرسخ تھی۔ یہ تمام اراضی زیتون، انجیر، پستہ اور دوسری قسم کے میوہ دار درختوں کی کثرت سے سیاہ نظر آتی تھی۔ کیونکہ بستی کے گرد دُور دور، حتیٰ کہ ۲ دن کی راہ تک، باغوں کا سلسلہ چلا جاتا ہے۔ واقع میں دنیا کی سب سے سرسبز و زرخیز زمینوں میں اس قطعے کا شمار ہے۔ اس کے بالمقابل لبنان کے پہاڑ، جو بہت بلند اور سیدھے اُٹھے ہوئے ہیں سارے ساحل پر پھیلے ہوئے ہیں انہی پر اسمٰعیلیہ فرقے کی گڑھیاں ہیں۔" (ابن جبیر، ۲۵۶)

یاقوت لکھتا ہے کہ "معرۃ النعمان، صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت نعمان بن بشیر کے نام سے موسوم ہے جن کا اس جگہ انتقال ہوا۔ شہر پناہ کے جنوب میں، اندر داخل ہونے سے پہلے ایک مقبرہ ملتا ہے جسے حضرت یوشع ابن نون کا مزار بتاتے ہیں۔ لیکن سچ یہ ہے کہ ان کی قبر نابلس میں ہے۔ معرّہ، حلب و حماہ کے مابین ایک بڑا شہر ہے یہاں زیتون، انجیر و پستہ بڑی مقدار میں ہوتا ہے اور اس کا (مزروعہ) رقبہ خوب وسیع ہے۔ اس میں پانی تمام تر کوؤں سے آتا ہے۔" (جلد چہارم

مراصد سوم)

دمشقی کا بیان ہے کہ "معرۃ النعمان، ولایت حلب کا مقام اور ذات قصرین بھی کہلاتا ہے۔ اس میں میوہ دار درختوں کے، جیسے انجیر پستہ بادام، خوبانی، زیتون، سیب، انار وغیرہ کے، جھنڈ کے جھنڈ میلوں تک پھیلے چلے جاتے ہیں۔ یہ سب صرف بارش کے پانی سے سیراب ہوتے ہیں اور ان کے لئے فقط اتنا تردد کرنا پڑتا ہے کہ جڑوں کی مٹی الٹ پلٹ کر دی جائے اور کسی آب پاشی کی ضرورت نہیں ہوتی۔" (صفحہ ۲۰۵)

ابوالفدا نے مذکورۂ بالا باتوں کے علاوہ کوئی بات نہیں لکھی بجز

اس کے کہ "یہاں کے لوگ صرف کوئیں کا پانی پیتے ہیں۔" (صفحہ ۲۶۵)
۱۳۵۵ھ میں ابن بطوطہ اس بستی میں آیا اور بیان کرتا ہے کہ
"اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت نعمان ابن بشیر یہاں مدفون ہیں۔ ان سے پہلے یہ جگہ ذات القصور کہلاتی تھی۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ النعمان نواح میں ایک اونچی پہاڑی کا نام ہے۔ بہرحال، یہ خوشنما مگر چھوٹا قصبہ ہے۔ یہاں کا انجیر و پستہ دمشق بکنے جاتا ہے۔ خلیفہ عمر ابن عبدالعزیز قصبے سے ایک فرسخ کے فاصلے سے مدفون ہیں۔" (ابن بطوطہ۔ جلد اول، ۱۴۳)
معرۃ النعمان تا حلب، ۲ دن کی راہ (یاقوت) حصن منصور ایکدن کی راہ (ادریسی) پر ہے۔

معرہ مسرین (یا نسرین)۔ "اسی نام کے ضلع میں ایک چھوٹا قصبہ، حلب سے ۵ فرسخ پر واقع ہے۔" (یاقوت، چہارم، مراصد سوم) "مسرین" "نسرین" دونوں غالباً "قنسرین" کی بگڑی ہوئی صورتیں ہیں۔ اس قصبے کا ذکر ابوالفدا نے بھی کیا ہے۔" (صفحہ ۲۳۱)

المدائن۔ "حلب کی نواح میں دو گاؤں کا نام۔ یہ قبیلہ بنی اسد کے میدان میں واقع ہیں۔" (" - ")

مدین۔ "یہ بستی حقیقت میں حجاز کی حدود کے اندر ہے کیونکہ جزیرہ نمائے عرب میں خط بحر کے اندر کا سارا علاقہ داخل ہے اور مدین ساحل پر واقع ہے۔ یہاں وہ چٹان نظر آتی ہے جس کے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عصا مارا تھا جب کہ وہ حضرت شعیبؑ کے گلّے کو پانی پلانے لائے تھے۔ اس جگہ پانی افراط سے ہے۔ بستی میں اوزان پیمانے اور لوگوں کے رسم و رواج شام والوں کے سے ہیں۔" (مقدسی

(۱۷۹)
یاقوت لکھتا ہے کہ مدین "آل شعیبؑ" کا شہر ہے۔ یہ تبوک سے ۶ کوچ، بحر قلزم کے کنارے واقع ہے۔ تبوک سے زیادہ بڑا قصبہ ہے یہیں وہ کنواں ہے جس کے پانی سے حضرت موسیٰؑ حضرت شعیبؑ کے گلوں کو سیراب کرتے تھے۔ میں (= یاقوت) اسے دیکھ چکا ہوں۔ اسے پاٹ کر اوپر مکان بنالیا ہے اور پانی ایک چشمے سے بہ کر نکلتا ہے۔ قصبے کو مدین قوم شعیبؑ موسوم کرتے ہیں اور مدین جس کے نام پر موسوم ہے، حضرت ابراہیم علیہ السلام کے فرزند تھے" (جلد۔ چہارم۔ مراصد، سوم)
قدیم شہر مدین یا "میدین" کا محل وقوع مشتبہ سا نظر آتا ہے۔ سر الیف برٹن زمانۂ حال کے مقنا کو جو خلیج عقبیہ پر واقع ہے، اس کا قائم مقام سمجھتے ہیں اور انہی کی رائے کے مطابق اسے نقشوں میں دکھایا ہے (گولڈ مائنز اوف میڈین" ۱۸۷۸ء۔ صفحہ ۳۳۱) لیکن سپرنگر اپنے جغرافیۂ عرب میں اسے اندرون ملک میں ہٹا ہوا اور یا بصورت دیگر عینونا کے جنوب میں بحر قلزم کے کنارے بتاتا ہے۔

مغار۔ "ولایت فلسطین کا ایک گاؤں" (یاقوت۔ چہارم مراصد۔ سوم)

منزہ۔ "قبیلہ بنی کلب کی زمینوں میں شام کا ایک مقام" (" ۔ ")

مہروبہ۔ "حلب و انطاکیہ کے درمیان ایک مقام۔ انطاکیہ سے ۲ فرسخ کے فاصلے پر ہے" (بلاذری، ۱۴۷)

ماحوذ۔ الاول والثانی۔ "عسقلان سے ۲۵ میل پر ساحل

بحر کا ایک قلعہ - اس کے مقابل خشکی کی طرف قوم زنجل اور بیت جبرل واقع ہیں جو دونوں قافلوں کے ٹھیرنے کے مقام ہیں۔ الماحوذ اوّل سے الماحوذ ثانی تک ۲۵ میل کا فاصلہ ہے پھر وہاں سے بیت المقدس کی بندرگاہ یافاتک ۲ چھوٹی منزلیں رہ جاتی ہیں" (ادریسی، ۵)
الماحوذ سے الرملہ تک، ایک کوچ - (مقدسی)

ماحوذ جبیل - "نہر ابراہیم کے دہانے کا ایک مقام - یہاں سے خلیج سُلم ۳ میل اور شہر جُبیل ۵ میل ہے" (ادریسی، ۱۷)

میدعا - "اقلیم (= پرگنہ) خولان (واقع شام) کا ایک گاؤں" (یاقوت، چہارم - مراصد، سوم)

میفعہ - "شام کی ولایت بلقا کا ایک گاؤں" (مراصد۔ سوم)

المیطور - "دمشق کا ایک گاؤں" (یاقوت۔ چہارم - ")

المجدل - "ایک علاقہ جو عین الجر سے زیادہ دور نہیں۔ بعلبک اور وادی التیم کے راستے میں واقع ہے" (ابوالفدا، ۲۰. ۳) مقدسی اسے مجدل سَلم کے نام سے یاد کرتا ہے"
اس مقام سے صُور، ۲ منزل (مقدسی) اور بانیاس ایضاً (")

مجدلیابہ - "الرملہ کے قریب ایک گاؤں، جہاں ایک مضبوط قلعہ ہے" (یاقوت، چہارم - مراصد - سوم - ابوالفدا، ۲۴۴)

مَقَد - "شام کا ایک گاؤں، جس سے شراب مقدی موسوم

ہے۔ اسے ولایت حمص کا گاؤں بتاتے ہیں اور یا بثنیہ کا سمجھنا چاہئے، شراب کا نام بعض اوقات بہ تشدید ’’مقدّی‘‘ لکھتے ہیں اور مقدیہ یا المقد اذرعہ کے قریب حوران کا ایک گاؤں بتایا جاتا ہے۔‘‘ (” - “)

مقری۔ ’’شام کا ایک گاؤں، دمشق کے قریب‘‘ (” - “)

ملطیہ۔ (بالفتح یا بالکسرِ اوّل) (Melitene) اس قلعے کو سب سے پہلے عیاد ابن غنم نے فتح کیا تھا۔ قصبے کی بنیاد خلیفہ المنصور کے حکم سے پڑی اور ۱۳۹ھ (= ۷۵۶ء) میں از سرِ نو استحکامات تعمیر ہوئے۔ اسی خلیفہ نے یہاں مسجد بنوائی اور یہ سب کام ۶ مہینے میں اتمام کو پہنچ گیا۔ متعینہ فوج کے ہر جوق کے واسطے جس میں دس سے پندرہ تک سپاہی تھے، اور جوق کے سردار کے واسطے ایک اوپر ایک نیچے، دہری عمارت بنوائی گئی اور ان دونوں مکانوں کے نیچے اصطبل تعمیر کیا۔ بستی سے ۳ میل کے فاصلے پر اور پھر رودِ قباقب کے کنارے ایک ایک جنگی چوکی علیحدہ بنوائی۔ پوری جمعیت کی تعداد جو المنصور نے ملطیہ میں متعین کی، چار ہزار تھی۔‘‘ (بلاذری، ۱۸۵ و ۱۸۷۔ ابن فقیہ ۱۱۴)

اصطخری کہتا ہے کہ ’’ملطیہ ایک بڑا قصبہ اور مستحکم ترین قلعوں میں ہے اور اپنے جنگی ساز و سامان اور چھاؤنی کے باعث بہت ہی با وقعت مانا جاتا تھا۔ یہ جبل لکام کے اس طرف جو عراق کی سمت میں ہے، واقع ہے۔ گرد بہت سی پہاڑیاں ہیں جن پر اخروٹ، بادام انگور کے درخت ہیں۔ اور یہ زمین گرم و سرد دونوں قسم کے ممالک کے پھل لانے کی قابلیت رکھتی ہے۔ یہاں کسی شے کی کاشت کرنا غیر ممکن نہیں ہے۔ آج کل (دسویں صدی عیسوی) یہ یونانی کا نہایت مستحکم قصبہ ہے اور اس میں ارمن لوگ آباد ہیں۔ یہ ۳۱۹ھ (= ۹۳۱ء) میں

فتح کیا گیا۔" (اصطخری، ۶۲ - ابن حوقل، ۱۲۰)
ادریسی خبر دیتا ہے کہ "ملطیہ، ایک قلعہ بند قصبہ ہے جو گزشتہ زمانے میں بڑی جگہ تھا لیکن یونانیوں نے اسے کئی بار تاراج کیا اور اسکی خوشحالی کا ناس کر گئے اور مال و دولت لوٹ لی۔" (ادریسی، ۲۶)
یاقوت کا بیان ہے کہ "ملطیہ، سکندر کا بنایا ہوا شہر ہے۔ اس کی مسجد بعض صحابہؓ نے بنوائی تھی۔ یہ بہت مشہور مقام ہے لیکن اب شام کی حدود سے خارج اور یونانی علاقے میں داخل ہے۔ خلیفہ المنصور کے حکم سے ۱۴۱ھ میں قصبے کی از سر نو تعمیر ہوئی اور اس میں عرب آبادی لاکے بسائی گئی۔" (جلد چہارم - مراصد - سوم - ابو الفدا بھی تذکرہ کرتا ہے۔" صفحہ ۲۳۵)
ملطیہ تا منبج ۴ یا ۵ دن کی راہ (اصطخری - ابن حوقل - ادریسی) حصن منصور، ۲ دن یا ۳۰ میل (" - " - ") مرعش ۳ لمبی منزلیں (" - ") شمشاط، ۱۵ میل (ادریسی)

معلیا - "شام کی ولایت اُردن کا ایک مقام۔" (یاقوت، چہارم - مراصد - سوم)

منبج (Hierapolis) "ولایت عواصم کا مقام، منبج، بالس سے کچھ زیادہ دور نہیں۔ یہ سرسبز و مرفہ الحال بستی ہے جس میں تجارت کے بازار، بہت سے قدیم مآثر اور بڑی بڑی فصیلیں ہیں۔ لیکن اس کے گرد صحرا پھیلا ہوا ہے اور اس کی بہت سی زمینیں اور کھیت صرف بارانی ہیں۔ بستی کی حفاظت کے لیئے ایک گڑھی بنی ہوئی ہے جو یونانیوں کے زمانے میں تعمیر ہوئی تھی۔ شاعر البحتری اور اس کا بیٹا دونوں اس مقام کے رہنے والے تھے۔" (اصطخری، ۶۲ - ابن حوقل، ۱۲۰ - نقل کردہ ابو الفدا، ۲۷۱)۔

ابن الفقیہ لکھتا ہے کہ "منبج سے سات میل ایک حمہ یا گرم پانی کا چشمہ ہے جس کے اوپر گنبد بنا ہوا اور اسے المدیر (یا نگران) کہتے ہیں۔ حمام کے کنارے پر ایک آدمی کا پتلا سیاہ پتھر کا بنا ہوا رکھا ہے اور اس جگہ کی عورتوں کا اعتقاد یہ ہے کہ جو کوئی عاقرہ اس پتلے کی ناک سے اپنا جسم رگڑے اس کو فوراً حمل رہ جاتا ہے۔ ایک گرم حمام بھی ہے جسے "حمام الصوابی" یعنی لڑکوں کا حمام کہتے ہیں اور اس میں بھی ایک پتھر کا پتلا بنایا ہے کہ نہانے کا پانی اسی کے اعضائے اسفل سے پھوٹ کر بہتا ہے۔" (ابن الفقیہ، ۱۱۷)

ناصر خسرو نے لکھا ہے کہ "منبج، فرات کے پار شام کی پہلی بستی ہے۔" اور سنہ ۱۰۵۱ء میں اسے "فرات سے ایک کوچ کے فاصلے پر ایک بڑا قصبہ" بتاتا ہے "جس کی دُہری فصیل ہے اور قصبہ اصل میں یونانیوں نے تعمیر کیا تھا۔ اس کے بازاروں میں لوگوں کا ہجوم رہتا ہے۔ دولت کی افراط ہے۔ اعلیٰ درجے کی فصلیں ہوتی ہیں اور سامان زیست کی کچھ کمی نہیں۔" (صفحہ ۲۶)

۱۱۸۵ء میں ابن جبیر، منبج آیا اور یہاں کی عمدہ ہوا، ثمر دار اشجار اور باغوں کی جو بستی کے مشرق و مغرب میں واقع ہیں، تعریف کرتا ہے اور پانی کی نسبت لکھتا ہے کہ اچھا اور افراط سے ہے کیونکہ میٹھے پانی کے کنوئیں موجود ہیں۔ "آس پاس کی زمینیں بہت اچھی اور ہر قسم کا میوہ کاشت کرنے کے لیے موزوں ہیں۔ منڈیاں اور بازار خوب عریض اور لوگوں سے معمور رہتے ہیں۔ دکانیں اچھی، راستے پٹے ہوئے اور بلند ہیں۔ قدیم زمانے میں منبج قدیم یونانیوں کا شہر تھا اور بستی کے نواح میں بہت سی پرانی عمارتوں کے کھنڈر ملتے ہیں۔ بستی میں ایک مضبوط قلعہ موجود ہے جہاں ضرورت کے وقت لوگ پناہ لے سکتے ہیں۔" (ابن جبیر، ۲۵۰)

یاقوت کہتا ہے کہ "منبج جس کی بنا یونانیوں نے ڈالی تھی، ایک قدیم اور بڑا قصبہ، فرات سے ۳ فرسخ اور حلب سے ۱۰ فرسخ پر واقع ہے۔

یہاں کے لوگ نہروں کا، جو سطح زمین پر بنی ہوئی ہیں، پانی پیتے ہیں اور پاکنووں کا، جو بہت سے ہیں اور ان سے میٹھا پانی اُبلتا ہے۔ خلیفہ الرشید نے عواصم کی نئی ولایت قائم کی تو اس کا صدر مقام منبج کو بنایا۔ شہر بہت اچھے اور سرسبز میدان میں آباد ہے۔ گرد کی شہر پناہ نہایت مضبوط بنی ہوئی ہے۔ آج کل (تیرھویں صدی عیسوی) یہ شہر سلطان حلب کے علاقے میں ہے۔ پہلی مرتبہ اسے انطاکیہ اور حلب کے بعد، حضرت عیاضؓ ابن غنم نے فتح کیا۔" (جلد چہارم۔ مراصد، سوم)

ابو الفدا لکھتا ہے کہ "منبج شام کا ایک شہر ہے جسے خسرو بادشاہ ایران نے، جس نے شام کو فتح کیا، تعمیر کیا تھا۔ وہ اسے "منبک" کہتا تھا اور ایک آتش کدہ بھی اس نے بنایا تھا۔ اسی نے اردشیر بابکاں کی نسل کے ایک شخص، ابن دنیار کو یہاں کا والی مقرر کیا تھا جو اسلامی فقیہ سلیمان ابن مجلد کا جدامجد ہوتا ہے۔ مذکورہ بالا نام ہی کو منبج کی شکل میں معرب کر لیا ہے۔ کہتے ہیں پہلے یہ نام آتشکدے کا تھا بعد میں ساری بستی پر اطلاق کرنے لگے۔ آج کل منبج میں بہت سی نہریں اور باغ ہیں۔ یہاں کا خاص درخت شہتوت ہے جو ریشم کے کیڑے پالنے کے کام آتا ہے۔ یہ شہر پناہ کے باہر ہر طرف کثرت سے ہے۔ خود شہر کی اکثر دیواریں اور مکان آج کل (چودھویں صدی عیسوی)، کھنڈر ہو گئے ہیں۔" (ابو الفدا ۲۷۱)

منبج سے ملطیہ، ۴، یا ۵ دن کی راہ (اصطخری۔ ابن حوقل۔ ادریسی) حلب، ۲ دن کی راہ (" ۔ " ۔ " ۔ مقدسی) فرات تک ایک چھوٹی منزل (" ۔ " ۔ " ۔ ") قورس، ۲ کوچ (" ۔ " سیمساط ۲ دن کی راہ (" ۔ ") الحدث، ایضاً (" ۔ " ۔ ") شمشاط، ۲ یا ۳ دن (ادریسی) کی راہ ہے۔

جسر منبج۔ "فرات کے کنارے ایک چھوٹی بستی اور قلعہ۔

اس کی زمینیں آب باراں اور نہروں سے سیراب ہوتی ہیں۔ پینے کا پانی فرات سے آتا ہے۔" (اصطخری، ۶۲- ابن حوقل ۱۲۰)

اسے قلعۃ النجم بھی کہتے ہیں۔"

یاقوت لکھتا ہے کہ "یہ ایک مورچہ بند قلعہ بلند پہاڑی پر واقع ہے جس کے تحت نظر، فرات کا مشرقی کنارہ ہے۔ قلعے کے نیچے بیرون شہر ایک بارونق محلہ ہے اور یہیں وہ پل ہے جسے جسر منبج کہتے ہیں۔ حرّان سے شام جانے والے قافلے، منبج پہنچنے کے لیے اسی پل سے گزرتے ہیں اور یہ شہر (منبج) یہاں سے ۴ فرسخ کے فاصلے پر ہے۔ آج کل یہ مقام سلطان حلب کے علاقے میں ہے۔" (جلد- چہارم- مراصد- دوم)

ابو الفدا لکھتا ہے کہ "قلعۃ النجم یا جسر منبج، منبج سے ۲۵ میل، فرات کے کنارے واقع ہے۔ یہ قلعہ اتنا بلند ہے کہ بادلوں میں نظر آتا ہے۔ اسے پہلے حصن منبج کہتے تھے مگر بعد میں قلعۃ النجم نام ہوگیا۔ سلطان (نور الدین) محمد ابن زنگی نے اسے دوبارہ بنایا۔ آج کل (۱۳۲۱ء) یہاں بڑی چھاونی ہے جس کی فوج فرنگی علاقے میں چھاپے مارتی رہتی ہے۔ حرّاں جانے کے لیے یہاں کے پل سے عبور کرنا ہوتا ہے پھر ایک لمبی منزل کے بعد، سَرُج کے راستے میں، حصن بدایا ملتا ہے۔" (صفحہ ۲۳۳)

منین۔ "جبل سنیر کا ایک گاؤں۔ ولایت دمشق کے علاقے میں ہے۔" (یاقوت، چہارم- مراصد، سوم)

منغ۔ "حلب کے قریب ضلع غزار کا ایک بڑا گاؤں جس میں مسجد جمعہ بھی ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ پہلے اس نام کے آخر میں غ کی بجائے غ تھا، جو آگے چل کر بدل گیا۔" (" - ")

مرقیہ۔ "وہ حمص کے ساحل پر ایک قلعہ، مسلمانوں کی پہلی فتوحات کے بعد یہ ویران اور کھنڈر ہو گیا تھا اور خلیفہ معاویہؓ نے دوبارہ اسے بنایا اور چھاونی قائم کی۔" (" - ")

مرعش (Germanicia) "یہ قصبہ خلیفہ معاویہؓ نے از سر نو بنوایا اور فوج متعین کی۔ پھر خلیفہ ولید ابن عبدالملک کے بیٹے عباس نے دوبارہ اس کے دمدمے بنوائے اور ایک بسی بسائی آبادی کو منتقل کر دیا کہ وہ یہاں سکونت اختیار کرے۔ بڑی مسجد بھی اسی کی بنوائی ہوئی ہے۔" (بلاذری، ۱۸۸)

"مرعش، شمالی شام کا ایک چھوٹا قصبہ ہے۔" (ابن حوقل، ۶۲ ابوالفدا، ۲۶۳) "اسے ہارون الرشید نے دوبارہ قلعہ بند کرایا۔" (مسعودی۔ تنبیہ، ہشتم، ۲۹۵)

"مرعش، عرض و طول میں الحدث کے برابر ہے۔ اس کی فصیلیں مورچہ دار اور اندر اچھے بازار ہیں۔ تجارت اور ضرورت کی چیزیں خریدنے کے لیے بہت لوگ یہاں آتے ہیں۔" (ادریسی، ۲۷)

یاقوت کہتا ہے کہ "مرعش، شام اور ولایت ثغور کے درمیان کا شہر ہے۔ خلیفہ الرشید نے اسے دوبارہ بنوایا۔ اس کی شہر پناہ دہری اور آگے خندق ہے۔ بستی کے وسط میں ایک قلعہ ہے جس کے احاطے کی دیوار کو مروانی کہتے ہیں کہ اسے خلیفہ مروان الحمار نے بنوایا تھا۔ باب الحدث کے باہر، بیرون شہر کی بستی کو ہارونیہ کہتے ہیں۔" (یاقوت چہارم۔ مراصد، سوم)

مرعش تا انطاکیہ، ۲ دن کی راہ (اصطخری، ابن حوقل) الحدث تک، ایک دن (" - " - ادریسی) ملطیہ، ۳ لمبی منزلیں (" - ") اور الہارونیہ، ایک کوچ (" - ") پر ہے۔

معراثا ۔ "معرہ کے قریب، حلب کا ایک گاؤں" (یاقوت چہارم ۔ مراصد ۔ سوم)

مربوع ۔ "سلمیہ کی نواح میں شام کا ایک مقام" (" ۔ ")

مردا ۔ "نابلس کے قریب ایک گاؤں" (" ۔ ")

مریمین ۔ (۱) "حمص کا ایک گاؤں" (" ۔ ")

مریمین ۔ (۲) "یہ حمص کا ایک مشہور گاؤں" (" ۔ ")

مرج عذرا ۔ "غوطہ کی ایک چراگاہ جو دمشق سے ۱۲ میل کے فاصلے پر ہے" (" ۔ " ۔ مسعودی، جلد پنجم، ۱۶)

مرج الاطراخون ۔ "المصیصہ کے قریب ایک چراگاہ" (" ۔ ")

مرج دابق ۔ "ضلع قنسرین کی ایک چراگاہ" خلیفہ سلیمان نے ۹۹ھ (۷۱۸ء) میں یہاں وفات پائی اور یہیں مدفون ہوا" (مسعودی پنجم، ۳۹)

مرج الخلیج ۔ "ثغور المصیصہ کی ایک جگہ" (یاقوت ۔ چہارم مراصد ۔ سوم)

مرج راہط ۔ "دمشق کے قریب ایک مشہور سبزہ زار جو

مرج عذرا سے گزر کر آگے مشرق میں ملتا ہے۔ القصیر سے حمص کی سڑک پر ثنیۃ العقاب کو جائیں تو یہ سبزہ زار داہنے ہاتھ کو پڑے گا۔" (ر۔ ر)

"مرج راھط، دمشق کے مشرق میں، غوطہ کے ایک سبزہ زار کا نام ہے جہاں یمنیوں اور قیسیوں کی بڑی لڑائی ہوئی اور اس میں خلیفہ مروان اور یمنیوں کو فتح ہوئی۔ ابن زبیر کا ساتھی قیسی گروہ شکست کھا کے فرار ہوا اور اسی سے مروان کی خلافت مضبوط اور مستحکم ہو گئی۔ یہ لڑائی ۶۴ھ (۶۸۳ء) میں واقع ہوئی۔" (ابو الفدا۔ ۲۳۰)

مرج الصفر۔ "غوطۂ دمشق کی ایک مشہور چراگاہ یا سبزہ زار جو شہر اور خولان کے ضلعے کے درمیان ہے۔ اموی خلفا کے زمانے کی بڑی لڑائی اسی میدان میں ہوئی تھی۔" (یاقوت، سوم و چہارم مراصد۔ دوم و سوم)

مرج عیون۔ "شام کے ساحلی خطے کی ایک چراگاہ۔" (ر چہارم مراصد۔ سوم) عجب نہیں کہ یہ توراۃ کی کتاب ملوک ۱۵۔۲ کی "اجون" ہو۔

حصن المرقب۔ (مرقب بمعنی پہرے چوکی یا برج۔ صلیبیوں کا (Castrum Merghatum) "ایک پہاڑ پر جو ہر پہلو سے الگ تھلگ واقع، ایک قلعہ۔" (ادریسی، ۲۲)

یاقوت کہتا ہے کہ "المرقب، ایک قصبہ اور قلعہ، بحر شام کے کنارے بلندی پر جھکا ہوا واقع ہے۔ یہ ساحل جبلہ اور شہر بلنیاس کی نگہبانی کرتا ہے۔ ہر شخص جس نے اس قلعے کو دیکھا، مقر ہے کہ مضبوطی میں اس کی مثل قلعہ دیکھنے میں نہیں آیا۔ اسے مسلمانوں نے ۴۵۴ھ (۱۰۶۲ء) میں تعمیر کیا تھا۔" (چہارم۔ مراصد۔ سوم)

دمشقی کہتا ہے کہ "حصن المرقب، ایک قطعہ زمین پر جو سمندر میں چھجے کی طرح آگے کو بڑھا ہوا ہے، ناقابل تسخیر قلعہ ہے۔ اسے رشید الدین (سردار اسمعیلیہ) نے کھنڈروں کے پتھروں سے مثلث نما تعمیر کیا تھا۔ بعد میں عیسائیوں نے دوبارہ بنایا اور خود ہمارے زمانے (۱۳۰۰ء) میں مسلمانوں نے اسے پھر لے لیا اور از سرِ نو تعمیر کیا۔" (صفحہ ۲۰۸)

ابوالفدا لکھتا ہے کہ "المرقب اور بلنیاس، حمص کے ساحل پر واقع ہیں۔ المرقب، قلعے کا نام ہے جو بہت بلند اور سمندر میں آگے کو نکلا ہوا، بدرجہ غایت مستحکم بنایا گیا ہے۔ بلنیاس (apollonia) بستی کا نام ہے جس سے یہ قلعہ متعلق ہے اور جو اس سے ایک فرسخ کے فاصلے پر آباد ہے۔ اس میں میوہ دار درخت اور سوس کی قسم کی وہ جھاڑیاں بکثرت ہیں جنھیں ہمد کہتے ہیں۔ نیشکر بھی کاشت کی جاتی ہے۔ نواح میں بہت سے چشمے ہیں۔ بلنیاس، جبلہ کے برابر بڑا نہیں ہے۔ انطرطوس سے اس کا فاصلہ ۱۲ میل ہے۔ قلعہ المرقب کو مسلمانوں نے ۴۵۴ھ (۱۰۶۲ء) میں تعمیر کیا جیسا کہ ابن منکد، جس نے قلعوں پر کتاب لکھی ہے، تحریر کرتا ہے۔" (ابوالفدا - ۲۵۵)

۱۳۵۵ء میں ابن بطوطہ نے اس قلعہ کی سیر کی۔ وہ لکھتا ہے کہ "یہ بھی الکرک کی مثل، شام کے سب سے بڑے قلعوں میں ہے۔ اسے ایک بلند پہاڑ کی چوٹی پر تعمیر کیا ہے اور باہر مضافات ہیں جن میں پردیسی قیام رکھتے ہیں کیونکہ انھیں قلعے کے اندر داخل ہونے کی اجازت نہیں۔ اس قلعے کو سلطان قلاعون نے صلیبیوں سے لیا تھا۔" (جلد اول، ۱۸۳)

حصن المرقب سے انطرسوس، ۸ میل (ادریسی) اور بلنیاس بھی ۸ میل ہے۔" (ر)

الھردت: "جیسا کہ کہا جاتا ہے، شام کے ملوک غسان کے

علاقوں میں سے ایک جگہ" (یاقوت، چہارم - مراصد - سوم)

مشغرا - " بقاع کی نواح میں، دمشق کا ایک گاؤں" (ر ر - ر ر)

المصدف - " ایک مقام، جہاں الطور (سینا) سے جاتے ہیں - یہاں کی ریت بہت خوشنما اور پانی صاف ہے جس میں سے موتی نکالتے ہیں" (ادریسی ۲۰)

المشعر - " حمص کے جنوب میں کوئی آدھے دن کے راستے پر ایک ویران گاؤں" (ابن جبیر - ۲۶۰ - نوشتہ ۱۱۸۵ء)

المصیصہ - (مصا) (Mopsuestia) اس شہر کو خلیفہ عبد الملک کے بیٹے عبد اللہ نے اپنے باپ کے عہد خلافت میں ۸۴ھ (= ۷۰۳ء) میں فتح کیا تھا - اس نے پرانی فصیل کے آثار پر فصیل اور دمدمے تعمیر کرائے اور قلعے میں فوج مقرر کی - قلعے کی پہاڑی کی چوٹی کے اوپر ایک مسجد بھی بنوائی - قلعے میں ایک پرانا گرجا تھا اسے گودام خانہ بنا لیا جس میں سامان رسد بھرا رہتا تھا - المصیصہ کے گرد جتنے قلعے تھے - سب کے مورچے وغیرہ تڑوا دئے گئے" کفربیا کے محلّے میں خلیفہ عمر ابن العزیز نے ایک مسجد اور وسیع حوض بنوایا اور ان پر اس کے نام کندہ کردئے گئے - خلیفہ المستعصم کے زمانے میں یہ مسجد ویران و خراب ہوگئی - اسے مسجد الحصن کہتے تھے - جیحان ندی کے مشرق کی طرف کا محلّہ خلیفہ مروان نے بنوایا اور اس کے گرد فصیل تعمیر کرائی جس میں چوبی پھاٹک اور سامنے خندق تھی - خلیفہ ہارون الرشید نے کفربیا کو تعمیر کیا اور حفاظت کے لیے خندق کھدوا دی - المنصور نے اس جگہ جہاں پہلے مندر تھا، جامع مسجد تعمیر کی جو مسجد عمر سے سہ گنہ زیادہ وسیع تھی - بعد میں المامون

نے اس میں اور اضافہ کیا۔" (بلاذری، ۱۶۵-۱۶۶-ابن فقیہ، ۱۱۲-مسعودی-سوم، ۲۹۵)

"المصیصہ سے اذنہ کی سڑک پر جو پل المصیصہ سے نو میل پر ملتا ہے، وہ ۱۲۵ھ (۷۴۳ء) میں تعمیر ہوا اور خلیفہ ولید ابن یزید ابن عبدالملک کے نام پر جسر الولید کہلاتا ہے۔ خلیفہ المستعصم نے ۲۲۵ھ (۸۴۰ء) میں از سرِ نو اس کی درستی کی۔" (بلاذری-۱۶۸-یاقوت، دوم، ۸۲-مراصد، اول)

اصطخری ۳۴۰ھ (۹۵۱ء) میں تحریر کرتا ہے کہ "المصیصہ اصل میں دو بستیاں ہیں۔ پہلی المصیصہ اور دوسری کفر بیا کہلاتی ہے اور یہ جیحان ندی کے اِدھر اور دوسری اُدھر آباد ہیں۔ دونوں کے درمیان پتھر کا پل ہے دونوں جیسے بلندی پر بخوبی قلعہ بند بنے ہوئے ہیں۔ بستی کی جمعہ مسجد سے بیٹھکر دیکھیے تو سمندر کا کنارا تک، جو تقریباً ۴ فرسخ دُور ہے، نظر آتا ہے۔ بیچ کی ساری زمین سرسبز، پرفضا اور دلکش میدان کی صورت میں پھیلی ہوئی ہے۔ المصیصہ کے لوگ خوش مزاج، بازار متعدد اور راستے بہت اچھے ہیں۔" (اصطخری، ۶۳-ابن حوقل، ۱۲۲) - نقل کردہ ابو الفدا، ۲۵۱)

ادریسی کی اطلاع کے بموجب "المصیصہ کا یونانی نام "ماسترا" (=موپ سوستیا) ہے۔ شہر دو بستیوں کا مجموعہ ہے جن میں ایک جیحان کے اس کنارے اور دوسری مقابل کے کنارے پر آباد ہیں۔ درمیان میں پتھر کا پل ہے۔ ان بستیوں کا نام المصیصہ اور کفر بیا ہیں اور دونوں کے ساتھ وسیع باغ اور کھیت ہیں۔ جیحان ندی یونانی علاقے سے بہ کر المصیصہ آتی اور وہاں سے حصن الملوّن کی زمینوں میں پہنچ کر المصیصہ سے ۱۲ میل کے فاصلے پر سمندر میں جا گرتی ہے۔" (ادریسی ۲۴)

یاقوت کا بیان ہے کہ "المصیصہ، جیحان ندی کے کنارے، ثغور شام کا ایک شہر اور یونانی علاقے اور انطاکیہ کے درمیان آباد ہے۔

آج کل (۱۲۲۵ء) یہ ابن لیون (= لیو شاہ ارمنیہ) کے ہاتھ میں ہے۔ جیحان سے بہت سے باغ سیراب ہوتے ہیں۔ پہلے اس شہر میں یونانیوں کے مقابلے کے لیے مسلمانوں کی چھاؤنی رہتی تھی۔ المصیصہ کے اصل میں ایک فصیل اور پانچ دروازے تھے۔ مورخوں کا بیان ہے کہ یہ اپنے بانی یعنی سام ابن نوح کے پوتے مصیصہ ابن الروم کے نام پر موسوم ہے۔ المہلبی کا بیان ہے کہ المصیصہ کی خاص صنعت پوستین (= فرو) ہے جو یہاں سے دنیا کے ہر حصے میں بکنے جاتی اور اکثر اوقات ایک ایک پوستین ۳۰، ۳۰ دینار (= ۱۵ پونڈ) قیمت پاتی ہے۔" (یاقوت چہارم۔ مراصد۔ سوم)

"المصیصہ کا ایک خاص نام (المعمورہ) بھی ہے جو خلیفہ المنصور نے رکھا تھا۔ یہ شہر دشمن کے قریب ہونے کے باعث ویران و خراب ہوگیا تھا۔ جس وقت المنصور تخت نشین ہوا تو اس نے ۸ ہزار سپاہیوں کی چھاؤنی یہاں قائم کی اور شہر پناہ کو جو زلزلوں سے شکستہ ہوگئی تھی ۱۳۹ھ (۷۵۶ء) میں از سر نو بنوایا۔ ۱۴۰ھ میں وہ لوگوں کو دوبارہ یہاں بسنے کے لیے لایا اور مسجد جامع تعمیر کی۔" (بلاذری، ۱۶۶۔ یاقوت چہارم۔ مراصد۔ سوم)

"کفربیا، جیحان کے دوسرے کنارے پر المصیصہ کے سامنے کی بستی کا نام ہے۔ اس زمانے (تیرھویں صدی عیسوی) میں یہ ابن لیون کے ہاتھ میں ہے۔ گزشتہ زمانے میں، بڑا شہر تھا جس میں متعدد بازار اور مضبوط فصیلیں تھیں۔ ابتدا میں ویران ہوا تو الرشید نے دوبارہ بنایا، قلعہ بند کیا اور خندق کھدوائی اور اس کے بعد المامون نے تعمیر کیا اور مکانات اور سراؤں پر جو محصول مقرر کیا تھا اس میں اضافہ کیا لیکن شہر کی تکمیل المستعصم ہی کے زمانے میں ہوئی۔" (یاقوت۔ چہارم۔ مراصد، دوم)

ابوالفدا (۲۵۱) اور دمشقی (۲۱۴) مذکورہ بالا بیان کے سوا

کوئی نئی بات نہیں لکھتے۔

المصیصہ سے بیاس ایک یا ۲ کوچ (اصطخری، ابن حوقل، ادریسی) عین زربہ، ایک کوچ (" - " - ") اذنہ، ایک کوچ یا ایک دن کی راہ (" - " - ") اسکندرونہ، ۴ میل (ادریسی) اور ساحل بحر، ۱۲ میل (") کے فاصلے پر ہے۔

المصیصہ۔ (۱۱۰) "وہ بیت لہیا کے قریب دمشق کا ایک گاؤں" (یاقوت، چہارم - مراصد، سوم)

مصیاب یا مصیاف۔ "اسمعیلیوں کا مشہور اور نہایت مستحکم قلعہ - یہ ساحل کے قریب، طرابلس کے ضلعے میں واقع ہے" (" - ")

ابو الفدا کہتا ہے کہ "مصیاف، خوشنما مقام ہے جس میں سے ایک ندی جو چشمے سے نکلتی ہے، گزری ہے - اس میں بہت سے باغ اور ایک مضبوط قلعہ ہے - مذہب اسمعیلیہ کا یہ ایک مرکز ہے اور جبل لکام کے مشرقی بازو پر، بارین (Mons Ferrandus) سے کوئی ایک فرسنخ جنوب میں اور حمص سے ایک دن کی راہ پر مغرب میں واقع ہے" (ابو الفدا، ۲۳۹)

اسمعیلیہ، یا حشیشین کے قلعوں سے ابن بطوطہ کا بھی ۱۳۵۵ء میں گزر ہوا - وہ حصن مصیاف کے علاوہ، اسی نواح میں ان کے چار اور قلعوں کا بھی ذکر کرتا ہے - یعنی حصن القدموس، حصن المنیقہ، حصن العلیقہ اور حصن الکہف (ابن بطوطہ، جلد اول، ۱۶۶)

المسیہ۔ "ایک گاؤں کہ بانیاس سے چلئے تو قلعہ ہُنین کے قریب ملتا ہے" (ابن جبیر، ۳۰۴)

الماطرون ۔ "دمشق کے قریب شام کا ایک مقام" (یاقوت چہارم ۔ مراصد، سوم)

میانج ۔ "یاقوت لکھتا ہے کہ "اس کو شام کا ایک مقام بتاتے ہیں مگر مجھے علم نہ ہوا کہ یہ کس جگہ واقع ہے" (" ۔ ")

حصن المزداسیہ یا المرادسیہ ۔ "نہر الکلب (= کتا ندی) سے ۶ اور بیروت سے ۸ میل پر ایک قلعہ" (ادریسی، ۱۷)

المازمان ۔ "عسقلان سے ایک فرسخ پر، ایک گاؤں جہاں عسقلان کے باشندوں اور فرنگیوں میں بڑے معرکے کی جنگ ہوئی" (یاقوت، چہارم ۔ مراصد، سوم)

محراج ۔ "شام کا ایک پہاڑی درہ" (" ۔ دوم)

مقنا ۔ "ایلہ کے قریب ایک گاؤں حضور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں کے لوگوں سے مصالحہ فرمایا۔ اس میں یہودی بستے تھے" (" ۔ ")

میماس ۔ "ایک چھوٹی قلعہ بند بستی، سمندر کے کنارے آباد اور غزہ کے علاقے میں ہے" (مقدسی، ۱۷۴)

"میماس تا عسقلان، جانب مغرب، ۲۰ میل" (ادریسی)

میماس (بالفتح یا بالکسر اول) "ماجوما اوف گازا" کے مرادف ہے جس کا انتونینس شہید ذکر کرتا ہے اور یونانی جغرافیہ نویسوں نے اسے

"مایوما" لکھا ہے۔ "سلاطین مملوک" کا مصنف کواترمیر لکھتا ہے۔ (جلد دوم، ۲۲۹) کہ بظاہر یہ نام مصری الاصل اور "ما" اور "ایوم" سے مشتق ہے جس کے معنی "بحری بستی" کے ہوں گے۔ "عسقلان اور غزہ اور بلینی کے بقول جمینا کی بھی بندرگاہیں "مایوما" کہلاتی تھیں۔"

المزّہ - "دمشق کا ایک گاؤں۔ جانب جنوب اور موضع النیرآب سے ذرا اوپر کو واقع ہے۔ یہ بہت خوب گاؤں ہے جس میں ایک بڑی مسجد اور تالاب بھی ہے۔" (ابن جبیر، ۲۱۹)

یاقوت کہتا ہے کہ "المزّہ، غوطہ دمشق کے بالائی حصے میں، پہاڑوں کی طرف کا ایک بڑا اور دولتمند گاؤں ہے۔ دمشق سے اس کا فاصلہ نیم فرسخ ہے۔ اسے مزّہ کلب کہتے ہیں کیونکہ صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دحیہ کلبیؓ کی یہاں قبر ہے۔" (چہارم۔ مراصد۔ سوم)

معان (بالفتح یا ضمہ اول) اصطخری ۳۴۰ھ میں لکھتا ہے کہ "یہ صحرا کے کنارے پر چھوٹا سا قصبہ ہے۔ اس کے باشندے بنی امیہ کی برادری سے یا ان کے متوسل ہیں اور مسافروں کی یہاں خوب مہمان نوازی ہوتی ہے۔ یہ ضلع شراہ کا ایک قلعہ ہے۔" (اصطخری، ۶۵ ابن حوقل، ۱۲۴۔ نقل کردہ ابو الفدا ۲۲۹)

یاقوت کا بیان ہے کہ "معان یا مُعان، حجاز کی طرف صحرائے شام کے کنارے پر، ولایت بلقا کا ایک قریہ ہے۔ آج کل (تیرھویں صدی عیسوی) یہ ویران ہو گیا ہے۔ حاجیوں کا راستہ اس کے اندر سے گزرتا ہے اور یہ منزل کا مقام ہے۔" (چہارم۔ مراصد۔ سوم)

دمشقی لکھتا ہے کہ "معان، صحرا کے کنارے پر ولایت کرک

کا چھوٹا سا شہر ہے - اسے بعض امویوں نے بسایا تھا جو خود بھی پہلے یہاں آباد ہوئے اور پھر اٹھ کر چلے گئے - آج کل حاجیوں کی منزل کا مقام ہے اور ان کی رسد و راحت رسانی کے لیے ایک منڈی بھی یہاں ہے۔" (دمشقی، ۲۱۳)

ابوالفدا نے ان اقوال کو دہرایا اور اتنا اور لکھا ہے کہ "معان اشوبک سے ایک دن کی راہ پر ہے۔" (صفحہ ۲۲۹)

۱۳۵۵ء میں ابن بطوطہ، معان آیا - لکھتا ہے کہ "یہ شام کی آخری بستی ہے - یہاں سے ہم عقبہ سوان کے درے سے گزر کر صحرا میں داخل ہوئے۔" (جلد اول، ۲۵۷)

المجّہ - "حوران کا ایک گاؤں - لوگ کہتے ہیں کہ اس کی جامع مسجد میں ستر نبی مدفون ہیں - یہاں ایک پتھر بھی ہے - جس کی زیارت کرتے اور کہتے ہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ اس پر نشست فرمائی تھی۔" (یاقوت، چہارم - مراصد - سوم)

المحمدیہ - "دمشق کے قریب ایک مقام۔" (" - ")

محبل - "قبیلہ غسّان کی زمینوں میں، شام کا ایک مقام۔" (" - ")

ملکیس - حوران کا ایک گاؤں۔" (مراصد، سوم)

حصن الملوّن - "حصن بعکی سے ۱۵ میل فاصلے پر، ایک قلعہ راس قرقس سے ۲۵ میل دور ہے۔" (ادریسی، ۲۴) کہا جاتا ہے کہ یہ قدیم "دیولی کہ" ہے۔"

المنیطرہ۔ "طرابلس کے قریب، شام کا ایک قلعہ"۔ (یاقوت چہارم۔ مراصد، سوم)

حصن موره۔ "خلیفہ ہشام کا بنایا ہوا قلعہ، درب اللکام کے درے میں، عقبۃ البیضا کے قریب واقع ہے"۔ (بلاذری، ۱۶۷) یاقوت اس جگہ کو "موزر" لکھتا ہے۔ (جلد۔ چہارم۔ مراصد۔ سوم)

مرّان۔ "دمشق کے قریب۔ شام کا ایک مقام۔ دیر مرّان کی خانقاہ اسی کے نام سے موسوم ہے"۔ (رر۔ رر)

مُوتہ۔ "موتہ، مآب کے کھیڑوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ یہاں جعفر طیارؓ اور عبد اللہؓ ابن رواحہ کے مقبرے ہیں"۔ مقدسی، ۱۷۸) یعقوبی (صفحہ ۱۱۴) اور ادریسی (صفحہ ۵) بھی اس کا ذکر کرتے ہیں۔
یاقوت لکھتا ہے کہ "موتہ، شام میں ولایت بلقا کا ایک گاؤں اذرح سے ۱۲ میل کے فاصلے پر آباد ہے۔ حضرت جعفرؓ ابن ابی طالب اور مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت زیدؓ ابن حارثہ اور عبد اللہؓ ابن رواحہ کے مزارات یہاں ہیں۔ اور ہر قبر کے اوپر گنبد بنا ہوا ہے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ۸ھ (= ۶۲۹ء) میں انھیں یونانیوں (= رومیوں) کے خلاف بھیجا تھا اور تینوں یہاں شہید ہوئے اور انکے ساتھ کی فوج نے پیٹھ دکھلائی"۔ (یاقوت، چہارم۔ مراصد، سوم)

الموتفکہ۔ (= الٹی بستی) "احمد ابن یحییٰ ابن جابر بیان کرتا ہے کہ شام میں، سلمیہ کے قریب ایک شہر موتفکہ کہلاتا تھا جو اپنے سب باشندوں سمیت، بجز سو آدمیوں کے الٹ دیا گیا تھا، یہ باقی ماندہ سو وہاں سے اٹھ کر آئے اور سو گھروں کی ایک بستی بسائی اور "سلام ماۃ"

(یعنی "سو کی سلامتی ہو") اس کا نام رکھا جو بعد میں سلمیہ کہلانے لگا۔ ایک دوسری روایت کے بموجب المؤتفکہ قوم لوطؑ کی بستیوں میں تھا جو سب کی سب الٹ دی گئی تھیں" (" - ")

المثقب - "شمالی سرحد کی ایک گڑھی۔ الکنیسہ سے زیادہ دور نہیں ہے۔ خلیفہ عمر ابن عبدالعزیز نے اس کی بنا ڈالی اور آباد کیا ان کا ایک منبر اور ہاتھ کا لکھا ہوا ایک قرآن یہاں موجود ہے۔ عبدشمس کی اولاد میں یہاں ایک گروہ آباد ہے جو دنیا اور مال وجاہ کو ترک کر چکے ہیں اور صرف اسی قدر جس کو شرعاً لازم کر دیا گیا ہے، کفاف پر قناعت کرتے ہیں" (اصطخری، ۶۴ - ابن حوقل، ۱۲۱)۔
"حصن المثقب، جبل لکام کے دامن میں ساحل بحر پر واقع ہے" (مسعودی - اول، ۲۶)
ادریسی صرف یہ اطلاع دیتا ہے کہ "حصن المثقب ایک پر فضا میدان میں واقع ہے" (صفحہ ۲۴)
یاقوت لکھتا ہے کہ "المثقب، ساحل پر المصیصہ کے قریب ایک گڑھی ہے۔ اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ ایسے پہاڑوں میں بنا ہوا ہے جو سب کے سب "مثقب" (یا چھدے ہوئے) نظر آتے ہیں کہ گویا کسی نے ان میں بڑے بڑے رخنے ڈال دئے ہیں۔ سب سے پہلے المثقب کو جس نے تعمیر کیا وہ خلیفہ ہشام ابن عبدالملک تھا۔ الانطاکیہ کے حسن ابن ماہویہ کو، جو معمار تھا، اس کی خندق کھدوانے میں ایک بہت بڑی ٹانگ ملی کہ اتنی لمبی کہیں دیکھنے میں نہ آئی تھی۔ اسے اس نے ہشام کو بھیجدیا" (جلد - چہارم - مراصد - سوم - منقول از بلاذری ۱۶۶)
حصن مثقب سے حصن تینات، سمندر کے راستے، ۸ میل (ادریسی) جزیرۃ البیضی، سمندر کے راستے، ۸ میل" (")

النبق - "دمشق کے شمال میں ایک گاؤں، جس میں آب رواں افراط سے ہے اور قابل زراعت وسیع کھیت ہیں۔"
(ابن جبیر، ۲۶۱)

یاقوت کہتا ہے کہ "النبق بہت اچھا گاؤں ہے جس میں سامان زیست نہایت عمدہ ملتا ہے۔ یہ دمشق و حمص کے درمیان واقع ہے۔ یہاں ایک چشمہ عجیب ہے کہ گرمیوں میں اس کا پانی سرد اور اسی کے ساتھ نہایت صاف عمدہ اور شیریں بہتا ہے۔ لوگوں کا بیان ہے کہ اس کا منبع یبرود ہے۔" (یاقوت، چہارم۔ مراصد۔ سوم)

النبق تا قارا ایک کوچ یا ۱۲ میل (مقدسی۔ ابن خردادبہ)
قطیفہ، ایک کوچ یا ۲۰ میل (" - ")

نبتل - "شام کا ایک مقام۔" (" - ")

نابلس (Neapolis, Shechem) "فلسطین کا ایک قدیم شہر اس کے قریب دو مقدس پہاڑ ہیں۔ قصبے کے نیچے ایک زمین دوز شہر چٹان تراش کر بنایا ہے[1]۔ قصبے کے باشندے عرب، عجم اور سامری ہیں۔" (یعقوبی، صفحہ ۱۱۶۔ تحریر ۸۹۱ء)

اصطخری لکھتا ہے کہ "نابلس، سامرہ کا شہر ہے جن کا ادّعا ہے کہ مقدس شہر یروشلم نہیں بلکہ یہی (نابلس) ہے۔ فرقہ سامرہ کے پاس دنیا میں اور کوئی شہر سوا اس کے نہیں ہے۔ بلکہ یروشلم والے کہتے ہیں کہ وہ سوائے نابلس کے دنیا کے اور کسی شہر میں موجود نہیں ہیں۔" (صفحہ ۵۸۔ ابن حوقل، ۱۱۳)

---

[1] اس زمین دوز شہر کے لیے ملاحظہ ہو گوئرن کی کتاب، سامریہ، جلد اول، ۳۹۹

مقدسی بیان کرتا ہے کہ "نابلس، پہاڑوں کے درمیان واقع ہے۔ اس میں زیتون کے درخت کثرت سے ہیں۔ حتیٰ کہ اسے چھوٹا دمشق بھی کہا جاتا ہے۔ بستی، ایک وادی میں آباد ہے اور (ابال اور گریزم کے) دو پہاڑوں نے اسے دونوں طرف سے محصور کر رکھا ہے۔ اس کا بازار شہر کے ایک دروازے سے دوسرے دروازے تک پھیلا ہوا ہے اور دوسرا بازار وسط شہر تک آتا ہے۔ بیچ میں بڑی مسجد ہے جس کا فرش بہت خوب بنایا ہے۔ شہر کے اندر سے ایک ندّی گزری ہے۔ یہاں کے مکان پتھر کے بنے ہوئے ہیں اور بعض قابلِ دید پن چکیاں یہاں نظر آتی ہیں۔" (صفحہ ۱۷۴)

ادریسی کی اطلاع یہ ہے کہ "نابلس، فرقہ سامرہ کا شہر ہے۔ یہاں وہ کنواں ہے جسے حضرت یعقوب علیہ السلام نے کھودا تھا۔ جہاں حضرت مسیح علیہ السلام بھی آکر بیٹھے اور ایک سامرہ عورت سے پینے کا پانی طلب فرمایا۔ اس مقام کے اوپر آج کل ایک خوبصورت گرجا بنا ہوا ہے۔ یروشلم کے لوگ کہتے ہیں کہ فرقہ سامرہ کے لوگ اس شہر کے سوا اور کہیں نہیں ہیں۔" (صفحہ ۴)

علی ہروی ۱۱۷۳ء میں لکھتا ہے کہ "نابلس کی بستی کے باہر ایک مسجد ہے جہاں لوگ کہتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام نے نماز میں سجدہ کیا۔ وہ پہاڑ (= گریزم) بھی یہاں ہے جس کی نسبت یہودیوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اس پر اپنے بیٹے کی قربانی کے لیے تیار ہوئے اور یہ بیٹے (یہودیوں کے عقیدے میں) حضرت اسحٰقؑ تھے۔ یہودی اس پہاڑ کا حد درجے احترام کرتے ہیں۔ اس کا نام گزیرم (: گری زم کی غلط العام صورت۔ اصل گریزم۔ ملاحظہ ہو صفحہ ۶۴۲) اس کا انجیل میں ذکر آتا ہے۔ سامرہ کی سمت سجدہ یہی پہاڑ ہے۔ یہاں غار کے نیچے ایک چشمہ ہے جس کو بہت مقدس مانتے اور اس کی زیارت کو آتے ہیں۔ بستی میں فرقہ سامرہ کی بڑی

کثرت ہے۔ نابلس کے قریب حضرت خضرؑ کا چشمہ اور حضرت یوسف صدیقؑ کا کھیت بھی ہے۔ مزید برآں اسی جگہ حضرت یوسفؑ درخت کے نیچے دفن ہوئے اور یہ صحیح روایت ہے۔" (نسخہ اوکسفورڈ ورق ۴۳ ۴)

یاقوت کہتا ہے کہ "نابلس فلسطین کا مشہور قریہ ہے۔ جو دو پہاڑوں کے درمیان اس طرح آباد ہے کہ چوڑائی کچھ نہیں رہی اور صرف طول چلا گیا ہے۔ نابلس میں پانی افراط سے ہے کیونکہ پہاڑ قریب ہے جہاں کی زمین پتھریلی ہے۔ یروشلم سے اس کا فاصلہ ۱۰ میل ہے۔ قصبے کے متعلق وسیع اراضی اور ایک اعلیٰ درجے کا ضلع ہے جو تمام تر جبل القدس کے اوپر پھیلا ہوا ہے۔ نابلس کے باہر وہ پہاڑ ہے جس کی نسبت بیان کرتے ہیں کہ حضرت آدمؑ نے اس پر نماز میں سجدہ کیا۔ اور یہیں وہ پہاڑ بھی ہے جس پر یہودیوں کے عقیدے کے موافق حضرت ابراہیم علیہ السلام قربانی پر آمادہ ہوئے اور قربانی کے لئے ان کے عقیدے میں، حضرت اسحٰق علیہ السلام کو پیش کیا۔ یہودی اس پہاڑ کی نہایت تعظیم کرتے اور اسے گزیرم کہتے ہیں۔ نابلس میں سامرہ فرقے کے لوگ آباد ہیں جو صرف اسی جگہ بستے ہیں اور باہر جاتے ہیں تو صرف کاروبار یا نفع کمانے کی غرض سے۔ یہ سامرہ یہودیوں کا ایک فرقہ ہیں۔ نابلس میں ان کی ایک بڑی مسجد بنی ہوئی ہے (یعنی سنہ ۱۲۲۵ء میں) اسی شہر کو وہ القدس موسوم کرتے ہیں اور یروشلم کے مقدس شہر پر تبرّا بھیجتے ہیں۔ اگر ان میں سے کسی کو وہاں مجبوراً جانا پڑا تو وہ (داخل شہر ہوتے وقت) ایک پتھر اٹھا کے بیت المقدس پہ مارتا ہے، کوہ گزیرم کا انجیل میں بھی ذکر ہے۔ فرقہ سامرہ کی سمت

لہ جیسا کہ پہلے ایک حاشیے میں بیان ہو چکا ہے، مسلمانوں کے عقیدے میں ذبیح، حضرت اسحٰق نہیں، حضرت اسمٰعیل (علیہما السلام) ہیں جنھیں حضرت ابراہیمؑ نے قربانی کے لئے پیش کیا تھا۔

عبادت یا قبلہ یہی پہاڑ ہے۔ اس کے ایک غار سے وہ چشمہ نکلتا ہے جو اس فرقے والوں میں نہایت مقدس مانا جاتا ہے اور یہی اسباب ہیں کہ نابلس میں اس فرقے کی اتنی بڑی آبادی ہے" (یاقوت، چہارم۔ مراصد سوم)

دمشقی کہتا ہے کہ "نابلس، اقلیم سامرہ (یعنی فرقہ سامرہ کے علاقے) میں واقع ہے۔ یہ بہت سرسبز اور پسندیدہ شہر ہے اور دو پہاڑوں کے درمیان ہونے کے باوجود وسیع اور کشادہ ہے۔ آب رواں اور نفیس حماموں کی کثرت ہے اور ایک خوبصورت مسجد بنی ہوئی ہے جہاں جماعت ہوتی اور شبانہ روز قرآن شریف پڑھا جاتا ہے جس کے لیے قاری مقرر ہیں۔ چاروں طرف باغ ہیں اور ان میں شہر بارہ دری نظر آتا ہے۔ اس رقبے میں درختوں کی بڑی کثرت ہے اور اس کے زیتون کا تیل، مصر، شام و حجاز اور صحرائے عرب کے تمام اقطاع میں جاتا ہے۔ سالانہ ایک ہزار دمشقی قنطار، صرف جامع اموی کے لیے دمشق بھیجا جاتا ہے۔ اسی تیل سے نہایت عمدہ قسم کا صابن بناتے ہیں جو تمام ملکوں اور بحر روم کے جزیروں میں دساور جاتا ہے۔ نابلس میں ایک قسم کا زرد خربزہ بوتے ہیں جو تمام خربوزوں سے زیادہ شیریں ہوتا ہے۔ یہاں دو پہاڑ جبل زیتا (= زیتون) موسوم ہیں اور فرقہ سامرہ کے لوگ ان کی زیارت کو آتے ہیں۔ ان کی قربانیاں بھی اسی پہاڑ پر ہوتی ہیں اور وہ (قربانی کے لیے) بھیڑیں ذبح کرتے اور گوشت کو آگ میں ڈالتے ہیں۔ کسی اور شہر میں سامرہ فرقے کے اتنے آدمی نہیں جتنے نابلس میں ہیں، کیونکہ فلسطین کے دوسری تمام بستیوں میں سامرہ کی کل تعداد ملا کر ایک ہزار نفوس بھی نہ ہوگی۔ کہتے ہیں کہ اگر شاہراہ پر یہودی، عیسائی، اور مسلمان جا رہے ہوں تو سامرہ فرقے کا آدمی مسلمان کے ساتھ چلنے کو ترجیح دے گا" (دمشقی، ۲۰۰)

ابو الفدا ۱۳۲۱ء میں تحریر کرتا ہے کہ "نابلس، ولایت اُردن میں داخل ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جب جبرو بوم، سلیمانؑ ابن داؤدؑ کے

اخلاف سے باغی ہوا اور دس قبیلے اپنے ہمراہ لے کر نکلا تو اسی نابلس میں اس نے قیام کیا اور نابلس کے اوپر پہاڑی پر ایک بڑا مندر تعمیر کرایا کیونکہ وہ سوائے حضرت موسیٰؑ، ہارونؑ اور یوشعؑ کے حضرت داؤدؑ و سلیمانؑ اور دوسرے سب انبیائے بنی اسرائیل کی رسالت کا منکر تھا۔ پھر اس نے فرقہ سامرہ کے لیے ایک قانون اور دین بنایا جس میں بیت المقدس کی زیارت کو جانا ممنوع قرار دیا تاکہ اس کے ساتھی وہاں نہ جائیں اور وہاں کے بادشاہوں کی، جو سلیمان علیہ السلام کی اولاد تھے، خوبیاں دیکھ کر خود اس سے (= جیرو بوم سے) برگشتہ نہ ہوجائیں۔ فرقہ سامرہ کی بنیاد اس طرح پڑی اور ان کے ظہور کی یہ صورت تھی جو اوپر بیان ہوئی ان کی حج و زیارت کا مقام ایک پہاڑ قرار پاگیا جو نابلس کے اوپر تھا۔" (ابوالفدا، ۱۴۲)

۱۳۵۵ء میں نابلس کی ابن بطوطہ نے سیاحت کی۔ وہ اسے انہار واشجار، خاص کر زیتون سے، معمور بتاتا ہے جس کا تیل (روغن زیتون) دمشق و قاہرہ کو دساور ہوتا تھا۔ وہ لکھتا ہے کہ "یہاں والے تخم خرنب کی ایک مٹھائی ایسی بناتے ہیں جو دمشق، بلکہ قاہرہ اور دُور دُور تک بکنے جاتی ہے۔ اس کے بنانے میں خرنب کو اُبال کر خوب گوندھ لیا جاتا ہے۔ ایک نہایت عمدہ قسم کا خربزہ بھی جو نابلس کے نام سے موسوم ہے۔ یہاں پیدا ہوتا ہے۔ شہر میں ایک خوشنما مسجد جامع ہے جس کے وسط میں میٹھے پانی کا حوض بنا ہوا ہے۔" (ابن بطوطہ۔ اول، ۱۲۸)

نابلس تا الرملہ، ایک دن کی راہ (اصطخری۔ ابن حوقل۔ مقدسی ادریسی) تا قیسر، ۲ منزل (مقدسی) یروشلم ایک کوچ یا ۲ دن کی راہ (" ۔ ادریسی) جبل لبنان، ایک کوچ، (مقدسی) اریحا، ایک کوچ، (") کفر سلم اور بیسان، ایضاً (") قیصریہ، ایضاً (ادریسی) اور دمشق ۶ کوچ ہے (")

نحالہ ۔ "بعلبک سے ۳ میل کے فاصلے پر ایک گاؤں ہے" (یاقوت چہارم ۔ مراصد، سوم)

نہر الکلب ۔ "سمندر کے کنارے ایک گڑھی، جہاں سے حصن المزداکسیہ، ۶ میل اور جونیہ، ۴ میل ہے" (ادریسی، ۱۷)

حصن الناعمہ ۔ "یہ قلعہ ایک چھوٹے سے قصبے کی مثل ہے۔ اور خود الناعمہ بہت اچھی بستی ہے۔ اس کی زمینوں میں زیادہ تر خرنُب (یاخرنوب) ہوتا ہے جس کی مثل جسامت یا خوبی کے اعتبار سے دنیا کے کسی حصے میں یہ پھل نہیں ملتا۔ یہیں سے اسے شام اور مصر کے تمام اقطاع میں بھیجتے ہیں اور اسی وجہ سے "شامی" خرنب اس قدر مشہور ہو گیا ہے۔ کیونکہ گو شام کے دوسرے حصوں میں بھی یہ پھل بہت اچھا اور کثرت سے ہوتا ہے لیکن ناعمہ کا خرنُب بہترین ہے اور اتنی کثرت سے بھی کہیں پیدا نہیں ہوتا" (ادریسی، ۱۶)
حصن الناعمہ سے حصن القلمون، ۷ میل (ادریسی)، بیروت ۲۴ میل ہے (")

النیراب ۔ ابن جبیر لکھتا ہے کہ "یہ گانوں دمشق کے قریب کی پہاڑی ہے سے زیادہ دُور نہیں ہے۔ اس میں بہت سے خوبصورت باغ اور ایک مسجد ہے کہ اس سے زیادہ نفیس کہیں نہ ہوگی۔ اس کی مہتابی رنگین سنگ مرمر سے ایسا چارخانہ بنایا ہے کہ دیکھنے والے کو اس پر زربفت کا گمان ہوتا ہے۔ مسجد میں ایک حوض ہے اور طہارت خانوں میں آبِ رواں کا انتظام کیا ہے جو دس دہانوں سے بہ کر آتا ہے۔ اس جگہ بھی ایک حمّام ہے اور سچ یہ ہے کہ ان علاقوں کے اکثر دیہات میں حمّام پائے جاتے ہیں" (ابن جبیر، ۲۷۹)

"النیرآب کی جامع مسجد کے ایک حجرے میں اور (اس حجرے کے) مشرقی پہلو میں ایک قبر بنی ہوئی ہے جسے حضرت مریم علیہا السلام کی والدہ کی قبر بتایا جاتا ہے۔" (" ۲۸۳)

یاقوت کہتا ہے کہ "نیرآب، دمشق کا ایک مشہور گاؤں شہر سے نیم فرسخ دور، باغوں کے بیچ میں آباد ہے۔ میں نے جو سب سے پر فضا مقامات اپنی عمر میں کبھی دیکھے ہیں، ان میں سے ایک یہ ہے۔ کہتے ہیں یہاں حضرت خضرؑ کا مصلّیٰ ہے۔" (چہارم - مراصد، سوم)

نقب عازب - "گھوڑے سوار کے لیے، یروشلم سے ایک دن کی سواری پر، صحرا کی طرف یہ مقام واقع ہے یعنی تیہ اور یروشلم کے درمیان ہے - ایک حدیث شریف میں بھی اس کا نام آتا ہے۔" (" - ")

نقب شتار - "جبل الشراہ کا ایک درہ، جو بلقا اور مدینہ طیبہ کے درمیان، حج کے راستے سے مشرق کو ہٹا ہوا، واقع ہے۔ اس سے ایک فراخ اور ہرے بھرے میدان میں راستہ نکلتا ہے اور یہ میدان جبل فاران (Paran) کے سائے میں ہے۔ یہ الکرک کے جنوب میں ہے۔" (یاقوت، سوم - مراصد، دوم)

نصیبین - "حلب کے قریب ایک گاؤں - تل نصیبین بھی حلب ہی کے قریب کے ایک ٹیکرے کا نام ہے۔" (" چہارم - " سوم)

نوٰی - (نوا) (Neve) "حضرت ایوبؑ کے گاؤں، زمینیں اور غسل کرنے کا مقام یہاں ہیں۔ حوران اور بثنیہ کی ولایتوں کا صدر مقام یہی شہر ہے - اس کی زمینیں گیہوں اور غلّے کی پیداوار میں نہایت

زرخیز ہیں۔" (مقدسی، ۱۶۰)

مسعودی لکھتا ہے کہ "نوی سے ۳ میل یا کچھ کم و بیش مسجد ایوب علیہ السلام ہے اور وہ چشمہ آج تک موجود ہے جہاں آپ نے غسل فرمایا تھا۔ یعنی ۳۳۲ھ (۹۴۳ء) تک نوا، الجولان اور اسی طرح ولایت اردن میں دمشق و طبریہ کے درمیان کے تمام علاقوں میں اس کی شہرت ہے۔ اور مسجد میں وہ پتھر بھی اب تک محفوظ ہے جس پر تکلیف و آلام کے زمانے میں حضرت ایوبؑ اور ان کی بیوی رحمآ رات بسر کرتے تھے۔" (مسعودی جلد اوّل، ۹۱)

یاقوت کا بیان ہے کہ "نوی، حوران کا چھوٹا سا قریہ ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ اس کا صدر مقام رہ چکا ہے۔ یہاں حضرت ایوب علیہ السلام سکونت رکھتے تھے اور سام ابن نوح کی قبر بھی یہاں ہے۔ نوی، دمشق سے ۲ منزل دور ہے۔" (یاقوت، چہارم - مراصد - سوم)

نوی تا عقبۃ افیق، ایک کوچ - دمشق، ایضاً (مقدسی)

النواقیر - (بمعنی کٹاو) "یہ تین پہاڑ ہیں، بہت بلند اور سمندر کے کنارے پر چھائے ہوئے حصن الزیب سے ان کا فاصلہ ۱۰ اور اسکندرونہ (Alexandro schene) سے ۵ میل ہے۔" (ادریسی، ۱۱)

یاقوت کہتا ہے کہ "النواقیر، عکّہ و صور کے درمیان سمندر کے کنارے، ایک پہاڑ کا کٹاو ہے کہتے ہیں سکندر اعظم ساحل کے راستے مصر یا مصر سے عراق جانا چاہتا تھا۔ لوگوں نے اس سے کہا کہ "ساحل کے اور تمھارے درمیان یہ پہاڑ سدّ راہ ہے اور تمھیں اس پورے پہاڑ کا چکر لگا کے جانا پڑے گا"۔ لیکن سکندر نے حکم دیا کہ پہاڑ کاٹ دیا جائے اور راستہ اس کے اندر سے گزرے۔ اور یہی اس مقام کی وجہ تسمیہ ہے۔" (یاقوت، چہارم - مراصد، سوم)

نواز - "ضلع حلب کے جبل السماق کا ایک بڑا گانوں۔ یہاں نہایت عمدہ قسم کے سیب، جو بہت بڑے اور سرخ اور خوشبودار ہوتے ہیں، کاشت کئے جاتے ہیں۔" (" - ")

نیبطون - "دمشق کا ایک محلہ۔ یہ صراط نبی مدلج اور سوق الاحد (= اتوار منڈی) کے قریب، جیرون کے مشرق میں موچیوں کے پرانے محلّے کے نزدیک ہی واقع ہے۔" (" - ")

نخلین - "حلب کا ایک گاؤں" (" - ")

نقنس - "شام کی ولایت بلقا کا ایک گاؤں" (" - ")

النخیل - "شام کا ایک ضلع" (" - ")

النمرانیہ - "غوطۂ دمشق کا ایک گاؤں۔ یہ نمار ابن زید کے نام سے موسوم ہے جسے یہ گاؤں خلیفہ معاویہؓ نے بخش دیا تھا۔" (" - ")

ربب - "اقطاع عذرہ کی ایک وادی، جو ایلہ کے آگے شام کی طرف واقع ہے۔" (" سوم - " اول)

ربض الدارین - "(بمعنی "دو محلوں کی نواح میں) یہ "حلب کے مضافات میں، باب انطاکیہ کے روبرو واقع ہے اور قویق پر پل اسی بستی میں بنایا ہے۔" (" دوم - ")

رعبان - "ثغور کا ایک قریہ جو حلب اور سمیساط کے درمیان

فرات کے قریب واقع ہے، اسے ولایت عواصم میں داخل سمجھتے ہیں یہاں پہاڑی کے نیچے ایک جنگی قصر ہے جو ۳۲۱ھ (۹۱۵ء) میں زلزلے سے گر گیا تھا اور سیف الدولہ نے حکم دیا کہ دوبارہ بنایا جائے اور ۳۷ دن کے اندر یہ کام تکمیل کو پہنچ گیا۔ یہ جگہ سب سے پہلے منبج کی فتح کے بعد ۱۶ھ (۶۳۷ء) میں ابو عبیدہؓ نے تسخیر کی تھی" (" - ")۔

رفنیہ ۔ (Raphania) "ولایت حمص کا ایک ضلع اور شہر جسے رفنیہ تدمور بھی کہتے ہیں۔ بعض لوگوں نے اسے ساحل شام کے ضلع طرابلس کا قریہ شمار کیا ہے" (" - ")۔

رفح ۔ "الرملہ سے مصر کو جائیں تو شام کا آخری قریہ یہی رفح ہوگا" (یعقوبی، ۱۱۷)

یاقوت کہتا ہے کہ "رفح، مصر کے راستے میں، الداروم کے بعد کی منزل کا مقام ہے، یہ عسقلان سے ۲ دن کی راہ پر آتا ہے اور یہیں سے ریت شروع ہوگئی ہے۔ یہ آج کل (تیرھویں صدی عیسوی) ویران ہے لیکن گزشتہ ایام میں مرفہ الحال بستی تھی جس میں منڈی اور مسجد اور سرائیں تھیں۔ غزہ سے اس کا فاصلہ ۱۸ میل ہے اور مہلبی (۹۹۰ء میں) لکھتا ہے کہ غزہ کی طرف رفح سے ۳ میل آگے شامی انجیر (= جمیز) کے بہت سے درخت قریب قریب دو میل تک راستے کے دونوں طرف چلے گئے ہیں ان کی شاخیں ایک دوسرے سے ملی ہوئی ہیں اور ان کی تعداد تقریباً ایک ہزار ہوگی۔ رفح کے جنوب میں ضلع جفار کا ریگستان شروع ہوتا ہے اور مسافر صحرا کی حدود میں قدم دھرتا ہے" (" - ")۔

رفح سے الرملہ، ۲ دن کی راہ ۔ (اصطخری، ابن حوقل، مقدسی، ادریسی) غزہ، ایک کوچ یا ۱۶ میل (" - " - " - " - ابن خردادبہ) العریش، ایک کوچ یا ۲۴ میل (" - " - ادریسی - ابن خردادبہ)

اور عسقلان ایک کوچ ہے ' (مقدسی)۔

رحبۃ الشام ۔ " ابن جبیر کہتا ہے کہ " الرقہ سے رحبۂ مالک ابن طوق ، جسے عام طور پر رحبۃ الشام کہتے ہیں ، کچھ زیادہ فاصلہ پر نہیں ہے ۔ یہ بہت مشہور قصبہ ہے " (صفحہ ۲۵۰)۔

" رحبۂ مالک ابن طوق ، دمشق سے ۸ دن ، حلب سے ۵ دن کی راہ اور الرّقہ سے کوئی ۲۰ فرسخ پر واقع ہے " (یاقوت ، دوم ۔ مراصد ۔ اول)۔

رحبۂ خالد ۔ " دمشق کا ایک چوک ۔ یہ خالد ابن رسید اموی کے نام سے موسوم ہے " (" ـ ")۔

ریسون ۔ " ولایت اردن کا ایک گاؤں " (" ـ ")
صاحب مراصد " ریشون " لکھتا ہے '

راجل ۔ " حرّہ راجل (یعنی راجل کی آتش فشان چوٹی) السّیر اور حوران کے بلند قطعات کے درمیان بتائی جاتی ہے ۔ مزید براں اس وادی کو بھی راجل ہی کہتے ہیں جو حرّہ راجل سے نیچی ہوتی چلی گئی ہے اور السّیر کے قریب اس کا دہانہ یا سرا ہے " (" ـ ")۔

الرّقہ ۔ " یہ شہر دیار مدر کے وسط میں واقع اور سیاح و سوداگر کا مرجع ہے ۔ تجارت کا بڑا مرکز ، خود خوبصورت شہر اور فرات کے مشرقی کنارے پر ہے ۔ اس میں بہت سے بازار ، کارخانے ، گودام ہیں اور اس کے باشندے خوشحال ہیں ۔ دیار مدر کا صدر مقام ہے اور یونانی زبان میں اسے " بالائی قوس " کہتے ہیں ۔ (یہ غالباً " کیلی نیکوس "

کی غلط صورت ہے ۔ بجروان حرّان ، اور رہا کے قصبے اسی شہر سے تعلق ہیں ۔" (ادریسی ، ۲۵)۔

ابن جبیر لکھتا ہے کہ "قلعۃ النجم پر فرات کو عبور کر کے آپ رقہ پہنچتے ہیں ۔ فرات کی بائیں طرف ، جانب جنوب مگر لب دریا یہ شہر واقع ہے ۔" (صفحہ ۲۵۰)۔

الرّقہ سے حلب ۴ دن کی راہ ۔ (اصطخری ۔ ابن حوقل) الرّصافہ آدھا کوچ (مقدسی) ، ۲۴ میل (ادریسی)۔ دمشق ، ۱۰ کوچ (ادریسی) ہے ۔

رامہ ۔ "ایک گاؤں جس میں حضرت ابراہیم خلیل کا مقام ہے ۔" (دمشقی ۔ نسخہ اوکسفورڈ ، ۴۲)۔

"یہ یروشلم کے ضلع میں واقع ہے ۔" (یاقوت ۔ دوم ۔ مراصد اول)۔ یہودی روایات اسے کنج آمرہ کے مرادف قرار دیتی ہیں ۔ یہ جبروان کی شرکت پر بیت المقدس سے قریب ہی جانب شمال آباد ہے ۔

رمادہ ۔ (۱) "ولایت فلسطین کا ایک موضع ۔ اسے دوسرے رمادہ سے تمیز کرنے کے لیے رمادۂ الرّملہ کہتے ہیں ۔" (یاقوت ، دوم ۔ مراصد ، اول)۔

الرّمادہ ۔ (۲) "ایک وسیع محلّہ جو بجائے خود قریب قریب ایک بستی کے برابر ہے ، حلب کے باہر واقع ہے لیکن مکانات کا سلسلہ اس تک چلا گیا ہے ۔ اس میں بازار ہیں اور اس کا والی بھی الگ مقرر ہوتا ہے ۔" (" ۔ ")۔

راموشہ ۔ "حلب کا ایک علاقہ جو قنسرین کی طرف حلب

سے ۲ فرسخ کے فاصلے پر ہے"۔ (〃 - 〃)۔

راس الحصن۔ "ایک چھوٹے سے بارونق ساحلی قصبے کا نام ہے جو طرابلس کے ضلعے میں ایک خلیج کے کنارے واقع ہے۔ یہ خلیج عرض میں بخط مستقیم ۱۵ میل اور ساحل ساحل ناپئے تو ۳۰ میل لمبی ہے اور جُونِ (= خلیج) عرقہ کہلاتی ہے۔ ساحلِ خلیج کے وسط میں، ۳ قلعے ایک دوسرے کے پاس بنے ہوئے ہیں۔ پہلا جو طرابلس سے قریب ترین ہے، لوتوردس کہلاتا ہے (دوسرے نسخوں میں اس لفظ کا املا "لورورؤس"، "لوکوروس"۔ "لوئی دروس" اور لوئی سروس" درج ہے جس سے صحیح تلفظ کا پتہ نہیں چلتا) دوسرا قلعہ البابیہ ہے (دوسرے نسخوں میں "بابینا" اور "لبسمیہ" بھی پڑھا جاتا ہے) اور یہ ایک ندی کے کنارے جسے نہرِ بابیہ کہتے ہیں، واقع ہے۔ تیسرا قلعہ حصن الحمام موسوم ہے اور یہ تینوں ایک دوسرے کے نزدیک نزدیک ہیں"۔ (ادریسی، ۲۸)۔

جبل راس الخنزیر۔ "اس پہاڑ پر ایک بڑی خانقاہ بنی ہوئی ہے اور یہ ملک شام کا آخری اور ارمنیہ (خورد) کا پہلا مقام ہے"۔ (ادریسی، ۲۳۔ تحریر ۱۱۵۴ع)۔
جبل راس الخنزیر سے حصن سویدیہ تک ۲۰ میل (ادریسی) حصن سویدیہ ۱۰ میل (〃) ہے۔

الرعشا۔ "شام کی ایک بستی"۔ (یاقوت، دوم۔ مراصد۔ اول)

رستن (Arethusa) "رستن، حماہ سے نیم منزل کے فاصلے پر جانب جنوب، ایک بڑی محراب دار پل کے پاس واقع ہے جو رود عاصی پر بنایا گیا ہے۔ حضرت عمرؓ ابن الخطاب کے زمانے میں یہ شہر

ویران و خراب کر دیا گیا تھا۔ یہاں بہت سے کھنڈر پڑے ہیں اور یونانیوں کا بیان ہے کہ اس جگہ بیشمار خزائن مدفون و مخفی ہیں۔ لیکن اس کی اصلیت کا حال خدا ہی کو معلوم ہے" (ابن جبیر، ۲۵۸)۔

یاقوت نے لکھا ہے کہ "الرستن، حماہ اور حمص کے وسط میں ایک چھوٹا اور قدیم قصبہ ہے۔ اسے نہر میماس پر جو آج کل عاصی کہلاتی ہے، آباد کیا تھا۔ شہر اب ویران ہو گیا ہے لیکن کھنڈروں سے بھی اس کی گزشتہ شان و شوکت کا پتہ چلتا ہے۔ یہ کھنڈر ایک بلندی پر جس کے نیچے رود عاصی بہتی ہے، پھیلے ہوئے ہیں" (یاقوت، دوم۔ مراصد اوّل)۔

ابو الفدا کہتا ہے کہ "الرستن زمانہ گزشتہ میں ایک بڑا اور نہایت آباد شہر تھا مگر اب کھنڈر ہو گیا ہے۔ یہاں کی ایک ایک حویلی اتنی وسیع ہے کہ بجائے خود خاص گاؤں یا گڑھی معلوم ہوتی ہے لیکن جدھر دیکھیئے شکستہ عمارات و در و دیوار کے ڈھیر پڑے ہیں۔ بعض محرابیں اور شہر کے پھاٹک ابھی تک موجود ہیں اور پانی کی نہریں اور فصیل کے اجزا بھی کہیں کہیں سلامت رہ گئے ہیں۔ اس کا محل وقوع نہر عاصی کے جنوب کی طرف ایک ٹیکرا ہے جو تقریباً تمام تر کوڑے کرکٹ کا ڈھیر معلوم ہوتا ہے اور حمص کی جانب پھیلتا چلا گیا ہے۔ یہ جگہ حمص اور حماہ کے وسط میں ہے۔ کہتے ہیں یہ شہر سب سے پہلی اسلامی فتوحات کے وقت پامال و ویران ہوا" (ابو الفدا، ۲۳۱)۔

الراوندان ۔ "ولایت حمص کے ایک پر اشجار اور پر فضا علاقے کا خوب مستحکم قلعہ ہے" (یاقوت، دوم)۔ صاحب مراصد نے یہ تصریح کر دی ہے کہ یہ "جومہ کے ضلع میں واقع ہے" (مراصد، اول)۔

ابو الفدا لکھتا ہے کہ "الراوندان، ولایت قنسرین کا قلعہ ہے اور ایک سفید گوں بلند پہاڑی پر اونچی فصیلیں بنا کے اسے تعمیر کیا ہے۔

اس میں چشمے، باغ، ثمرور درخت اور ایک خوبصورت وادی ہے۔ اسکے نیچے عِفرِین ندی بہتی ہے۔ یہ حارم کے شمال اور حلب کے شمال مغرب میں ۲ دن کی راہ پر حارم کے میدانِ عمق یا ایک وسیع وادی میں واقع ہے جو پہاڑوں سے گھری ہوئی ہے۔ اس وادی میں گاؤں اور زیتون کے باغ کثرت سے ہیں۔ یہ علاقہ حلب کا ایک ضلع ہے جسے الجمہ کہتے ہیں " (ابو الفدا، ۲۶۷)۔

راویہ۔ " غُوطۂ دمشق کا ایک گاؤں۔ یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بیوی، حضرت ام کلثومؓ کا مزار ہے " (یاقوت، دوم۔ مراصد، اول)۔

رایس۔ " شام کے سمندر کا ایک پہاڑ " (" - ")۔

ریحا۔ " حلب کے قریب ایک چھوٹا قصبہ اور خدا کی زمین پر ایک بہترین و مرغوب ترین مقام جس میں ہر طرف اشجار و انہار اور باغ ہیں اور حلب کی نواح میں اس سے زیادہ خوشگوار جگہ کوئی نہیں ہے۔ یہ جبل لبنان کی ڈھلان پر آباد ہے " (" - ")۔
واضح رہے کہ یہ نام بھی اسی طرح لکھتے ہیں جیسے کہ شام کے مشہور شہر ریحا، یا اریحا (Jericho) کا نام۔ لیکن یہ گاؤں حلب کے جنوب مغرب میں واقع ہے "

ربوہ۔ " وہ مقام جس کی قرآن حکیم میں تعریف ان الفاظ میں آئی ہے :- وجعلنا ابن مریم و امّہٗ آیۃً وآوینٰھما الی ربوۃٍ ذات قرارٍ و معین " (سورۃ المومنون، ۵۲) کہا جاتا ہے کہ اس میں دمشق کی طرف اشارہ ہے اور یہ جگہ دمشق سے ایک فرسخ دور، جبل قاسیون کی ڈھلان

پر واقع اور اتنی دلفریب ہے کہ دنیا میں ایسی کہیں نہ ہوگی ۔ یہاں ایک اونچی مسجد بنی ہوئی ہے جس کے زیرِ قدم نہر بردا بہتی ہے ۔ اور خود مسجد ایک دوسری ندی نہر تورا کے کنارے تعمیر کی گئی ہے ۔ جہاں اس پر پل بھی بنا ہوا ہے ۔ آگے اوپر کی طرف چلیئے تو نہر یزید ملتی ہے جس کے پانی سے گرد و پیش کے باغ سیراب ہوتے ہیں ۔ اسی نواح میں وہ غار ہے جس کی زیارت کے لیے بہت لوگ آتے ہیں اور جس کی نسبت کہا جاتا ہے کہ قرآن شریف میں اس کا ذکر آیا ہے اور حضرت مسیح علیہ السلام وہیں پیدا ہوئے تھے " (یاقوت ، دوم ۔ مراصد ، اول ، نیز ملاحظہ ہو ، باب ششم ، صفحہ ۲۸۴)

الرّحبہ ۔ " ضلع سرخد کے مقام لجاہ (Trachonifis) کے کنارے پر ایک گاؤں ہے جسے الرحبہ کہتے ہیں " (" - ") ۔

روحین ۔ " حلب کے دیہات میں سے ، جبل لبنان پر ایک گاؤں ۔ یہاں پہاڑ کے رخ پر ایک مشہد بنا ہوا ہے جس کی زیارت کو بہت لوگ آتے ہیں ۔ کہا جاتا ہے کہ یہ قسؓ ابن ساعدہ کا مقبرہ ہے کہتے ہیں کہ روحین میں شمعون الصفا کا مزار بھی ہے لیکن یہ کچھ ٹھیک نہیں کیونکہ ان (مسیحی) بزرگ کا تابوت رومیہ (= روم) میں دکھایا جاتا ہے جہاں کے بڑے کلیسا کے ایک بغلی دالان کی چھت سے یہ چاندی کی زنجیروں میں لٹکا ہوا ہے " (" - ") غالباً اس شمعون (یا سائمن) سے سینٹ پیٹر نہیں بلکہ سائمون میجوس مراد ہے ۔

رومہ ۔ " طبریہ کے قریب ایک چھوٹا گاؤں حضرت یعقوبؑ کے بیٹے یہودا کا یہاں مدفن ہے " (علی ہروی ۔ نسخہ اوکسفورڈ ورق ۲۹)

الرّمیلہ - "بیت المقدس کا ایک گاؤں" (یاقوت دوم - مراصد، اول)

الرّصافہ - "خاندان امویہ کے خلیفہ ہشام کے بنائے ہوئے قلعوں میں سے ایک قلعہ - اس کے ہر طرف محلّے اور آباد گاؤں بسے ہوئے ہیں - اس میں بازار ہیں جہاں بہت کچھ لین دین اور خرید و فروخت ہوتی رہتی ہے" (ادریسی، ۲۶)

یاقوت لکھتا ہے کہ "رصافۂ شام، یا رصافہ ہشام ابن عبدالملک صحرا کے راستے پر، الرّقہ سے ۴ فرسخ دُور واقع ہے - اسے خلیفہ ہشام نے اس زمانے میں بنایا جب کہ شام میں طاعون کی شدت تھی - یہ خلیفہ خود بھی گرمیوں میں رصافہ آجایا کرتا تھا - اس میں پانی کے لیے حوضوں کا انتظام کیا گیا ہے کیونکہ فرات یہاں سے بہت دُور تھا - ۱۲۰ درع گہرے کنوئیں بھی ہیں لیکن ان کا پانی کھاری ہوتا ہے - انھیں النعمان ابن الحارث ابن الایہم نے کھدوایا تھا کیونکہ ہشام کے فصیلیں اور قصر بنانے سے پہلے اس جگہ غسانی لوگ آباد تھے"

"ابن بطلان طبیب ایک خط میں جو اس نے ۴۴۳ھ (= ۱۰۵۱ء) میں اپنے دوست ہلال ابن محسن کو لکھا ہے، بیان کرتا ہے کہ "الرصافہ اور الرّحبہ کے درمیان ۴ دن کی مسافت ہے - وہ محل جسے قصر رصافہ کہتے ہیں، پتھر کی بنائی ہوئی ایسی شاندار عمارت ہے کہ بغداد کا قصر خلافت ہی اس سے بہتر ہوگا - اس کے اندر ایک عظیم الشان گرجا ہے جس کے بیرونی رخ پر سونے کی میناکاری کی ہے اور اس کام کو ہلینا کے بیٹے قسطنطین نے شروع کیا تھا" الرّصافہ کو ہشام ابن عبدالملک نے از سرِ نو تعمیر کرایا اور اس میں سکونت اختیار کی یعنی کنارِ فرات کے ڈانس مچھروں سے بچ کر یہاں پناہ لی - مذکورہ بالا گرجا کے نیچے تہ خانہ یا ایک وسیع حوض ہے جس کا رقبہ خود گرجا کے برابر ہے - اس کو

لداؤ دے کے بنایا اور چھت کو ستونوں پر قائم کیا ہے۔ سنگ مرمر کی تختیوں سے اس کا فرش تیار کیا ہے اور اس میں برسات کا پانی ذخیرہ کرلیتے ہیں۔ قلعے کے باشندے زیادہ تر مسیحی لوگ ہیں۔ ان کا ذریعۂ معاش قافلوں کو پہنچانا اور بار برداری ہے لیکن یہ چور اور ڈاکو ہیں۔ قصر رصافہ ایک ایسے ہموار کف دست صحرا کے بیچ میں بنا ہوا ہے جس کی حدود نظر نہیں آتیں اور ہر طرف افق تک میدان ہی میدان دکھائی دیتا ہے۔ ہم اس جگہ سے چار کوچ کرکے حلب پہنچے۔" (یاقوت لکھتا ہے کہ) رصافۂ ھشام کا ایک دوسرا نام الزورا ہے۔ یہ النعمان کی ملکیت تھا اور اس کے دور کے بعد ویران ہوگیا تھا ورنہ النعمان اپنا خزانہ یہاں رکھتا تھا اور اس کے اوپر ایک صلیب بنی ہوئی تھی کیونکہ النعمان مسیحی تھا۔ اگرچہ اس کا نام الزورا (بمعنی "پر پیچ" جو عام طور پر ندیوں کے لیے استعمال کرتے ہیں) تھا لیکن یہاں کوئی ندی نہ تھی۔" (یاقوت، دوم۔ مراصد، اول)۔

ابوالفدا لکھتا ہے کہ "الرصافہ قنسرین کو متمیز کرنے کے لیے رصافۂ ھشام کہتے ہیں۔ یہ الرقہ کے بالمقابل، صحرا میں، فرات سے ایک منزل یا کچھ کم مسافت پر واقع ہے۔ ایک اور الرصافہ وہ ہے جو شام ہی میں (اسمٰعیلیوں کے قلعے) مصیاف کے قریب واقع ہے۔" ابوالفدا، ۱۷/۲)

الرصافہ سے الدراعہ، ۲ کوچ (مقدسی) یا ۴۰ میل (ابن خردادبہ) یا الزراعہ (الدراعہ کا دوسرا تلفظ) ۲۴ میل (ادریسی) الرقہ آدھا کوچ (مقدسی) یا ۲۴ میل (ادریسی) ہے۔

روسیس۔ ولایت عواصم کا ایک کورہ (= ضلع) انطاکیہ اور طرسوس کے درمیان ساحل کے کنارے پھیلا ہوا ہے۔" (یاقوت دوم۔ مراصد، اول)۔

حصن روسوس - "یہ قلعہ ندی کے کنارے، راس الخنزیر کے نیچے بنا ہوا ہے" (ملاحظہ ہو صفحہ ۶۷۶)۔
حصن روسوس سے جبل راس الخنزیر، ۔ امیل حصن تنیات (سمندر کے راستے) ۱۵ میل ہے ادریسی، ۲۴)۔

السبع (۱) "محی الدین ابن عربی کے قول کے مطابق، یہ جگہ ہے جہاں حشر برپا ہوگا - یہ شام کی ولایت فلسطین کے ایک میدان میں ہے" (یاقوت، سوم - مراصد، دوم)۔

السبع (۲) (Beers=heba) "ولایت فلسطین کا ایک ضلع جو بیت المقدس اور الکرک کے درمیان واقع ہے - اس میں سات فصیلیں ہیں جس کے باعث یہ السبع کہلایا - یہ عمرو ابن العاص فاتح مصر کی ملکیت تھا اور ان کا بیٹا یہیں فوت ہوا" (" - ")۔

سبسطیہ - (۱) (Sebaste Samaria) "نابلس کے قریب ایک مقام" (یعقوبی - ۱۱۶)۔
یاقوت لکھتا ہے کہ "سبسطیہ، ولایت فلسطین کا ایک قصبہ، یروشلم کے توابع میں اس سے ۲ دن کی راہ پر واقع ہے - یہ نابلس کے ضلعے میں ہے - یہاں حضرت زکریاؑ اور یحییٰؑ ابن زکریاؑ اور بہت سے دوسرے بزرگان دین اور انبیاؑ کے مقابر ہیں" (سوم - مراصد دوم)۔

سبسطیہ (۲) "سمیساط کے قریب اور اس کے توابع میں ایک قصبہ، بالائی فرات کے کنارے واقع ہے - فصیل بند بستی ہے" (" - ")۔

سبعین - ”حلب کے دروازے پر ایک گاؤں“ (” - ”)

سبیہ - ”ولایت فلسطین کے الرّملہ کا ایک گاؤں“ (” - ”)

الصادر - ”شام کا ایک مقام“ (” - ”)۔

صَفَد یا صَفَت - سنہ ۱۳۰۰ء میں دمشقی لکھتا ہے کہ ”الجرمک کے علاقے میں جبل کنعان کی چوٹی پر یہ ایک قلعہ ہے جو اصل میں گاؤں تھا مگر بعد میں اسے قلعہ بنا دیا گیا۔ اور پہلے صَفَت اور بعد میں صفد موسوم ہوا۔ یہ ناقابل فتح قلعہ ہے اور ایک زمانے میں فرنگی فرقہ الداویہ کے ایک گروہ کے ہاتھ میں تھا لیکن سلطان بیبرس نے (سنہ ۱۲۶۶ء میں) محاصرہ کر کے اسے لے لیا اور ہر شخص کو جو قلعے میں تھا، قریب کی ایک پہاڑی پر قتل کرا دیا۔ پھر قلعہ تڑوا کر اس کی بجائے ایک برج تعمیر کرایا اور اسے قُلّہ[1] موسوم کیا۔ یہ ۱۲۰ ذرع بلند اور ۷۰ ذرع چوڑا ہے اور برج کی چھت پر ایک دُہرے مسقف راستے سے چڑھتے ہیں جو اتنا چوڑا اور بتدریج بلند ہوتا ہے کہ بغیر سیڑھیوں کے پانچ سوار ایک قطار میں اس پر چڑھ سکتے ہیں۔ برج کی تین منزلیں ہیں جن میں سامان رسد، گودام، مخزن اور بڑے بڑے کمرے ہیں۔ عمارت کے نیچے بارش کے پانی کا ذخیرہ رکھنے کی غرض سے ایک حوض اتنا بڑا موجود ہے کہ یہاں کی فوج تمام سال اس سے سیراب ہو سکتی ہے۔ اسی قسم کا ایک حوض سکندریہ میں مینار فرعون کے نیچے ہے۔ اسی قلعہ صفد میں ساتورہ نامی ایک کنواں ۱۱۰ ذرع گہرا اور ۶ ذرع عریض بنا ہوا ہے۔ ذرع سے یہاں نجاری ذرع مراد ہے۔ ڈول کی بجائے پانی نکالنے کے لیے یہاں چوبی پہیے استعمال کرتے

---

[1] ایک نسخہ میں ”قلعہ“ لکھا ہے۔ قُلّہ کے معنی پہاڑ کی چوٹی کے ہیں۔

ہیں جو مشکیزے کے برابر بڑا ہوتا ہے۔ اس قسم کے دو پیپے ایک رسی میں جسے سریک کہتے ہیں باندھ دیئے جاتے ہیں اور یہ رسی یا لاو کلائی کے برابر موٹی ہوتی ہے۔ پیپے اس طرح بندھے ہوتے ہیں کہ ایک اوپر نکل آئے تو دوسرا پانی کے اندر رہے اور وہ کھینچ لیا جائے تو یہ کنوئیں کے اندر پہنچ جائے۔ کنوئیں کے دہن پر دو لوہے کے بازو دھرے ہیں جن میں ہاتھ اور انگلیاں بنائی ہیں۔ ان انگلیوں میں بھرے ہوئے پیپے کا کنارا اس طرح آجاتا اور آہنی پنجے سے اس طرح پانی کھچ آتا ہے کہ سب کا سب ایک حوض میں جائے اور وہاں سے ذخیرے کے حوض میں پہنچ جائے پیپہ خالی ہونے کے بعد پھر یہ پنجہ اور انگلیاں معکوس حرکت کرتی ہیں اور اسے واپس کنوئیں میں لے جاتی ہیں۔ ان کو جو چیز حرکت دیتی ہے وہ ایک کل ہے جس میں رسیاں اور پہیے لگے ہوئے ہیں کہ ان سے پیپوں والی لاو کنوئیں کے دہن پر برابر آگے پیچھے اور دائیں بائیں عمل کرتی رہتی ہے اور خود کل کو سدھے ہوئے خچر قدم قدم دور کر کے چلاتے رہتے ہیں جب خچر "چکر" پورا کر لیتا اور پانی کے بہنے اور زنجیر کے پھرنے کی آواز سن لیتا ہے تو پلٹ کر اسی جگہ آجاتا ہے جہاں سے چلا تھا اور کل کو الٹی طرف پھیر دیتا ہے اور جب یہ الٹا چکر پورا ہو جاتا ہے اور پانی کے ڈھل ڈھل گرنے اور زنجیر کے پھرنے کی آواز آتی ہے تو پھر وہ رخ بدل کر پھر الگا نا اور مخالف سمت میں کل کو حرکت دیتا ہے اور اسی طرح برابر الٹ الٹ کر چکر کرتا رہتا ہے۔ یہ تماشا بھی دنیا کے عجائبات میں سے ہے۔ کنوئیں کے دہن پر کھڑے ہو کر ہم کوئی لفظ بولیں تو آواز پورے ایک دقیقے تک گونج کر دوبارہ ہم کو سنائی دیتی ہے کیونکہ وہ پانی کی سطح تک پہنچتی اور وہاں سے پلٹ کر بجنسہٖ جو لفظ بولا تھا، اس کو دہراتی ہے۔ اور اگر زور سے پکاریئے تو کنوئیں کی گہرائی اور پانی کی دوری کے باعث وہ بہت ہی زور سے گونجتی اور شور سا مچ جاتا ہے۔ دو آہنی پنجے بالکل آدمی کے اصلی ہاتھ کی طرح کام دیتے ہیں اور ان کی صورت بھی انسانی ہاتھ

کی سی ہے۔" (دمشقی، ۲۱۰)

ابوالفدا کہتا ہے کہ "صفت، ولایت اردن میں ایک متوسط قصبہ ہے۔ یہاں نہایت مضبوط قلعہ بنا ہوا ہے جس سے جھیل طبریہ کے علاقے کی نگہبانی ہوتی ہے۔ زمین دوز نہروں سے پینے کا پانی قلعے کے دروازے تک لائے ہیں۔ قلعے کے باغ نیچے ہیں اور وادی کی ڈھلان جھیل طبریہ کی طرف ہے اس کے مضافات اوپر کے رخ تین پہاڑیوں پر بنے ہوئے ہیں اور کئی وسیع پرگنے ان کے علاقے میں ہیں۔ جب سے ملک الظاہر (بیبرس) نے اسے فرنگیوں کے ہاتھ سے (۱۲۶۶ء میں) لیا ہے، یہ ان فوجوں کا مرکزی مقام بن گیا ہے جو اس ضلعے کے تمام ساحلی قصبوں کی حفاظت پر متعین ہیں۔" (ابوالفدا، ۲۴۳)۔

شاہد یہ بات قابل جتانے کے ہے کہ صلیبیوں کے زمانے کے پہلے عرب جغرافیہ نویسوں کے ہاں بظاہر صفد کا کہیں ذکر نہیں آتا۔

سفیرا۔ "حلب کے قریب ایک گاؤں۔" (مراصد۔ دوم نیز معجم البلدان میں، پنجم، ۲۱)۔

سافریہ۔ "الرملہ کے قریب ایک گاؤں۔" (یاقوت سوم۔ مراصد، دوم)۔

صفت۔ "المعرّہ کا ایک علاقہ۔" (" - ")۔

صفوریہ (Sepphoris) "ولایت اردن کا ایک کورہ (یا ضلع) اور قصبہ، جو طبریہ کے قریب ہے۔" (" - ")۔

الصفصاف:۔ "ثغور المصیصہ کا ایک ضلع ۳۳۹ھ (۹۵۰ء) میں سیف الدولہ کی اس پر تاختیں رہیں۔" (" - ")۔

صفوانیہ:۔ "دمشق کی نواح کا ایک مقام، باب توما کے باہر واقع اور اقلیم خولان میں داخل ہے۔" (" - ")۔

صہیا:۔ "شام کے ضلع بانیاس کا ایک پرگنہ یا اقلیم۔" (" - ")۔

صہیون (۲ط) (بالفتح یا بالکسر اوّل) (Saone) "ولایت حمص میں، ساحل کے قریب ایک مضبوط قلعہ۔ سمندر سے یہ کسی قدر ہٹا ہوا، پہاڑ کے پہلو پر واقع ہے۔ گہری گہری گھاٹیاں جن کی تہیں بہت چوڑی ہیں، اس قلعے کی قدرتی خندقیں ہیں اور صرف ایک سمت کھائی کھودنی پڑی ہے۔ یہ کھائی بھی ۶۰ درع گہری اور جیتی چٹان کو کاٹ کر کھودی ہے۔ صہیون کی تین فصلیں ہیں۔ دو بیرونی آبادی کے گرد اور ایک خاص قلعے کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ یہ اول اول فرنگیوں کے قبضے میں تھا لیکن صلاح الدینؒ نے ۵۸۴ھ (۱۱۸۸ء) میں ان سے چھین لیا اور اس وقت سے مسلمانوں کے ہاتھ میں ہے۔" (" - ")۔

دمشقی لکھتا ہے کہ "حصن صہیون ایک ناقابل تسخیر قدیم زمانے کا قلعہ ہے۔ کہتے ہیں اسے رومیوں کے بادشاہ اغسطس اعظم نے جس کا لقب سیزر (قیصر) ہوا، تعمیر کرایا تھا۔ مگر یہ وہ اغسطس نہیں ہے جس نے اپنا سنہ (سمت) جاری کیا۔ یہ قلعہ پہاڑی کی چوٹی پر واقع اور نہایت دشوار گزار ہے۔ اس کی پانچ فصیلیں ہیں اور قریب ہی ساحل پر ایک لنگر گاہ اس قطعۂ زمین پر بنی ہوئی ہے جو جزیرہ نما کی طرح سمندر میں

آگے نکل آیا ہے" (صفحہ ۲۰۸)۔

ابو الفدا کا بیان ہے کہ "صہیون، ولایت قنسرین میں ہے۔ اس بستی میں نہایت عمدہ قلعہ بنا ہوا ہے جو اتنا مستحکم ہے کہ بزور یورش فتح نہیں ہو سکتا۔ یہ شام کے سب سے مشہور قلعوں میں ہے۔ اس میں آب رسانی کا انتظام بارش کے پانی کا ذخیرہ بنا کے ایسا کیا ہے کہ پانی کی افراط رہتی ہے۔ قلعہ ٹھوس چٹان پر ہے اور اس کے متصل وہ وادی ہے جس میں وہ نمکدار جھاڑی جسے ہنمر کہتے ہیں، پیدا ہوتی ہے اور ان علاقوں میں اور کہیں وہ نہیں ملتی۔ قلعہ پہاڑ کے دامن میں مغرب کی طرف ہٹا ہوا واقع ہے اور اللاذقیہ سے جو تقریباً ایک کوچ کے فاصلے پر مشرق اور کسی قدر جنوب کی طرف ہے، نظر آسکتا ہے" (ابو الفدا۔ ۲۵۷)۔

۱۳۵۵ء میں ابن بطوطہ نے اس قلعے کی سیر کی۔ وہ اسے اشجار و انہار کی کثرت کے باعث مشہور بتاتا ہے اور یہ بھی لکھتا ہے کہ "اس کا بالا حصار نہایت پُر شکوہ ہے" (جلد اول، ۱۶۶)۔

صہیون (۲-ع) (Sion) دیکھو بیت المقدس کے حال میں (صفحہ ۲۲۳)۔

صیدا۔ (۱-ع) "ولایت حوران میں ایک مقام صیدا کہلاتا ہے" (یاقوت، سوم)۔

صیدا۔ (۲-ع) جس کا حال پہلے بیان ہو چکا ہے" (صفحہ ۲۲۳)

سیلون۔ توراۃ کی کتاب حکام، ۱۹-۲۱ کا (Shiloh) "نابلس کا ایک گاؤں، جہاں کہا جاتا ہے کہ مسجد السکینہ اور حجر المائدہ تھے۔

لیکن سچ یہ ہے کہ مائدہ کلیسائے صہیون میں نازل ہوا تھا۔ لوگوں نے مجھ سے (= علی ہروی سے) بیان کیا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام اسی سیلون میں رہا کرتے تھے اور یہیں سے حضرت یوسفؑ اپنے بھائیوں کے ساتھ روانہ ہوئے تھے۔ وہ کنواں جس میں حضرت یوسفؑ کو ان کے بھائیوں نے ڈال دیا تھا۔ سنجل و نابلس کے درمیان، راستے کے دائیں طرف ہے (دیکھو صفحہ ۵۹۷) اور یہ روایت درست ہے۔" (علی ہروی۔ نسخہ اوکسفورڈ، ۳۴۔ نقل کردہ یاقوت، سوم، ۲۰۔ مراصد۔ دوم)۔

ساعیر (Seir) "انجیل میں یہ ولایت فلسطین کے پہاڑوں کا نام ہے۔ ہم اسے پہلے فاران کے تحت میں بیان کرآئے ہیں (ملاحظہ ہو صفحہ ۵۵۹) ساعیر الناصرہ، عکہ و طبریہ کے مابین واقع ہے۔ توراۃ میں ارشاد کیا گیا ہے کہ "وہ (یعنی جناب باری سبحانہ) سینا سے آیا اور طور سینا پر (موسیٰ سے) ملا۔ ساعیر پر (خود) منترہ ہوا اور عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کے ناصرہ سے آنے کی خبر دی۔ پھر جبل فاران پر اس نے ظہور فرمایا۔" اس آخری نام سے حجاز کے پہاڑ مراد ہیں اور حضور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا اشارا ہے۔ اور یہ سب توراۃ کی پانچویں جلد، جزو دہم میں مرقوم ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔" (یاقوت سوم۔ مراصد، دوم) مذکورۂ بالا اقتباس ڈیوٹرونومی، ۳۳، ۲ کا بتغیر الفاظ صحیح ترجمہ ہے۔

الساجور۔ "منبج کی ایک ندی کا نام۔" (" - ")۔

سکریہ۔ "الرملہ سے ایک کوچ اور تلیل سے ۲ کوچ پر ایک بستی۔" (مقدسی، ۱۹۲)۔

سقبا ۔ "غوطۂ دمشق کا ایک گاؤں" (یاقوت، سوم۔ مراصد، دوم)

سقعث ۔ "شام کا ایک مقام جسے دیار کلاب کے المضجع (پڑاؤ) کے قریب بتاتے ہیں، جہاں الگ الگ پہاڑیاں کھڑی ہیں" (" ۔ ")

السّقی ۔ "دمشق کے باہر ایک جگہ" (" ۔ ")

سقا ۔ "غوطہ کا ایک گاؤں جو دمشق سے ۴ میل کے فاصلے پر ہے" (" ۔ ")

صبعل ۔ "شام کا ایک مشہور پہاڑ" (مراصد، دوم) یاقوت نے اس کا ذکر نہیں کیا ہے

سلع ۔ "یروشلم کے ضلعے کی وادئ موسیٰ (پیٹرا؟) میں ایک قلعہ" (یاقوت، سوم۔ مراصد، دوم)

سلغوس ۔ "ولایت ثغور کی سرحد کا ایک قلعہ جو طرسوس کے آگے واقع ہے۔ سلغوس لکھتے ہیں ایک بستی کا بھی نام ہے جس پر خلیفہ المامون نے چڑھائی کی تھی" (" ۔ ")

سلام ۔ "سمیساط کے قریب، یونانی علاقے کا ایک مقام" (" ۔ ")

سلمیہ: "یعقوبی ۸۹۱ء میں لکھتا ہے کہ "یہ صحرائے شام کا ایک قریہ ہے جسے عبد اللہ عباسی نے آباد کیا اور پانی کی ایک نہر یہاں تک کھدوائی اور کنویں بنوائے جن کے باعث یہاں زعفران کی کثرت سے کاشت ہونے لگی۔ اس میں بانی مذکور کی اولاد آباد ہے" (صفحہ ۱۱۱)

اصطخری لکھتا ہے کہ "سلمیہ، ولایت حمص کا ایک قصبہ ہے جس میں ہاشمی (= عباسی) لوگ زیادہ تعداد میں آباد ہیں۔ یہ صحرا کی سرحد پر واقع اور نہایت سرسبز ہے" (صفحہ ۶۱ - نقل کردہ ابو الفدا، ۲۶۵)

ادریسی خبر دیتا ہے کہ "سلمیہ صحرا کے کنارے پر مثل قصبے کے ایک قلعہ ہے۔ چھوٹا مگر خوب آباد ہے" (صفحہ ۲۶)

"سلمیہ، صحرا کے نواح میں ایک چھوٹا قصبہ ہے۔ یہ حماہ کے ضلعے میں داخل اور شہر حمص سے ۲ دن کی راہ پر ہے اور اسی کی ولایت میں شمار ہوتا تھا" (یاقوت، سوم - مراصد، دوم) دمشقی (۲۰۷) اور ابو الفدا (۲۶۵) مذکورہ بیانات میں کچھ اضافہ نہیں کرتے بجز اس کے کہ عبد اللہ عباسی کی نہر کا حال لکھتے ہیں کہ وہ سلمیہ سے حمص تک کاٹ کر لیجائی گئی ہے۔

سلمیہ سے حمص تک، ایک کوچ (مقدسی) یا ۲۴ میل (ادریسی) القسطل، ۲ کوچ (مقدسی) یا ۳۰ میل (ادریسی - ابن خردادبہ)

صلخد یا صرخد (توراۃ کا (Salchah)) علی ہروی لکھتا ہے کہ "صلخد، ولایت حوران کا قریہ ہے۔ حضرت موسیٰؑ اور ہارونؑ کے کئی قصے اس قصبے سے متعلق بیان کئے جاتے ہیں" (نسخہ اوکسفورڈ، ۲۰۵)

یاقوت کہتا ہے کہ "سرخد، حوران کے ضلعے اور حکومت کا

ایک مضبوط قلعہ ہے جو پر فضا علاقے کے وسط میں واقع ہے۔" (سوم مراصد، دوم)

دمشقی لکھتا ہے کہ "قلعۂ سرخاد، جبل بنی ہلال کے قریب جنہیں پانی کی کثرت کے باعث جبل الرّیان بھی کہتے ہیں، واقع ہے۔" (صفحہ ۲۰۰)

ابو الفدا کا بیان ہے کہ "سرخد، اونچے قلعہ والا، چھوٹا سا قصبہ ہے۔ اس میں بہت سے تاکستان ہیں لیکن سوا بارش کے پانی کے جو حوضوں وغیرہ میں بھر لیا جائے، اور کوئی ذریعہ آب رسانی نہیں ہے۔ یہ حوران کے ضلعے کا جو ولایت دمشق میں داخل ہے جزو ہے۔ ابن سعید نے اسے قبائل بنی ہلال کا صدر قریہ بتایا ہے۔ اس کی اراضی سے آگے جنوب اور مشرق دونوں طرف صحرا شروع ہو جاتا ہے۔ مشرق ہی کی طرف عراق کی بلند سڑک جاتی ہے جسے الرّصیف کہتے ہیں اور جنھوں نے اس راستے سے سفر کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ سرخد سے بغداد تقریباً دس دن میں پہنچ جاتے ہیں۔ سرخد اور حوران کے ایک دوسرے بڑے قصبے زرع میں کوئی ایک دن کی راہ کی مسافت ہے۔" (ابو الفدا، ۲۵۹)

الصالحیہ - "ایک بڑا گاؤں جس میں منڈیاں اور مسجد موجود ہے۔ جبل قاسیون کی، جو دمشق پر چھایا ہوا ہے۔ ڈھلان پر یہ گاؤں آباد ہے۔ اس کے اکثر باشندے بیت المقدس کی نواح کے آئے ہوئے لوگ ہیں جو وہاں سے اٹھ کر یہاں آبسے۔" (یاقوت سوم۔ مراصد، دوم) نیز ملاحظہ ہو صفحہ ۶۲۱)

السلت - "ولایت اردن کا ایک قصبہ۔ یہ چھوٹا سا قصبہ مع قلعہ کے ہے جو عجلون کے جنوب میں ایک کوچ کے فاصلے پر غور

کی مشرق کی طرف کی پہاڑیوں میں واقع ہے۔ یہ اریحا کے مقابل میں ہے اور اس کے قلعے سے غور کا سارا قلعہ زیر اثر آجاتا ہے۔ الصلت کے قلعے کے نیچے سے ایک لبالب چشمہ ابلتا ہے اور یہاں سے جو انار باہر بھیجے جاتے ہیں وہ تمام ملکوں میں مشہور رہیں۔ بستی خوش حال اور خوب آباد ہے۔" (ابوالفدا - ۲۴۵)

"وہ پہاڑ جنھیں جبل الصلت کہتے ہیں، جبل عوف کے جنوب مشرق میں واقع ہیں۔ ان علاقوں کے باشندے باغی ہوگئے تھے اور انھی کو قابو میں رکھنے کے لیے ملک معظم نے الصلت کا قلعہ تعمیر کیا۔ یہ عجلون، نیز کرک سے ۲ کوچ کے فاصلے پر ہے۔" (رر - ۲۲۸)

سلوق ۔ "شام کا ایک قریہ" (یاقوت، سوم - مراصد، دوم)

سلوقیہ (Seleucia Pieria) "انطاکیہ کے قریب ساحل پر ایک قلعہ۔ اسے خلیفہ الولید نے از سر نو بنوایا تھا۔" (بلاذری - ۱۴۸)

۹۴۳ء میں مسعودی تحریر کرتا ہے کہ "انطاکیہ کے قریب ساحل پر بہت سے کھنڈر ہیں جو آج تک دیکھنے کے قابل ہیں۔ ان کھنڈروں کو سلوقیہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔" (دوم، ۱۹۹ - یاقوت بھی ان کا ذکر کرتا ہے۔ جلد سوم، ۱۲۶ - مراصد، دوم)

سام ۔ "غوطۂ دمشق کا ایک گاؤں۔ اقلیم خولان میں واقع ہے۔" (یاقوت، سوم - مراصد، دوم)

سمکین ۔ "ولایت دمشق میں حوران کا ایک گاؤں۔" (رر - رر)

سمالو یا صمالو ۔ "ثغور شام کا ایک قلعہ اور قصبہ طرسوس اور المصیصہ سے زیادہ دور نہیں ہے۔ خلیفہ الرشید نے ۱۶۳ھ (= ۷۸۰ء) میں محاصرہ کر کے اسے تسخیر کیا اور یہاں کے باشندوں کو بغداد لے جا کر باب الشماسیہ کے قریب اس جگہ بسا دیا جسے انھوں نے پھر اپنے وطن کے نام پر سمالو موسوم کیا۔" (بلاذری، ۱۷۰ - " - ")

السماوہ ۔ "کوفہ و شام کے درمیان جو دشت بزرگ پھیلا ہوا ہے، یہ اس کا نام ہے۔ یہ بالکل مسطح علاقہ ہے اور سوائے چند پتھروں کے اور کوئی پہاڑ پہاڑی بھی اس میں نہیں ہے، البتہ کہیں کہیں پانی ل جاتا ہے۔" (یاقوت، سوم - مراصد، دوم)

الصمان ۔ "ولایت بلقا بیرونی حدود پر، حدود شام کے اندر ایک مقام۔" (" - ") ۔

سمنین ۔ "ولایت ثغور کا ایک قریہ، یونانی علاقے کی طرف۔" (" - ")

صنعا ۔ غوطہ کا ایک گاؤں، المزہ پہنچنے سے پہلے دمشق کے دروازوں کے متصل ملتا ہے۔ مسجد خاتون کے مقابل واقع ہے۔ آج کل (۱۲۲۵ء میں) اس کے مکانات شکستہ ہو گئے ہیں اور زمین میں کھیتی ہونے لگی ہے یا باغ بن گئے ہیں۔" (" - ")

سناجیہ ۔ "الرملہ کے ضلعے میں عسقلان کا ایک گاؤں۔" (" - ")

صنمان یا صنمین ۔ حوران کے ضلعے میں، دمشق سے ۲ کوچ پر، ایک قصبہ " (رر ۔ رر) ابن بطوطہ اسے ایک بڑا گاؤں بتاتا ہے " (جلد اول، ۲۵۴)

سنجہ ۔ " ایک قریہ جو بالس سے زیادہ دور نہیں ہے۔ یہ ایک چھوٹی بستی ہے اور اسی کے قریب قنطرہ سنجہ کا وہ پل ہے کہ اس سے زیادہ خوبصورت پل اسلامی دنیا میں نہ ہوگا۔ یہ عجائبات زمانہ میں داخل ہے " (اصطخری ۶۲ - ابن حوقل ۱۲۰)
ادریسی خبر دیتا ہے کہ " سنجہ، منبج کے قریب ایک چھوٹی بستی ہے۔ اس کے قریب تراشیدہ پتھروں کا ایک پل ہے جس میں کمال چابک دستی سے کمانیں بنائی گئی ہیں۔ اسے قنطرہ سنجہ کہتے ہیں اور پلوں میں اعجوبہ روزگار پل سمجھا جاتا ہے اور سب سے بڑی پلوں میں بھی شمار ہوتا ہے کہ پورے فرات کے عرض پر بنا ہوا ہے۔ اسے جسر منبج کے نام سے بھی یاد کرتے ہیں " (ادریسی " ۲۷)

الصنبرہ ۔ " ولایت اردن کا ایک مقام جو طبریہ سے ۳ میل پر، عقبۂ (= درہ) افیق کے بالمقابل واقع ہے۔ امیر معاویہؓ موسم سرما یہاں گزارا کرتے تھے۔ (یاقوت، سوم ۔ مراصد ۔ دوم)

صرفہ ۔ " ولایت بلقا میں مآب کے ضلعے کا ایک گاؤں۔ کہتے ہیں، یہاں حضرت یوشعؑ ابن نونؑ کا مزار ہے " (رر ۔ رر ۔ نقل کردہ از علی ہروی، نسخہ اوکسفورڈ، ۲۷)

صرفند یا صرفندہ (لوقا کا (Sarepta) اور توراۃ، کتاب الملوک ۱۷/ ۹ کا (Zarephath) ایک گاؤں، جہاں سے عدلون، ۲۰ میل

اور صیدا ۱۰ میل ہے" (ادریسی، ۱۲)
یاقوت کہتا ہے کہ "صرفندہ، ساحل شام پر صور کا ایک گاؤں ہے" (سوم - مراصد، دوم)

سرغ - "المغیثہ اور تبوک کے درمیان شامی حجاج کے راستے پر ایک مقام" (" - ")

سرح - "شام کا ایک مقام بصریٰ کے قریب" (" - ")

ساریس - "یروشلم کے نواحی علاقے کا ایک گاؤں جو اسکے اور الرملہ کے درمیان دونوں شہروں سے ۴، ۴ گھنٹے کی مسافت پر ہے" حاشیہ صاحب مراصد، معجم البلدان میں، جلد پنجم، ۲۱)

سرجہ - (۱) "سمیساط کے قریب، فرات کے کنارے ایک مقام" (یاقوت، سوم - مراصد، دوم)

سرجہ - (۲) سرجہ، حلب کا بھی ایک گاؤں ہے جسے سرجہ بنی عُلیم کہتے ہیں" (" - ")

سرمد - "ولایت حلب کا ایک ضلع" (" - ")

سرمین - "۱۰۴۷ء میں ناصر خسرو نے اس کی سیاحت کی اور اسے بلا شہر پناہ کی بستی بتاتا ہے" (صفحہ ۳)

یاقوت کا بیان ہے کہ "سرمین، حلب کے ضلعے کا چھوٹا مگر مشہور قصبہ ہے۔ آج کل (تیرھویں صدی عیسوی) اس کے باشندے سب کے سب اسمٰعیلی ہیں۔ المیدانی اپنی کتاب الامثال میں لکھتا ہے کہ سرمین، سادوم کا شہر ہے جس کے قاضی کی ایک ضرب المثل بن گئی ہے" (" - ") نیز دیکھو صفحہ ۲۵۴۔

ابوالفدا لکھتا ہے کہ "سرمین، ولایت حلب کا قصبہ ہے جس میں زیتون اور دوسرے درختوں کی کثرت ہے یہاں آب رواں نہیں بلکہ صرف بارش کا پانی حوضوں میں جمع کر لیا جاتا ہے۔ اس کی اراضی وسیع اور توابع کثیر ہیں اور زمین سرسبز ہے۔ بستی میں ایک مسجد جامع ہے مگر کوئی فصیل یا شہر پناہ نہیں۔ حلب سے جانب جنوب کوئی ایک کوچ کی مسافت پر واقع ہے اور معرۃ اور حلب کے بیچ میں ہے" (ابوالفدا - ۲۶۵)

۱۳۵۵ء میں ابن بطوطہ سرمین آیا۔ وہ یہاں کی کثرت اشجار کا جن میں زیادہ تر زیتون تھے، ذکر کرکے لکھتا ہے کہ "یہ ایک خوشنما چھوٹا قصبہ ہے اور اس میں صابون سازی کا بہت کام ہوتا ہے۔ یہاں کا صابون الأجری، دمشق بلکہ قاہرہ تک دساور جاتا ہے اور خوشبودار صابون بھی جس سے ہاتھ دھوتے ہیں۔ اسے سرخ، زرد وغیرہ رنگین بناتے ہیں۔ قصبے میں سوتی کپڑے بھی بنتے ہیں۔ سرمین والوں کو دس بولنے سے چڑ ہے۔ وہ جب کہیں گے نو اور ایک کہیں گے دس نہیں کہیں گے۔ سرمین میں نو گنبد کی ایک مسجد بہت خوبصورت ہے" (ابن بطوطہ - اول، ۱۴۵)

سارونیہ ۔ "طبریہ کے قریب ایک درہ ۔ الطور تک پہنچنے کے لیے، اس پر سے چڑھنا پڑتا ہے" (یاقوت، سوم - مراصد، دوم)

ساساکون ۔ "حماہ کا ایک گاؤں" (" ۔ ")

السطح ۔ "بیت لہیا کی ایک اقلیم (یا پرگنہ) ولایت دمشق میں بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ قتیرہ اور غباغب کے درمیان ہے اور ایک راوی نے اس کا محل وقوع دمشق کے باب توما کے باہر قرار دیا ہے" (" ۔ ")

السواد ۔ "ولایت اردن کا ایک ضلع ۔ اس کی آبادی آدھی عرب آدھی یونانی ہے" (یعقوبی، ۱۱۵ ۔ نوشتہ ۸۹۱ء)

یاقوت نے لکھا ہے کہ "السواد، بلقا کے قریب واقع ہے یہاں کے پتھر سیاہ ہوتے ہیں اور یہی اس کی وجہ تسمیہ ہے ۔ اسے سر السواد بھی کہتے ہیں" (سوم ۔ مراصد، دوم)

سواجیر ۔ "شام میں ضلع منبج کی ایک مشہور ندی" (" ۔ ")

الشبعا ۔ "دمشق کی اقلیم بیت الآبار کا ایک گاؤں" (" ۔ ")

شابک ۔ "قبائل قداعہ کا، شام میں ایک پڑاؤ" (" ۔ ")

الشاغور ۔ "دمشق کے باب الصغیر کے باہر ایک محلہ، ذرا جنوب کو ہٹا ہوا ۔ یہ شہر کے باہر کچھ فاصلے سے واقع ہے" (" ۔ ")

نیز دیکھو صفحہ ۲۷۸ ۔

شہبہ ۔ ”حوران کا ایک گاؤں ۔“ (” ۔ “)

شحشبوا ۔ ”افامیہ کا ایک گاؤں ۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ سکندر اعظم کی قبر یہاں ہے ۔ مگر دوسرا قول یہ ہے کہ اس کی صرف امعا یہاں دفن کی گئی تھیں اور باقی جسم سکندریہ کے مینار (Pharos) کے پاس دفن ہوا ۔ بایں ہمہ، عام رائے وہی ہے کہ سکندر نے، عراق کے شہر بابل میں وفات پائی ۔“ (” ۔ “)

شیحان ۔ ”وہ پہاڑ جو بیت المقدس کے گرد کے سب پہاڑوں سے اونچا نظر آتا ہے اسی پر حضرت موسیٰ علیہ السلام چڑھے اور وہاں سے بیت المقدس کا معائنہ کیا اور وہ انھیں اچھا نہ معلوم ہوا اور وہ پکارے ”اے رب کیا یہی تیرا مقدس مقام ہے؟“ جواب ملا کہ ”ہاں یہی ہے اور اے موسیٰؑ تو کبھی اس میں داخل نہ ہوگا چنانچہ آپ کا انتقال ہوا اور آپ کبھی شہر بیت المقدس میں داخل نہ ہوئے ۔“ (” ۔ “) یہ توراۃ کا نبوہ ہے (دیکھو صفحہ ٦٠٥)

شیطار ۔ ”شام کا ایک مقام ۔“ (” ۔ “)

شیزر ۔ (Larrissa) ”ولایت حمص کا ایک چھوٹا قصبہ، جس میں کھیتوں، درختوں، پھلوں اور پانی کی کثرت ہے (اصطخری ٦١ ۔ ابن حوقل، ١١٦ ۔ یعقوبی بھی اس کا ذکر کرتا ہے صفحہ ١١١) ۔

یاقوت لکھتا ہے کہ ”شیزر، ایک قلعے اور اس کے علاقے کا جو المعرّہ کے قریب واقع ہیں، نام ہے ۔ اس کے اور حماۃ کے درمیان ایک دن کی راہ ہے ۔ قلعے کے نیچے رود عاصی بہتی ہے اور اس پر یہاں ایک پل بنا ہوا ہے جس کا دوسرا سرا البستی کے وسط میں ہے ۔

یہ بہت قدیم شہر ہے اور حماۃ کی تسخیر کے بعد، سب سے پہلے حضرت ابو عبیدہؓ نے، امان دے کر اسے ۱۷ھ (= ۶۳۸ء) میں فتح کیا۔" (یاقوت، سوم - مراصد، دوم)

دمشقی کا بیان ہے کہ "شیزر ایک قلعہ بند قصبہ ہے مگر طاعون کے اس پر حملے ہو چکے ہیں۔ یہ خوب سیراب ہے اور لوگ نہر عاصی کا پانی پیتے ہیں۔ شیزر کا قلعہ عرف الدیک (= مرغ کا کلس) کہلاتا ہے اور تین طرف نہر عاصی سے محفوظ ہے۔ یہ بہت دور سے نظر آتا ہے۔" (دمشقی، ۲۰۵)

ابو الفدا لکھتا ہے کہ "حمص کی ولایت میں شیزر ایک مضبوط قلعہ رکھتا ہے۔ اس کے شمال سے رودِ عاصی گزرتی ہے اور تھوڑے ہی فاصلے پر ایک پشتے پر سے نیچے گرتی ہے جو دس درع بلند اور الخطلہ موسوم ہے۔ بستی میں درخت، باغ اور بہت سے میوے (خاص کر انار) ہوتے ہیں۔ ندی (عاصی) پر یہاں پل بھی بنا ہوا ہے۔ شیزر کا فاصلہ حماۃ سے ۹، حمص سے ۳۳ اور انطاکیہ سے ۳۶ میل ہے۔ دھوپ کی پکی اینٹوں سے اس کی شہر پناہ چنی ہے اور اس میں تین دروازے ہیں۔ شہر پناہ سے باہر اور بستی کے شمال میں نہر عاصی بہتی ہے۔" (ابو الفدا، ۲۶۳)

شیزر تا حماۃ، ایک کوچ (مقدسی) کفر تاب، ایضاً (")

الشجرہ — "ایک گاؤں جس میں حضرت صالحؑ کے فرزند الصدیق کی قبر ہے۔" (علی ہروی، نسخہ اوکسفورڈ، ۲۹)

یاقوت لکھتا ہے کہ "الشجرہ ولایت فلسطین کا ایک گاؤں ہے۔ صدیق کے مقبرے کے علاوہ، لوگوں کا بیان ہے کہ یہاں ایک غار میں اسی شہیدوں کی نعشیں ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔" (جلد سوم - مراصد، دوم)

شقیف ارنون - (صلیبیوں کا (Belfort) "دمشق کے علاقے میں، بانیاس کے قریب ایک پہاڑ کی چوٹی پر نہایت مستحکم قلعہ، جو ساحل اور دمشق کے مابین واقع ہے - ارنون کسی شخص کا جو فرنگی تھا یا یونانی، نام ہے۔" (رر - رر) سُریانی زبان میں "سقیف" چٹان کو کہتے ہیں۔"

دمشقی لکھتا ہے کہ "شقیف ارنون ناقابل تسخیر قلعہ ہے جسے سلطان بیبرس نے فرنگیوں سے چھینا تھا - اس کی اراضی وسیع ہیں اور جس پہاڑی پر بنا ہوا ہے اس کے دامن سے لیطنی یا لیطہ ندی نکلی ہے۔" (صفحہ ۲۱۱)

"شقیف ارنون، دمشق اور ساحل بحر کے درمیان واقع ہے اور بانیاس سے زیادہ دُور نہیں ہے - ارنون ایک شخص کا نام ہے یہ نہایت مستحکم قلعہ اور شقیف تیرون کے شمال میں واقع ہے - قلعہ کا ایک حصہ چنائی کا اور ایک حصہ پہاڑ میں جھرے تراش کر بنایا گیا ہے۔" (ابوالفدا - ۲۴۵)

شقیف درقوش - "حلب کے قریب ایک قلعہ جو ضلع حارم کے جنوب میں واقع ہے۔" (یاقوت، سوم - مراصد، دوم)

شقیف دُبین - "انطاکیہ کے قریب ایک چھوٹا قلعہ، دبین اصل میں علاقے کو کہتے ہیں جو مضافات کی مثل کسی شہر سے متعلق ہو۔" (رر - رر)

شقیف تیرون (صلیبیوں کا (Cavea Tyrum) "صور کے قریب ایک مضبوط قلعہ۔" (رر - رر)

دمشقی لکھتا ہے کہ "شقیف تیرون، ایک مستحکم مورچہ بند مقام، بلند پہاڑی کے اوپر بنا ہوا ہے اس کے گرد اس کی اراضی ہیں اور ایک نائب (= گورنر) یہاں حکومت کرتا ہے۔ اس کی فصیلوں پر کوئی منجنیق اثر نہیں کر سکتی" (صفحہ ۲۱۱) ابوالفدا اسے صفد سے جانب شمال ایک دن کے فاصلے پر بتاتا ہے" (صفحہ ۲۴۵)

الشمسیہ - "دمشق کے ایک محلّے کا نام" (یاقوت - سوم - مراصد، دوم)

شمسین - "حمص و قارا کے درمیان اور دونوں سے ایک ایک کوچ پر، لب راہ ایک مقام" (مقدسی، ۱۹۰)

شمشاط - "فرات کے کنارے ایک قصبہ - یہ نہایت مستحکم قلعہ رکھتا ہے۔ بستی جبل لکام کے مشرق میں ہے اور فرات اس کے زیر نظر ہے۔ اس کے چاروں طرف بہت سی پہاڑیاں ہیں جن کے پہلوؤں پر بادام، انگور اور گرمی سردی کے موسموں کے دوسرے میوے ہوتے ہیں۔ یہ سب لوگوں کا مشترک مال ہیں اور کسی خاص فرد کی ملکیت نہیں ہیں" (ادریسی، ۲۶)

۱۲۲۵ء میں یاقوت لکھتا ہے کہ "شمشاط، فرات کے مشرقی کنارے پر، یونانی علاقے میں ہے اور اب بے چراغ ہو گیا ہے" (یاقوت، سوم - مراصد، دوم)

شمشاط سے سمیساط، ۲ کوچ (اصطخری - ابن حوقل) حصن منصور ایک دن کی راہ (" - ") یا ۲۱ میل (ادریسی) ملطیہ، ۱۵ (") زبطرہ، ۱۵ میل (") اور منبج، ۲، یا ۳ دن کی مسافت پر ہے۔

الشمسوس ۔ "حلب کا ایک گاؤں ۔ یہ الحص کے توابع میں داخل ہے" (یاقوت، سوم، مراصد، دوم)

شنار ۔ "شام کی ایک وادی ۔ ابتدائی فتوحات کی تاریخوں میں اس کا ذکر آتا ہے" (مراصد، دوم)

شنج ۔ "عرقہ اور انطرسوس کے درمیان ایک ساحلی مقام" (ادریسی، ج ۲)

شرف البعل ۔ "شام کا ایک مقام جسے حجاج کے راستے پر بتاتے ہیں" (یاقوت، سوم ۔ مراصد، دوم)

شرم البیت ۔ "(ساحل قلزم کے مقام) المصدف سے اس خلیج پر پہنچتے ہیں ۔ یہاں جہازوں کے ٹھیرنے کی جگہ بنی ہوئی ہے لیکن پانی نہیں پایا جاتا" (ادریسی، ۲)

شرم البیر ۔ "یہ بھی (بحر قلزم پر) لنگرگاہ ہے جہاں پانی نہیں" (؍؍)

الشوبک ۔ (صلیبی زمانے کا Crac de montreal) شام کی سرحد پر، الکرک کے قریب ایک قلعہ بند قصر، جو مابین عمان وایلہ بحر قلزم کے کنارے واقع ہے ۔ بلدوِرجو الفارس (یا الفرنج؟) کا بادشاہ ہوگیا تھا ۔ بلاد ربیع، یعنی الشراہ اور بلقا، الجبال اور وادی موسیٰ (Petra) سے ۵۰۹ھ (=۱۱۱۵ء) میں گزرا اور وادی موسیٰ کے قریب الشوبک کے پرانے قلعہ میں جو ان دنوں کھنڈر پڑا تھا۔

قیام کیا۔ پھر اس نے از سرِ نو اسے تعمیر کرایا اور پہرا چھاؤنی یہاں قائم کی۔ اس کے بن جانے سے مصر کے مسافر جو صحرا کے راستے شام آتے تھے، جنگلی عربوں کے ہاتھ سے محفوظ ہو گئے۔" (یاقوت، سوم۔ مراصد دوم) لیکن حقیقت یہ ہے کہ شوبک کو ۱۱۱۵ء میں بالڈون اول نے بنوایا تھا۔"

ابو الفدا کہتا ہے کہ "الشوبک، شراہ کے صوبے میں ہے۔ یہ چھوٹا سا قصبہ ہے جس میں بہت سے باغ ہیں۔ اس کے اکثر باشندے نصرانی ہیں۔ غور کے مشرق (= بحر لوط کے جنوب) میں حجاز سے آئیں تو یہ شام کی سرحد پر ملیگا۔ بالاحصار جس پہاڑی پہ ہے اسکے دامن سے دو چشمے، ایک دائیں ایک بائیں طرف ہے جیسے چہرے پر دو آنکھیں۔ یہ قصبے کے اندر سے گزرتے اور آگے چل کے باغوں کو سیراب کرتے ہیں جو بستی کے مغرب میں ہیں۔ یہاں پھلوں میں خوبانی وغیرہ میوے ہوتے ہیں جن کا ذائقہ نہایت عمدہ ہوتا ہے اور یہ مصر تک دساور جاتے ہیں۔ بالاحصار، سفید پتھر کی عمارت اور پہاڑی کی چوٹی پر بنا ہوا ہے جہاں سے غور مشرقی رُخ سے زیرِ نظر آجاتا ہے۔" (ابو الفدا، ۲۴۷)

شِقرِیٰ ۔ "شام میں حران کا ایک گاؤں۔" (مراصد، دوم)

شَنان ۔ "شام کی ایک وادی۔" (یاقوت، سوم۔ مراصد، دوم)

شُبَیث ۔ "حلب کے قریب ایک پہاڑ۔ یہ بہت طویل ہے۔ اس کی چوٹی پر مسطح قطعہ ہے جس میں تین گاؤں آباد ہیں۔ یہ الاحص کے ضلعے میں محسوب ہوتا ہے جو حلب کا ایک کورہ

ہے[1] اور اس پہاڑ سے حلب میں سیاہ پتھر لاتے اور ان سے چکیاں تیار کرتے ہیں۔" (،، ۔ ،،)

الشغر ۔ (Seleucobelos) اور بکاس ۔ " یہ دو قلعے ایک دوسرے کے مقابل پہاڑ کی چوٹیوں پر واقع ہیں اور ان کے بیچ میں خندق کی مثل ایک گھاٹی ہے ۔ یہ حلب و انطاکیہ کے درمیان رودِ عاصی کے کنارے ، سلطان حلب کی ملکیت میں ہیں ۔ بکاس کی پہاڑی کے نیچے سے ایک ندی زور و شور سے نکلتی ہے ۔" (،، جلد اول و سوم ۔ ،، ، اول و دوم)

ابو الفدا لکھتا ہے کہ " الشغر و بکاس ولایت قنسرین میں ہیں یہ دونوں بلندی پر واقع اور مستحکم قلعے ہیں اور ان کے درمیان ایک تیر کے ٹپے کا فصل ہے ۔ ان کے نیچے ندی بہتی ہے اور ان میں بہت سے باغ اور میوہ دار درخت ہیں ۔ ایک مسجد جمعہ بھی موجود ہے ۔ بہت سے گاؤں ان سے متعلق ہیں اور یہ انطاکیہ اور افامیہ کے وسط میں واقع ہیں ۔ ان قلعوں سے گھوڑے کی ایک دوڑ کے فاصلے پر کشفحان کا مشہور پل رود عاصی پر بنا ہوا ہے ۔ یہاں ہفتے کے ہفتے بازار لگتا اور لوگ جمع ہوتے ہیں ۔ ان قلعوں کا محل وقوع سیحون کے شمال مشرق اور انطاکیہ کے جنوب میں ہے اور ان دونوں شہروں میں اور ان قلعوں کے بیچ میں پہاڑ حائل ہیں ۔" (ابو الفدا ۲۶۱)

سنہ ۱۳۵۵ء میں ابن بطوطہ نے الشغر و بکاس کی سیاحت کی مگر وہ ان دونوں کو ایک ہی قلعہ بہت بلندی پر بنا ہوا بتاتا ہے ۔"

---

[1] ۔ انگریزی کتاب میں اصل عربی کا ترجمہ صحیح نہیں ہے مقابلہ کرکے یہاں درست کر دیا گیا ۔ مترجم اردو ۔

(جلد اول، ۱۶۵)

سبسطین - "ولایت فلسطین کا ایک قریہ۔ حضرت یحییٰ ابن زکریاؑ ان کی ماں اور حضرت الیسعؑ یہاں مدفون ہیں۔ ایک قول یہ ہے کہ حضرت الیسعؑ کی قبر یہاں نہیں بلکہ دوسری جگہ پر ہے" (علی ہروی نسخہ اوکسفورڈ، ۳۳)

الصفلیون - "دمشق کا ایک گاؤں" (یاقوت، سوم مراصد، دوم)

صیعیر (Seir) "یروشلم کی نواح میں ایک گاؤں۔ انجیل میں بھی یہ نام آتا ہے" (ر - ر) ملاحظہ ہو صفحہ ۶۸۸

سجلین - "عسقلان (فلسطین) کا ایک گاؤں" (ر - ر)

صقلیاہ - "شام کا ایک مقام بتایا جاتا ہے" (مراصد، دوم)

سنجل - (صلیبیوں کا (Saint Gilles) "ولایت فلسطین کا ایک چھوٹا قصبہ۔ اس کے قریب حضرت یوسفؑ الصدیق کا کنواں ہے" (یاقوت، سوم - مراصد، دوم)

صنار - "ارض شام میں، دیار کلب کا ایک مقام" (ر - ر)

سرفندکار ۔ "ارمنیہ کا ایک قلعہ جو اس ملک کی زرخیز وادی میں بنا ہوا ہے ۔ یہ چٹان کے اوپر ہے اور اس کے بعض پہلوؤں پر بھی پہاڑ ہے کہ ادھر فصیل بنانے کی حاجت نہیں رہی یہ جیحان کے جنوبی کنارے کے قریب، تل حمدون کی پہاڑی کے ۱۲ میل مشرق میں اس راستے کی نگہبانی کرتا ہے جو درہ (دربند) الکری کو آتا ہے ۔ خود اس درّے کا دہن اس قلعے کے مشرق میں ایک دن کی مسافت پر ملتا ہے اور اس درمیان کے قطعے میں صنوبر کے ایسے درخت پائے جاتے ہیں کہ بلندی اور ضخامت میں ان کا کہیں مثل نہیں ملتا ۔ عین زربہ سے سرفندکار جنوب مشرق کی سمت اور تقریباً ایک کوچ کے فاصلے پر ہے ۔" (ابوالفدا، ۲۵۷)

صرّین ۔ "شام کا ایک مقام ۔" (یاقوت، سوم ۔ مراصد، دوم) ۔

سیس ۔ "ابوالفدا لکھتا ہے کہ "یہ ارمنیہ کا ایک بڑا شہر ہے جس میں بالاحصار، تہری فصیلیں، ہیں اور بلند پہاڑی پر واقع ہے، اس میں باغ اور ایک چھوٹی سی ندّی ہے ۔ یہ آج کل (۱۳۲۱ء) ارمنیہ خورد کا پائے تخت ہے اور اسے ارمینہ کے ایک بادشاہ ابن لدون (= لیو ثانی، الاعظم) نے از سر نو بنوایا اور اپنی جائے سکونت قرار دیا ہے ۔ گزشتہ زمانے میں یہ (مسلمانوں کے) شمالی قلعوں کا صدر مقام تھا ۔ اس کے قلعے سے عین زربہ ۲۴ اور المصیصہ بھی ۲۴ میل کے فاصلے پر ہے ۔ ایک زمانے میں خلیفہ ہارون الرشید کے ایک خادم نے بھی سیس کو از سر نو تعمیر کرایا تھا ۔" (ابوالفدا، ۲۵۷)

بلاذری لکھتا ہے کہ "سیسیہ، تل عین زربہ کا شہر ہے جس کی خلیفہ المتوکل کے زمانے میں مرمت کی گئی اور یونانیوں نے اسے

خراب و تاراج کر دیا۔" (صفحہ ۱۷۰)

صوبا۔ "یروشلم کا ایک گاؤں۔" (یاقوت، سوم۔ مراصد دوم)

الصبیرہ۔ "شام کا ایک مقام۔" (" - ")

صُدر۔ "یروشلم کا ایک گاؤں۔" (" - ")

سُخنہ۔ (یعنی گرم چشمہ) "صحرائے شام کا ایک چھوٹا قصبہ، عُرُض و ارک اور تدمور کے درمیان واقع ہے۔ چشمے کے پہلو میں کھجور کے درخت ہیں۔ الرقہ سے دمشق کو جو سڑک جاتی ہے، اس پر واقع ہے اور ارک سے پہلے ملتا ہے۔" (" - ")
ابن بطوطہ کہتا ہے کہ "السخنہ، الرحبۂ ملک ابن طوق اور تدمور کے درمیان، ایک خوبصورت قریہ ہے۔ اس کے اکثر باشندے نصرانی کفار ہیں۔ اس مقام کی وجہ تسمیہ یہاں کے گرم چشمے ہیں۔ یہاں مرد عورت کے غسل کے لئے الگ الگ حمام بنے ہوئے ہیں۔ یہاں کے لوگ پانی کھینچکر ٹھنڈا ہونے کے لئے رات کو چھتوں پر رکھتے ہیں۔" (ابن بطوطہ۔ چہارم، ۳۱۵)

سُلام۔ "سمندر کی ایک بڑی خلیج۔ یہاں سے جونیہ ۱۰ میل۔ ماخوذ جبیل، اور نہر ابراہیم کا دہانہ ۳ میل کے فاصلے پر ہے۔" (ادریسی، ۱۷)

سمیساط (Samosata) "فرات پر ایک چھوٹا شہر جس کی زمینیں دریا اور بارش دونوں کے پانی سے سیراب ہوتی ہیں۔ یہاں ایک گڑھ بنا ہوا ہے۔ پینے کا پانی فرات سے لیتے ہیں" (اصطخری، ۶۲ - ابن حوقل، ۱۲۰ - نقل کردہ ابوالفدا، ۲۶۷)

"قلعۂ سمیساط کو قلعۂ طین بھی کہتے ہیں" (مسعودی، اوّل ۲۱۵)

یاقوت کہتا ہے کہ "سمیساط، فرات کے بائیں کنارے کا شہر ہے یہ قلعۃ الروم کے مغرب اور حصن منصور کے شمال میں ہے اور دونوں سے کچھ زیادہ فاصلے پر نہیں ہے" (سوم۔ مراصد، دوم)

ابوالفدا کہتا ہے کہ "سمیساط، شام کی سرحد پر فرات کے کنارے، قلعۃ الروم کے مغرب اور حصن منور کے شمال میں ہے مگر دونوں سے کچھ زیادہ دور نہیں ہے" (ابوالفدا، ۲۶۷)

سمیساط سے منبج، ۲ دن کی راہ (اصطخری - ابن حوقل) اور شمشاط، ۲ کوچ (" - ") ہے"

سُنجار - "جبل ضلع صمان کا ایک گاؤں حلب کے مغرب میں ہے۔ اس میں کھنڈر ہیں جن کے دیکھنے سے اس کی گزشتہ عظمت کا پتہ چلتا ہے۔ لیکن اب ہر طرف ویرانہ ہے" (یاقوت، سوم - مراصد، دوم) نوشتہ ۱۲۲۵ء۔

سرطہ - "جبل نابلس کا ایک گاؤں" (مراصد - دوم نیز معجم البلدان میں نوشتہ صاحب مراصد جلد پنجم، ۲۱)

سُریہ - "شام کے غور کا ایک گاؤں" (یاقوت

سوم - مراصد، دوم)

سوریہ - "خناسرہ اور سلمیہ کے درمیان ایک جگہ - عوام اسے سوّیہ کہتے ہیں" (" - ")

سوریہ - "اسلامی فتح کے وقت پورا ملک شام بھی (یونانیوں میں) اس نام سے یاد کیا جاتا تھا" (مراصد، دوم)

صُرخ - "شام کا ایک پہاڑ" (یاقوت، سوم - مراصد دوم)۔

سوسیہ - "ولایت اُردن کا ایک کورہ (" - ")
یہ مقام جس کا نام یروشلم تالمود کے سویشہ کے مطابق ہے، غالباً قدیم ہپوس ہے جو بحر جلیل کے مشرق میں اور فیق کے جنوب میں تھوڑے فاصلے سے واقع ہے"

السویدی - "ولایت حوران کا ایک گاؤں" (یاقوت سوم - مراصد، دوم)

حصن السویدیہ (صلیبی زمانے کا Le Soudin یا Port St. Simon)
"یہ قلعہ سمندر کے کنارے واقع اور انطاکیہ کی بندرگاہ ہے - خود انطاکیہ سمندر سے ۱۲ میل دور واقع ہے - السویدیہ کے قریب انطاکیہ کی ندی بھی سمندر میں گری ہے جسے رود عاصی بھی کہتے ہیں"
(ادریسی، ۲۳)
دمشقی (صفحہ ۲۰۶) اور ابو الفدا (صفحہ ۲۳۳) بھی السویدیہ کا

کا ذکر کرتے ہیں۔ نیز دیکھو تحت دیر سمعان۔ صفحہ ۴۹۵۔
حصن السّویدیہ سے حصن ہربدہ، ۱۵ میل (ادریسی) اور جبل راس الخنزیر، ۲۰ میل (") ہے۔

السُّیالی۔ "شام میں ایک چشمے کا نام" (یاقوت، سوم مراصد، دوم)

تعاسیر۔ "بیسان اور اسی طرح نابلس سے ۲ منزل پر ایک جگہ" (مقدسی، ۱۹۱) بعض صاحبوں نے خیال ظاہر کیا ہے کہ ممکن ہے ترزہ کا قدیم مقام یہی ہو جو ایک وقت میں بنی اسرائیل کا دارالحکومت تھا۔ (یوشع ۱۲: ۲۴)

تاذف۔ "بزاعہ کے قریب، حلب کے علاقے میں اور اس شہر سے ۴ فرسخ کے فاصلے پر ایک جگہ ہے" (یاقوت اوّل۔ مراصد، اوّل)

تدمُر (تدمور) (Palmyra) ۔ "ایک قدیم شہر جس میں عجیب و غریب عمارات ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ان حیرت انگیز عمارات میں سے جن کے کھنڈر یہاں پڑے ہیں، اکثر حضرت سلیمانؑ ابن داودؑ کی بنوائی ہوئی ہیں" (یعقوبی ۱۱۱)
مقدسی لکھتا ہے کہ "تدمر، ولایت حمص میں داخل ہے۔ یہ حضرت سلیمانؑ ابن داودؑ کے شہروں میں تخت شاہی کی مثل ہے۔ اس کا قلعہ جو صحرا کے قریب بنا ہوا ہے، بہت فراخ اور مضبوط ہے" (صفحہ ۱۵۶)
یاقوت کا بیان ہے کہ "تدمر، صحرائے شام کا مشہور شہر

ہے۔ یہ حمص کے قریب اور حلب سے ۵ دن کی راہ پر واقع ہے۔
اس میں ستونوں کے اوپر عجیب و غریب عمارتیں اٹھائی گئی ہیں
جن کی نسبت لوگ کہتے ہیں کہ حضرت سلیمانؑ ابن داؤدؑ کے حکم
سے جنّات نے تعمیر کی تھیں۔ آج کل (۱۲۲۵ء) یہاں کے
باشندے ایک قلعے میں رہتے ہیں جس کے گرد پتھر کی فصیل ہے۔
اس کا پھاٹک سنگین اور دُہرا ہے۔ متعدد ہیکل تھے۔ جن کے
شکستہ آثار ابھی تک قائم ہیں۔ ایک ندی باغوں اور نخلستانوں کو
سیراب کرتی ہے، یہ مقام تدمُر بنت حسّان کے نام سے موسوم
ہے جو حضرت نوحؑ کی چھٹی پشت میں تھا۔ تدمُر کے بعض لوگ
کہتے ہیں کہ یہاں کی عمارات حضرت سلیمانؑ سے اتنی مدت قبل
تعمیر ہوئی تھیں جس قدر مدت کہ حضرت سلیمانؑ کے زمانے کو
اب گزر چکی ہے۔ لیکن جیسا کہ ہر حیرت انگیز عمارت کو جس کے بانی
کا علم نہ ہو لوگ حضرت سلیمانؑ اور ان کے اجنّہ سے منسوب
کر دیتے ہیں۔ ایسا ہی یہاں کی عمارتوں کے متعلق مشہور ہو گیا؛
اسمٰعیل ابن محمد القسری، راوی ہے کہ میں اموی خاندان
کے آخری خلیفہ مروان ثانی کے ساتھ اس وقت موجود تھا جب کہ
اس نے تدمُر کی فصیلیں توڑیں کیونکہ وہاں کے لوگ باغی ہو گئے
تھے اور اسی کی پاداش میں خلیفہ نے انھیں قتل کیا اور رجیل ڈالا اور
ان کے شہر کی فصیلیں مسمار کرا دیں۔ اسی موقع پر انھیں ایک بڑی
خندق ملی اور اس میں ایک پتھر کے نیچے حجرہ نظر آیا جس پر اس قدر
صاف اور تازہ صندل لگا ہوا تھا گویا کہ معمار ابھی کوچی پھیر کر گیا
ہے۔ اس حجرے میں ایک ارتھی پر کسی عورت کی لاش اوندھے منہ
رکھی ہوئی تھی اور اس کے اوپر ستر لبادے پڑے تھے اور دیکھنے
کے قابل یہ بات تھی کہ اس کے لمبے لمبے بال تھے جن میں چھلے پڑے ہوئے
ہوئے تھے۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے اس عورت کے پاؤں کو

نا پایا تو وہ پورا ایک درع لمبا تھا۔ اور اس کی ایک کاکل پر سونے کی تختی تھی جس پر یہ الفاظ لکھے تھے :۔ "بسم اللہم"۔ میں تدمر بنت حسان ہوں۔ میرے اس حجرے میں جو داخل ہو، خدا اس کو ذلیل کرے"۔ تب مروان نے حکم دیا کہ اس جگہ کو پھر بند کر دیں اور ایسا ہی کیا گیا اور کوئی چیز جو وہاں تھی، نہیں لی گئی۔
تدمر میں بہت سی مورتیں ہیں اور انہی میں دو کنیزوں کا ایک مجسمہ ہے جس کی تعریف میں اوس ابن ثعلبہ نے نظم لکھی تھی جبوقت حضرت خالدؓ عراق سے شام آنے والی سڑک پر بڑھ رہے تھے، تو تدمر پہلی مرتبہ اسی موقع پر تسخیر ہوا اور اسے امان دی گئی"۔ (یاقوت اوّل۔ مراصد، اوّل)

تیمر ۔ "سرحد حجاز پر شام کا ایک گاؤں"۔ (" ۔ ")

تیس ۔ "شام کے ایک پہاڑ کا نام جس میں متعدد قلعے ہیں"۔ (" ۔ ")

تخاوہ ۔ "غزہ کی نواح میں، دارُوم کا ایک گاؤں"۔ (" ۔ ")

تقوع ۔ "یروشلم کا ایک گاؤں، جو اپنے شہد کے باعث مشہور اور ضرب المثل ہے"۔ (" ۔ ")

تلفیتا ۔ "ولایت دمشق میں ضلع سنیر کا ایک گاؤں"۔ (" ۔ ")

تلفیاثا ۔ ”غوطہ دمشق کا ایک گاؤں“ (” ۔ ”)

طل[1] ۔ ” ولایت فلسطین میں غزّہ کا ایک گاؤں“ (یاقوت سوم ۔ مراصد، دوم)

تلّ اعزن ۔ حلبؔ کے قریب ایک بڑا گاؤں جس میں مسجد بھی ہے ۔ یہاں سے ایک قسم کا انگور آتا ہے، گول اور رنگ میں سُرخ ۔ یوں بھی اس گاؤں میں بہت سے باغ، تاکستان اور کھیت ہیں“ (یاقوت، اوّل ۔ مراصد، اوّل)

تل باشر ۔ ” (صلیبیوں کا (Turbessel)[2] “ ایک مورچہ بند قلعہ جس کے ساتھ وسیع علاقہ بھی ہے ۔ یہ حلبؔ سے ۲ دن کی راہ پر جانب شمال واقع ہے ۔ باشندے ارمن مسیحی ہیں ۔ قلعے میں ایک بازار، بیرونی محلہ بھی ہے اور یہ مقام خوب آباد ہے“ (” ۔ ”)

ابوالفدا لکھتا ہے کہ ”تل باشر، حلبؔ سے ۲ دن کی راہ پر ایک قلعہ ہے ۔ اس میں چشمے اور باغ ہیں ۔ یہ مقام اپنے بادام کے باعث مشہور ہے جسے اِجاصؔ کہتے ہیں اور جو بے مثل ہوتا ہے مگر انھیں کہیں حتیٰ کہ حلبؔ تک بھی لیجانا ممکن نہیں کیونکہ سفر سے یہ پانی پانی ہوجاتا ہے“ (صفحہ ۲۳۲)

---

[1] ۔ طؔ سے بمعنی ”شبنم“۔

[2] ۔ ملاحظہ ہو رےؔ کی کتاب ”کولونیز فرینگیس“ صفحہ ۳۲۲ ۔ نیز دیکھو درتیساک کتاب ہذا صفحہ ۵۵۳)

تل حبش ۔ "حلب کا ایک گاؤں"۔ (مراصد، اول)

تل حمدون ۔ "تل حمدون کا قلعہ، ارمینہ خورد میں نہایت مضبوط فصیل و بروج کا ہے ۔ یہ ایک اونچی پہاڑی کی چوٹی پر ہے اور اس کے مضافات اور باغ ہیں ۔ برابر سے ایک ندی بہتی ہے اور اس کی اراضی نہایت سرسبز ہیں ۔ کھانے پینے کی اجناس بافراط اور ارزاں ہیں ۔ قلعے کو مسلمانوں نے تڑوا دیا اور اب ویران ہے ۔ یہ جیحان ندی کے جنوب میں کوئی ایک کوچ کے فاصلے پر واقع ہے اور تل حمدون و سیس میں ۲ کوچ کا فصل ہے ۔ مشرق میں تل حموس کا قلعہ ہے اور تل حمدون سے نظر آتا ہے"۔ (ابوالفدا، ۲۵۱)

تل حامد ۔ "المصیصہ کی ثغور یا سرحدی قلعوں میں سے ایک قلعہ"۔ (یاقوت، اوّل ۔ مراصد، اوّل)

تل ہراق ۔ "حلب کے مغرب کے قلعوں میں سے ایک قلعہ"۔ (" ۔ ")

تل حران ۔ "حلب کا ایک گاؤں جو عراق کی طرف واقع ہے"۔ (" ۔ ")

تل جوم ۔ "ثغور مصیصہ کا ایک قلعہ"۔ (" ۔ ")

تل جزر ۔ "ولایت فلسطین کا ایک قلعہ"۔ (" ۔ ")

تل جبیر ۔ "ایک پہاڑی جو انطاکیہ کے کسی ایرانی باشندے

کے نام سے موسوم اور طرسوس سے ۱۰ میل کے فاصلے پر واقع ہے۔" (بلاذری، ۱۷۰)

تل جُبیر، "طرسوس سے ۱۰ میل پر ایک قصبہ ہے۔" (یاقوت اوّل۔ مراصد، اوّل)

تل قبّاسین۔ "ولایت عواصم کا ایک گاؤں جو حلب کے ضلعے میں داخل ہے۔" (" ۔ ")

تل کیسان۔ "ساحل شام پر مرج عکّہ کا ایک مقام۔" (" ۔ ")

تل کشفہان۔ "لاذقیہ اور حلب کے مابین ایک مقام مگر حلب سے آدھے دن اور لاذقیہ سے تقریباً ۳ دن کی مسافت پر ہے۔ سلطان صلاح الدینؒ کا یہاں ایک عرصے تک پڑاؤ رہا۔" (" ۔ ") نیز حاشیہ صاحب مراصد معجم پنجم)

تل خالد۔ "حلب کے قریب ایک قصر۔" (" ۔ ")

تل قیقان۔ "حلب کے باہر ایک جگہ جو مشہور ہے۔" (یاقوت، چہارم۔ مراصد، دوم)

تل منس (۔۔) (صلیبی زمانے کا (Telaminia) "معرّہ نعمان کے قریب ایک قلعہ۔ خلیفہ المتوکل، ۲۴۴ھ (= ۸۵۸ء) میں شام آیا تو یہاں رہتا تھا۔" (یاقوت، اوّل۔ مراصد، اوّل)

تل منس (۱۔۲) "حمص کا ایک گاؤں" (؍؍ - ؍؍)

تل ماسیح "حلب کی نواح کا ایک گاؤں" (؍؍ - ؍؍)

تل صافیہ - (صلیبی لڑائیوں کا Blanche-garde) "ولایت فلسطین کا ایک قلعہ، ضلع الرملہ میں، بیت جبرین کے متصل واقع ہے" (؍؍ - ؍؍)

تل السلطان - "حلب سے دمشق کی طرف ایک کوچ کے فاصلے سے ایک مقام ہے جہاں کارروان سرائے اور مسافروں کے ٹھیرنے کا ایک تکیہ تھا" (؍؍ - ؍؍)

تل تاجر - "قنسرین سے قدرے جنوب میں ایک گاؤں" (ابن جبیر - ۲۵۵)

تمنی - "قنسرین کے جنوب میں اور معرۃ سے ذرا شمال کی طرف کو ایک اچھی بنی ہوئی سرائے" (ابن جبیر ' ۲۵۶)

تنہج - "ولایت بلقا کے بلند علاقے کا ایک گاؤں جس میں ایک قلعہ بھی ہے" (یاقوت اوّل - مراصد، اوّل)

تنغنیہ - "حمص کا ایک گاؤں" (؍؍ - ؍؍)

ترفلان - "شام کا ایک مقام" (؍؍ - ؍؍)

طرمیس ۔ " دمشق کا ایک گاؤں " (ر ر ۔ ر ر) مراصد میں اسے " طرمی سیس " لکھا ہے ؏

طرسوس ۔ " (ملاحظہ ہو " الطرسوس ")

الطرون ۔ " یروشلم اور الرملہ کے درمیان ایک قلعہ ۔ یہ ان قلعوں میں ہے جنھیں سلطان صلاح الدین رح نے ۵۸۳ھ (= ۱۱۸۷ء) میں فتح کیا " (یاقوت ، سوم ۔ مراصد ، دوم) مگر اسے عہد صلیبی کے مشہور قلعے " لِ تورون " (= تبنین) کے ساتھ خلط ملط نہ کرنا چاہیے !

تورلع ۔ " شام کے ایک گاؤں کا نام " (یاقوت ، اول ۔ مراصد ، اول)

التواحین ۔ (= آٹا پیسنے کی چکیاں) " ولایت فلسطین میں الرملہ کے قریب ایک مقام ۔ خمارویہ ۔ ابن طولون (حاکم مصر) اور خلیفہ المعتضد باللہ کی مشہور لڑائی ۲۷۱ھ (۸۸۵ء) میں اسی جگہ ہوئی ۔ اور دونوں فوجیں دہشت زدہ ہو کے فرار ہو گئیں " (یاقوت سوم ۔ مراصد ، دوم)

الطویلہ ۔ " تدمر و قریتین کے مابین بعض کنوئیں " (مراصد ، دوم)

الطیبہ ۔ " تدمر و حلب کے درمیان عرض کے ضلع کا ایک گاؤں " (ر ر)

ظہر الحمار ۔ "نابلس اور بیسان کے درمیان ایک گاؤں جس میں ابن یامین کی قبر ہے" (علی ہروی ۔ نسخہ اوکسفورڈ، ۲۳ ۔ نیز یاقوت، سوم ۔ مراصد، دوم)

ثنیۃ العقاب ۔ (۱) ابن جبیر لکھتا ہے کہ "دمشق کے شمال میں ایک درہ ۔ یہاں سے دمشق اور غوطہ کا میدان سامنے نظر آتا ہے ۔ یہیں سے راستہ پھٹتا ہے ۔ ایک سڑک جنوب میں دمشق کو جاتی ہے اور دوسری صحرائے سماوہ کے کنارے کنارے عراق کو چلی گئی ہے ۔ سیدھا راستہ یہی ہے لیکن اس پر جاڑوں ہی میں سفر کر سکتے ہیں ۔ درے سے ہم نیچے اترے اور پہاڑیوں کے درمیان گھاٹی کو طے کرتے ہوئے میدان میں غوطہ کے گاؤں القصیر تک پہنچ گئے" (ابن جبیر، ۲۶۱)

یاقوت کہتا ہے کہ "حمص سے آتے ہیں، ثنیۃ العقاب عین دمشق کے اوپر ملتا ہے ۔ جیسا کہ بعض لوگ کہتے ہیں جناب نبی کریم علیہ التحیاۃ والتسلیم نے شہر دمشق کو اس جگہ سے ملاحظہ فرمایا تھا" (اول و سوم ۔ مراصد، اول و دوم)

ثنیۃ العقاب (۲) "شام کی ولایت ثغور کا ایک درہ جو المصیصہ کے قریب ہے" (یاقوت، اول ۔ مراصد، اول)

تبنین (Le Toron) ابن جبیر نے ۱۱۸۵ء میں اس کی سیاحت کی اور صلیبیوں کے اس مشہور قلعے کی نسبت تحریر کرتا ہے کہ: تبنین فرنگیوں کے سب سے بڑے قلعوں میں ہے ۔ یہ کاروانوں سے محصول وصول کرنے کی جگہ ہے ۔ اس کی حاکم ایک عورت

ہے جسے خنزیرہ کہتے ہیں اور وہ ملکہ بھی کہلاتی ہے۔ وہ ملک الخنزیر والی عکّہ کی ماں ہے۔ ہم لوگ قلعے کے نیچے خیمہ زن ہوئے۔ محصّل ہمارے پاس بھی پہنچے اور شامی سکّے میں ایک دینار اور ایک قیراط (= $\frac{1}{24}$ دینار) محصول، (یعنی تقریباً ۱۱ شلنگ) فی کس وصول کیا۔ لیکن جو سوداگر عکّہ، وہاں کے ملعون بادشاہ کے پاس جارہے تھے، ان سے یہاں کوئی محصول نہیں لیا گیا کیونکہ وہ عشر وصول کیے جانے کا مقام ہے اور وہ بادشاہ ہر دینار (کے مال) میں ایک قیراط خود وصول کرتا ہے اور ایک دینار کے ۲۴ قیراط ہوتے ہیں۔ عشر لینے والے اکثر مغرب کے باشندے ہیں۔ تبنین سے آگے چل کے ہمارا راستہ مزرعوں میں سے گزرا جو اس علاقے میں یکے بعد دیگرے پھیلے ہوئے ہیں۔ یہاں تمام تر مسلمان آباد ہیں اور فرنگیوں کے علاقے میں بالکل امن و اطمینان سے رہتے ہیں۔ فصل اٹھانے کے وقت انھیں نصف پیداوار فرنگیوں کو دینی پڑتی ہے اور اس کے علاوہ ایک دینار اور پانچ قیراط فی کس محصول ادا کرنا پڑتا ہے۔ اس کے بعد انھیں کوئی نہیں ستاتا بجز اس کے کہ میوہ دار درختوں پر ایک اور قلیل رقم محصول کی ادا کرنی ہوتی ہے۔ وہ اپنے مکانوں میں امن پسندی کی زندگی گزارتے ہیں۔ ساحلی بستیوں کی نسبت مقامی حکومتیں اپنے دیہات اور مزرعوں کا انتظام اسی طریق پر کرتی ہیں۔" (ابن جبیر، ۳۰۴)

یاقوت لکھتا ہے کہ "تبنین، جبل بنی عامر کا قصبہ ہے۔ اس کا قلعہ بانیاس پر چھایا ہوا اور دمشق و صور کے درمیان ہے۔" (اوّل مراصد، اول)

التین والزیتون ۔ جیسا کہ کہا جاتا ہے یہ شام کے دو پہاڑ ہیں۔ ایک اور قول یہ ہے کہ التین حضرت نوحؑ کی مسجد اور الزیتون، بیت المقدس کا کوہ زیتون ہے۔ مگر اس کے علاوہ اور بھی بہت سی

تاویلات ہیں۔" (〃 - 〃)

تنسب ۔ "ایک بڑا گاؤں جو حلب کے علاقے میں ہے۔" (〃 - 〃)

طیرہ ۔ "دمشق کا ایک گاؤں۔" (یاقوت، سوم۔ مراصد دوم)

الطوبان ۔ "حمص یا حماہ کے ضلعے میں ایک قلعہ۔" (〃 - 〃)

طوبانیہ ۔ "ضلع فلسطین کا ایک قصبہ۔" (〃 - 〃)

تبل ۔ "حلب کا ایک گاؤں۔ عزاز کے ضلعے میں واقع ہے۔ گاؤں میں ایک منڈی اور مسجد بھی ہے۔" (یاقوت، اول۔ مراصد، اول)

تبنیٰ ۔ "حوران کا ایک قصبہ جو ولایت دمشق کے علاقے میں ہے۔" (〃 - 〃)

تلیل ۔ "الغمر اور اسی طرح سکریہ سے ۲ کوچ کے فاصلے پر ایک جگہ۔" (مقدسی، ۱۹۲)

تلبین ۔ "غوطۂ دمشق کا ایک مقام۔" (یاقوت، اول۔ مراصد، اول)

توما (St. Thomas) غوطۂ دمشق کا ایک ضلع اور گاؤں دمشق کا باب توما اسی نام سے موسوم ہے۔" (" - ")

ترعہ - "شام کا ایک مقام" (" - ")

طرندہ - "ملطیہ کے علاقے میں ایک مقام جو یونانی سرحد سے ۳ کوچ کے فاصلے پر ہے۔ ۸۳ھ (= ۷۰۲ء) میں مسلمان یہاں آباد ہوئے اور کچھ مکانات بھی بنا چکے تھے مگر بعد میں اسے چھوڑ کر ملطیہ اٹھ آئے اور وہیں بس گئے" (یاقوت، سوم - مراصد، دوم)

ترمسان - "حمص کا ایک گاؤں" (یاقوت، اول - مراصد، اول)

طویٰ - (بضم یا فتح اول) "وہ مقدس وادی جس کا قرآن مجید میں ذکر آتا ہے" (سورۂ طٰہٰ - ۱۲ - سورۂ والنازعات - ۱۶) کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کے پاس بھیجنے سے قبل، اس جگہ ان سے کلام کیا - یہ شام میں طورسینا کے قریب ایک جگہ ہے۔ (یاقوت، سوم - مراصد، دوم)

طوانہ - "المصیصہ کی ثغور (یا سرحدی قلعوں کے علاقے) کی ایک بستی - خلیفہ المامون نے ثغور پر فوجی حملوں کے وقت حکم دیا تھا کہ طوانہ کے گرد ایک میل لمبی اور اسی قدر عرض میں ایک فصیل کھینچدی جائے کہ وہاں فوج کی چھاونی اور بادشاہی خزانہ رکھا جاسکے اور بستی اس مربع کے وسط میں رہے - مگر اس کی تکمیل سے پہلے یہ خلیفہ فوت ہوگیا اور المعتصم اس ذمہ داری سے دستکش ہوگیا۔"

(" - ")

توزین یا تیزین - "ولایت عواصم کا ایک بڑا گاؤں جو حلب سے متعلق ہے۔ ابتدا میں یہ قنسرین کے ضلع میں داخل تھا لیکن خلیفہ ہارون الرشید کے عہد میں منبج اور دوسرے اضلاع کے ساتھ اسے ایک علیحدہ ولایت (عواصم) میں شامل کرلیا گیا" (یاقوت، اول - مراصد، اول)

۷۳۳ھ/۱۳۳۲ء میں ابن بطوطہ کہتا ہے کہ "تیزین حلب کے شمال مغرب میں واقع ہے اور ترکمانوں نے حال میں اسے از سر نو بنایا ہے" (جلد اول - ۱۶۱)

توزین سے حلب تک ایک دن کی راہ ہے" (یاقوت)۔

عقیل - "حوران کا ایک گاؤں جو علاقہ دمشق کے اللوی کے قریب ہے" (یاقوت، سوم - مراصد، دوم)

عقیربا - "حمص کے قریب ایک جگہ" (" - ")

عَرینہ - "شام کا ایک گاؤں۔ مسلمانوں کی ابتدائی فتوحات میں اس کا ذکر آتا ہے مگر اس کا ٹھیک موقع نہیں بتایا گیا" (یاقوت، چہارم - مراصد، دوم)

عراعر - "کہا جاتا ہے کہ یہ شام میں ضلع کلب کا ایک چشمہ ہے" (یاقوت، سوم - مراصد، دوم)

عرض - "صحرائے شام میں ایک چھوٹی بستی، جو حلب سے

متعلق ہے - یہ تدمر و رصافۂ ہشام کے مابین واقع ہے" (رر - رر)

ارتیق - (بالضم یا بفتح اوّل) "حلب کے جنوب مغرب میں ایک ضلع" (یاقوت، اول - مراصد، اول - نیز فائدہ صاحب مراصد فی المعجم - جلد پنجم)

عوس - "شام کا ایک مقام مگر یہ مشتبہ ہے" (یاقوت سوم - مراصد، دوم)

اسیس - "دمشق کے مشرق میں پانی کا ایک چشمہ" (یاقوت اوّل - مراصد، اول)

اسالم - "جبل الشراہ کا ایک مقام" (رر - رر)

الاشتون - "اگر میں غلطی نہیں کرتا تو یہ انطاکیہ کے قریب ایک مقام ہے" (رر - رر)

اسطوان - "یونانی علاقے کے قلعوں میں ہے لیکن سرحد شام کے قریب واقع ہے۔ اسے سیف الدولہ نے فتح کیا تھا" (رر - رر)

اثنان - "شام کا ایک مقام جس کا شاعر جمیل ابن معتمر ذکر کرتا ہے" (رر - رر)

وادی موسیٰ (Petra) "یہ وادی حضرت موسیٰ علیہ السلام ابن عمران کے نام پر موسوم ہے۔ اور یروشلم کے جنوب میں اس مقدس

شہر اور حجاز کے درمیان واقع ہے - نہایت عمدہ وادی ہے جس میں زیتون کے درخت چھائے ہوئے ہیں اور اس کا نام حضرت موسیٰؑ کی جو بنی اسرائیل کو دشتِ تیہ سے نکال کر یہاں لائے تھے یادگار ہیں ہے - اور آنحضرتؑ کے ساتھ وہ پتھر بھی تھا جس کا قرآن شریف کی اس آیتہ میں ذکر آتا ہے جہاں فرمایا اللہ تعالیٰ عز و جل نے :- "و اذ استسقا موسیٰ لقومہ فقلنا اضرب بعصاك الحجر فانفجرت منہ اثنتا عشرۃ عینا" (البقرہ - ۵۷) پھر جب انھوں نے کوچ کیا تو اس پتھر کو اپنے ہمراہ لئے ہوئے چلتے اور جہاں ٹھیرتے وہاں اس پتھر کو ڈال دیتے اور اس میں سے ۱۲ چشمے قبائل بنی اسرائیل کی تعداد کے مطابق اُبل کر بہتے کہ ہر شخص کو اپنے پانی لینے کی جگہ معلوم ہو جاتی - بعد ازاں جب حضرت موسیٰؑ اس وادی پر پہنچے اور انھیں خبر ہوگئی کہ ان کا آخری وقت قریب ہے تو آنحضرتؑ نے اس پتھر کا خیال فرمایا اور اسے پہاڑ کے پہلو میں نصب کر دیا اور یہاں بھی اس میں سے بارہ چشمے پھوٹے جو بارہ بستیوں میں تقسیم ہوگئے - ان میں سے ہر بستی ایک ایک قبیلے کی تھی پھر حضرت موسیٰؑ نے رحلت فرمائی تب بھی یہ پتھر ان کے حکم سے اپنی جگہ پر رہا - قاضی جمال الدین جس نے خود مجھ سے (یعنی یاقوت سے) کہا کہ انھوں نے یہ پتھر اسی جگہ دیکھا اور وہ بکری کے سر کے برابر بڑا ہے اور سارے پہاڑ کے پہلو میں اس جیسا کوئی دوسرا پتھر نہیں ہے" (یاقوت چہارم - مراصد، سوم)

وادی النمل - " یہ نمل یعنی اس چیونٹی کے نام سے موسوم ہے جس نے حضرت سلیمانؑ ابن داؤد سے (موعظت آمیز) گفتگو کی - اسے بیت جبرین اور عسقلان کے درمیان بتاتے ہیں" (ر - ") نیز دیکھو صفحہ کتاب ہذا ۵۰۱ -

---

الوادیین - "جبل الشراہ میں بلاد لوطؑ کے قریب کا ایک قصبہ" (" - ")

ویلہ یا ایلہ (Eloth or Elath, on the Ælanitic Gulf)
مقدسی لکھتا ہے کہ "ویلہ، بحر چین (یعنی خلیج عقبہ) کی ایک شاخ پر واقع ہے - یہ خوشحال اور خوشنما شہر ہے جس میں بہت سے نخلستان ہیں اور مچھلی بھی کثرت سے ہوتی ہے - یہ فلسطین کی بڑی بندرگاہ اور حجاز کے مال کی منڈی ہے - عوام الناس اسے ایلہ کہتے ہیں لیکن اصلی ایلہ تھوڑے فاصلے سے آج کل ویران و بے چراغ پڑا ہے - یہی جگہ ہے جس کا اللہ تعالیٰ عزوجل نے ان الفاظ میں ذکر فرمایا :- وسئلهم عن قرية اللتی کانت حاضرة البحر) (اعراف - ۱۶۳)" (مقدسی ۱۷۸)
ادریسی لکھتا ہے کہ "ایلہ چھوٹا سا شہر ہے جس میں عرب پڑاؤ ڈالتے اور قابض ہو گئے ہیں - ایلہ کے اوپر جو قطعہ سمندر میں پڑا ہوا ہے اسے راس ابو محمد کہتے ہیں - یہاں جہازوں کی گودی بنی ہوئی ہے لیکن قریب میں پانی نہیں ملتا" (صفحہ ۲)
ویلہ یا ایلہ سے غمر تک ۲ کوچ (مقدسی) اور سفر تک ۴ کوچ (")

وجہ الحجر - "بحر شام کے کنارے، الجبیل کے قریب ایک درہ" (یاقوت، چہارم - مراصد، سوم)

ورتنیس - (۱) "سمیساط کی زمینوں میں ایک قلعہ" (" - ")

ورتنیس - (۲) "حوران کا ایک گاؤں" (" - ")

وسادہ ۔ " شام سے مدینہ منورہ کی سڑک پر، حوران کے بعید تر پہاڑوں میں ایک مقام جو یرفع اور قراقر کے درمیان ملتا ہے ۔" (״ ۔ ״)

الوعیرہ ۔ " وادیٔ موسیٰ کے قریب جبل الشراہ میں ایک قلعہ ۔" (״ ۔ ״)

الوتر ۔ " حوران کا ایک گاؤں ۔ کہتے ہیں کہ اس کی مسجد میں حضرت موسیٰ ابن عمران رہتے تھے اور وہ مقام بھی یہاں دکھایا جاتا ہے جہاں آنحضرتؑ نے اپنا عصا پتھر پر مارا تھا ۔" (״ ۔ ״)

یعاث ۔ " جوسیہ اور بعلبک کے بیچ میں، دونوں سے ایک ایک کوچ کے فاصلے پر، ایک مقام ۔" (مقدسی، ۱۹۰)

یبرین ۔ " عزاز کے ضلع میں حلب کا ایک گاؤں ۔" (یاقوت چہارم ۔ مراصد، سوم)

یبرود ۔ (۔) " حمص و بعلبک کے درمیان ایک قصبہ ۔ اس میں سرد آب رواں کا ایک چشمہ عجیب و غریب ہے اور اسی سے یہ جگہ یبرود کہلاتی ہے ۔ چشمے کا پانی زمین کے اندر ہی اندر موضع القبق تک پہنچتا ہے ۔" (״ ۔ ״)

یبرود اور عین یبرود ۔ (۔) بیت المقدس سے نابلس کے راستے پر، یروشلم کے شمال میں ہے ۔ اور اس کے اور نابلس کے درمیان کفرناثا کا گاؤں ہے ۔ اس میں خیابان و تاکستان زیتون و

سماق کی کثرت ہے" (ر ر)

ہوس - " وادی تیم پر شام کا ایک پہاڑ - ولایت دمشق میں ہے" (ر ر ر)

یافا یا یافہ - (Joppa, Jaffa) "فلسطین کا ایک ساحلی شہر - الرملہ کے لوگوں کی یہاں بہت آمد و رفت رہتی ہے" (الیعقوبی 117)

مقدسی لکھتا ہے کہ "یافہ (سمندر) کے کنارے واقع ہے اور فلسطین کی بیرونی تجارت کا مرکز نیز الرملہ کی بندرگاہ ہونے کے باوجود چھوٹا سا قصبہ ہے۔ ایک مضبوط فصیل سے جس میں لوہے کے پھاٹک ہیں، اس کی حفاظت کی گئی ہے اور بندرگاہ میں (سمندر کے اندر) بھی لوہے کے دروازے ہیں، بستی کی مسجد خوشنما ہے اور وہاں سے سمندر زیر قدم نظر آتا ہے۔ بندرگاہ بہت خوب بنی ہوئی ہے" (مقدسی، 174)

ادریسی کا بیان ہے کہ "یافا، فلسطین کی ساحلی بستی اور بیت المقدس کی بندرگاہ ہے" (صفحہ 11)

یاقوت لکھتا ہے کہ "یافا، ولایت فلسطین کا شہر، بحر شام کے کنارے واقع ہے اور دوسرے ساحلی شہروں کے ساتھ اسے بھی سلطان صلاح الدین نے 583ھ (= 1187ء) میں فتح کیا تھا۔ لیکن تھوڑے ہی دن بعد 587ھ میں پھر فرنگیوں نے اس پر قبضہ جما لیا اور آخر 593ھ (1196ء) میں صلاح الدین کے بھائی الملک العادل نے اسے ان سے چھینا اور استحکامات تڑوا دئے" (چہارم - مراصد، سوم)

1321ء کی تصنیف میں ابو الفدا خبر دیتا ہے کہ "ولایت فلسطین

کا یافا ایک چھوٹا مگر فرحت بخش ساحلی قصبہ ہے جس کی بندرگاہ مشہور ہے۔ قصبہ عمدہ طریق پر قلعہ بند ہے۔ اس کی منڈیوں میں بہت آمد و رفت رہتی ہے اور بہت سے سوداگر یہاں بیوپار کرتے ہیں جہازوں کی ٹھیرنے کی بہت بڑی گودی ہے کہ فلسطین آنے والے سب جہاز اس میں ٹھیرتے اور وہیں سے ملک ملک جاتے ہیں۔ اس کے اور الرملہ کے درمیان ۸ میل کا فاصلہ ہے اور الرملہ سے یہ مغرب کی جانب واقع ہے" (ابو الفدا، ۲۲۹)

یافا سے الرملہ، نصف کوچ (اصطخری، ابن حوقل) یا ایک کوچ (مقدسی) عسقلان، ایضاً (") یروشلم، ۳ چھوٹی منزلیں (ادریسی) قیساریہ، ۳۰ میل (") ہے۔

جسر یعرا۔ "شمشاط سے ۱۰ میل پر ایک پل" (بلاذری ۱۳۹)

یحمول۔ (۱) "الجزر کے پرگنے میں، حلب کا ایک مشہور گاؤں" (یاقوت، چہارم۔ مراصد، سوم)

یحمول۔ (۲) "ضلع کیسوم میں، بہسنا کا ایک گاؤں جو حلب اور یونانی علاقے کے درمیان ملتا ہے" (")

یاقد۔ "حلب کا ایک گاؤں، ارتیق کے پرگنے میں عزاز کے ضلعے سے زیادہ دور نہیں ہے" (" - " - نیز صاحب مراصد معجم البلدان جلد پنجم کے حواشی میں)

مسجد الیقین۔ مقدسی لکھتا ہے کہ "حبرون سے ایک فرسخ

کے فاصلے پر ایک چھوٹا سا پہاڑ ہے جہاں سے بحرِ لوطؑ اور بلادِ لوطؑ کا مقام نظر آتا ہے۔ اس پہاڑ پر ابو بکر الصباحی کی بنی ہوئی مسجد کھڑی ہے جسے مسجد الیقین کہتے ہیں۔ اس مسجد میں حضرت ابراہیمؑ کی بستر گاہ ہے جو اب ایک ذرع کے قریب زمین کے اندر اتر گئی ہے۔ بیان کرتے ہیں کہ جس وقت آنحضرت علیہ السلام نے اول اسی جگہ سے بلادِ لوطؑ کو ہوا میں چلتے ہوئے دیکھا تو فرمایا "میں گواہی دیتا ہوں کہ الیقین (یعنی خدا) کا وعدہ سچا ہے۔" (مقدسی، ۱۷۳)

علی ہروی لکھتا ہے کہ "الیقین ایک گاؤں ہے جس میں حضرت لوطؑ کی قبر ہے۔ زغر سے رخصت ہو کر وہ یہیں آ گئے۔ اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ جب حضرت لوطؑ اپنے گھر والوں کو لے کر روانہ ہوئے تو اسی جگہ سے انھوں نے اپنی قوم پر قہرِ الٰہی نازل ہوتے دیکھا اور وہ سجدے میں گر کر چلائے "میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کا وعدہ حق ہے"۔ یہی وہ جگہ ہے جہاں بحرِ لوطؑ نگل لی گئی تھی اور یہ بھی کہتے ہیں کہ جس پتھر پر حضرت موسیٰؑ نے عصا مارا اور اس میں سے بارہ چشمے پھوٹے وہ بھی اسی جگہ زغر کے قریب تھا۔ واللہ اعلم بالصواب" (نسخہ اوکسفورڈ، ۴۲۔ نقل کردہ یاقوت، چہارم، مراصد، سوم)

سنہ ۱۳۵۵ء میں ابن بطوطہ نے جبرون کی نواح کی سیر کی۔ اپنے روزنامچے میں لکھتا ہے کہ حرم خلیلؑ (= جبرون) کے مشرق میں 'ایک پہاڑی پر جہاں سے غور شام زیرِ نظر ہے، حضرت لوطؑ کی تربت ہے اور اس کے اوپر سفید پتھر کی بہت خوشنما عمارت بنی ہوئی ہے لیکن اس میں ستون نہیں۔ یہاں سے بحرِ لوطؑ نظر آتا ہے جس کا پانی تلخ ہے۔ قوم لوطؑ کا ملک یہی تھا۔ اس کے قریب ہی ایک بلند پہاڑی پر مسجد الیقین بہت خوبی سے بنی ہوئی ہے اور اس میں محراب ابراہیمؑ ہے"۔ (ابن بطوطہ، جلد اول، ۱۱۷)

مجیر الدین سنہ ۱۴۹۶ء میں تحریر کرتا ہے کہ "مسجد الیقین کے باہر

فاطمہ بنت حسنؓ ابن علیؓ ابن ابی طالب کی قبر دکھاتے تھے۔"
(صفحہ ۶۷)

یلدان۔ "دمشق سے ۳ میل کے فاصلے پر ایک گاؤں بعض اوقات آخر کا "ن" حذف کرکے "یلدا" تلفظ کرتے ہیں"۔ (یاقوت چہارم۔ مراصد، سوم)۔

الیاروقیہ۔ "حلب کے باہر ایک بڑا محلہ۔ نورالدین زنگی کے ترکمان امیروں میں سے یاروق کے نام پر موسوم ہے جو یہاں رہتا تھا اور اپنے اور اپنے خدام کے واسطے اس نے وہ عمارات بنوائی تھیں جو اب بھی نظر آتی ہیں۔ وہ ۵۶۴ھ (۱۱۶۹ء) میں فوت ہوا" (رر - رر)

یاسوف۔ "ولایت فلسطین میں نابلس کا ایک گاؤں۔ اناروں کی کثرت کے باعث مشہور ہے"۔

یازور۔ "ولایت فلسطین کے الرملہ کے ساحلی علاقے کا ایک چھوٹا قصبہ ہے" (رر - رر)

یبنیٰ یا اُبنیٰ۔ (ب۔ل) (Jabneh, or Jabneel) فلسطین کا ایک قدیم شہر۔ پہاڑی پر آباد ہے اور کہتے ہیں کہ اس کی نسبت نبی کریم علیہ التحیوۃ والتسلیم نے اسامہؓ ابن زید سے پہلی مہم روانہ کرتے وقت ارشاد فرمایا کہ یبنیٰ پر علی الصباح حملہ کرو اور آگ لگا دو" اس میں فرقہ سامرہ کے لوگ آباد ہیں"۔ (الیعقوبی ۱۱۶، تحریر ۸۹۱ء)
مقدسی کہتا ہے کہ "یبنیٰ میں ایک خوبصورت مسجد ہے۔ اسی

مقام سے وہ عمدہ قسم کے انجیر آتے ہیں جو دمشقی کے نام سے مشہور ہیں" (صفحہ ۱۷۶)

"قصبۂ یبنیٰ، یافا اور عسقلان کے درمیان آباد ہے۔ یہاں ایک قبر کی نسبت کہا جاتا ہے کہ وہ صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو ہریرہؓ کی قبر ہے" (علی ہروی۔ ۴۰۔ نقل کردہ یاقوت، چہارم مراصد، سوم) صاحب مراصد نے یہ بھی لکھا ہے کہ اس قبر کو ایک دوسرے صحابی حضرت عبداللہؓ ابن ابی سرح سے بھی منسوب کرتے ہیں"

یبنیٰ سے الرملہ ½ کوچ (اصطخری، ابن حوقل، یزدود، ایک کوچ (" " ") ہے"

یبنیٰ (۔۔) "بلقا کے ضلعے میں شام کا ایک مقام کہا جاتا ہے کہ یہ گاؤں موتہ کے علاقے میں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسامہؓ کی مہم میں جس گاؤں کا ذکر کیا، اسے روایت غالباً یہ ہے کہ وہ یہ دوسرا ابنیٰ تھا" (یاقوت، اوّل۔ مراصد، اول)

یوپیت۔ "بعلبک کا ایک گاؤں" (مراصد، سوم)

زبدانی "دمشق و بعلبک کے درمیان، مشہور ضلع ہے۔ دمشق کی ندی کا منبع اسی میں ہے۔ بعض اوقات اسے الزبدان بھی کہتے ہیں" (یاقوت، دوم، مراصد، اول)

ابوالفدا کا بیان ہے کہ "الزبدان، بغیر فصیل کی بستی ہے۔ یہ وادی بردا کے پہلو میں آباد ہے اور یہاں سے باغوں کا سلسلہ برابر دمشق تک چلا گیا ہے۔ قصبہ نہایت فرح بخش اور پُر اثمار ہے۔ دمشق اور اسی طرح بعلبک سے اس کا فاصلہ ۱۸ میل ہے" (ابوالفدا، ۲۲۵)

الزبدانی تا بعلبک، ایک کوچ (مقدسی) و دمشق، ایضاً ،،)

زبطرہ - (بہ فتح یا کسر اول) ''یونانی سرحد سے ملا ہوا قلعہ ہے اور یونانیوں نے اسے ویران و خراب کر ڈالا ہے'' (اصطخری، ۶۳ - نقل کردہ ابوالفدا، ۲۳۴)

بلاذری کہتا ہے کہ ''زبطرہ قدیم یونانی قلعہ تھا جسے الحدث کی تسخیر کے وقت مسلمانوں نے فتح کیا پھر یونانی حملوں نے اس کو برباد کر دیا تھا جس کے بعد خلیفہ المنصور نے از سر نو بنوایا اور دوبارہ المامون کے زمانے میں مورچے وغیرہ تعمیر ہوئے۔ لیکن اس کے بعد بھی یہ کئی بار توڑا اور بنوایا جا چکا ہے'' (بلاذری، ۱۹۱)

یاقوت لکھتا ہے کہ ''زبطرہ یا زِبطرہ، یونانی علاقے کی شاہراہ پر، ملطیہ، سمیساط اور الحدث کے درمیان واقع ہے۔ یہ زبطرہ بنت الروم کے نام سے موسوم ہے اور الروم سام ابن نوحؑ کا پوتا تھا'' (یاقوت، دوم - مراصد، اوّل)

۷۲۱ھ (۱۳۲۱ء) میں ابوالفدا تحریر کرتا ہے کہ ''آج کل زبطرا میں کوئی آبادی نہیں اور اس کے کھیت بالکل غیر مزروعہ پڑے ہیں۔ شہر لوٹ کر کھنڈر ہو گیا اور سوائے فصیلوں کے نشان، اور بھی مٹے مٹے اور منہدم نشانوں کے اور کچھ باقی نہیں رہا۔ بستی کا مقام چاروں طرف پہاڑوں سے گھرا ہوا ہے اور اس کے ہر طرف نباتات و روئیدگی ہو گئی ہے۔ یہ ملطیہ سے ۲ کوچ جنوب میں، اور حصن المنصور سے اسی قدر فاصلے پر مغرب میں واقع ہے اور حصن منصور اور اس کے مابین کوہستانی علاقہ اور درے پڑتے ہیں۔ ملطیہ پر ہم نے فوج کشی کی تو خود میں اس مقام سے محرم ۷۱۵ھ (۱۳۱۵ء) شامی ماہ نیسان (= اپریل) میں گزرا اور زبطرہ کے شاہ بلوط کے جنگل میں بہت اچھا شکار ملا۔ جس قد قامت کے خرگوش یہاں دیکھے اتنے بڑے اور کہیں دیکھنے میں نہیں آتے''۔

(ابوالفدا، ۲۳۴)

زبطرا سے حصن منصور، ایک دن کی راہ (اصطخری، ابن حوقل، شمشاط، ۱۵ میل (ادریسی) ہے۔"

زغبہ۔ "شام کا ایک گاؤں۔" (یاقوت، دوم۔ مراصد، دوم)

الزیتونہ۔ "صحرائے شام کا ایک مقام، جہاں خلیفہ ہشام ابن عبدالملک کا، رصافہ کی تعمیر سے پہلے اردو رہا کرتا تھا۔" (" - ")

زیزا۔ "(بہ فتح یا بجسر اول) ولایت بلقا کا ایک بڑا گاؤں جہاں حجاج ٹھیرا کرتے ہیں۔ یہاں پینٹھ لگتی ہے اور پانی کا ایک بڑا تالاب ہے۔" (" - ")

زیزا کے اس برکہ یا تالاب کا ابن بطوطہ نے بھی ذکر کیا ہے کہ اس جگہ مدینہ شریف جانے والے حاجی ٹھیرتے ہیں۔" (جلد اول، ۲۵۵)

زملکان۔ "غوطۂ دمشق کا ایک گاؤں۔ شامی لوگ اس کا اکثر زملکا تلفظ کرتے ہیں۔" (" - ")

زند۔ "قنسرین کا ایک گاؤں۔ بنی اسد کے پرگنے میں داخل ہے۔ اسے کبھی کبھی ب کے ساتھ "زبد" لکھتے ہیں اور شاید یہی زیادہ صحیح تلفظ ہے۔" (" - ")

زندان ۔ "المصیصہ کا ایک ضلع ۔ مسلمانوں نے سنہ ۳۱ھ (= سنہ ۶۵۲ء) کی یورشس میں اسے فتح کیا" (رر ۔ رر)

الزراعہ ۔ "صحرا کے کنارے کا ایک مقام ۔ اس کی گڑھی میں معقول فوج متعین رہتی ہے اور بدوی عرب آس پاس کی اراضی میں مویشی چراتے ہیں" (ادریسی، ۲۶) اس نام کا املا بعض اوقات "ذراعہ" بھی لکھتے ہیں"۔

الزراعہ، تا قسطل، ۲ کوچ (مقدسی) یا ۳۶ میل (ادریسی۔ ابن خرداذبہ) الرصافہ، ۲ کوچ (مقدسی) ۲۴ میل (ادریسی یا ۴۰ میل۔ (ابن خرداذبہ)

زردنا ۔ "حلب کی نواح میں جانب مغرب ایک چھوٹا قصبہ" (یاقوت، دوم ۔ مراصد، اوّل)

الزاریقا ۔ "عمان اور اسی طرح الذارعہ سے ایک کوچ کے فاصلے پر ایک مقام" (مقدسی، ۱۹۲) غالباً یہ اور قلعہ زرقا جو رود زرقا (= Jabbok River) کے کنارے تھا ۔ ایک ہی مقام ہیں"۔

المزرقا ۔ "خناسرہ اور سوریہ کے مابین حلب یا سلمیہ کے ضلع میں ایک مقام ۔ اس جگہ ایک بڑا کنواں ہے جہاں تعداد کثیر میں عرب لوگ پانی لینے آتے ہیں ۔ اس کے قریب ہی الحمام نامی مقام ہے جس میں گرم (معدنی) پانی سے غسل کرتے ہیں" (یاقوت دوم ۔ مراصد، اوّل)

حصن الزئب ۔ "(یوشع ۱۹ - ۲۹ کا "اکزیب") کھاری سمندر کے کنارے عکہ سے ۱۲ میل پر ایک قلعہ" (ادریسی ' ۱۱)

ابن جبیر اسے عکہ اور صور کے درمیان کا ایک قلعہ بتاتا ہے اور لکھتا ہے کہ "ہم اپنے راستے میں الزیب نام ایک بڑے قلعے کے برابر سے گزرے جس میں گاؤں اور قریب کی (مزروعہ) اراضی شامل ہیں" (ابن جبیر ' ۳۰۷)

یاقوت لکھتا ہے کہ "الزیب ' ساحل شام پر عکہ کے قریب ایک بڑا گاؤں ہے ۔ اس کا بہ فتح ز بھی تلفظ کرتے ہیں ' اور یہ شارستان عکہ بھی کہلاتا تھا" (دوم ۔ مراصد ' اول)

حصن الزیب سے عکہ تک ' ۱۲ میل (ادریسی) النواقب ' ۱۰ میل (") اور اسکندریہ ' ۵ میل (") ہے ۔

زبلوش ۔ "ولایت فلسطین میں الرملہ کے قریب ایک گاؤں" (یاقوت ' دوم ۔ مراصد ' اول)

زرعہ ۔ ابن بطوطہ اسے حوران کا ایک چھوٹا قصبہ بتاتا ہے (اول ۔ ۲۵۴) اور در اصل یہ فریل کے مقام کے مرادف ہے ۔

زرا ۔ "۱۲۲۵ء میں یاقوت لکھتا ہے کہ "یہ حوران کا چھوٹا سا قصبہ ہے جسے آج کل زرع کہتے ہیں" (" ۔ ")

زراعہ ۔ "فلسطین و اردن کی ولایتوں میں اس نام کے متعدد مقامات پائے جاتے ہیں ۔ ان میں زراعہ دہاک نیز زراعہ زفر بھی ہیں جو بالس کے قریب حلب کے ضلع میں داخل ہے (" ۔ ")

ضمیمہ

مسجد اقصیٰ کے بانی پر حاشیہ

کتاب کے باب سوم (تحت عنوان: مسجد اقصیٰ) میں ہم نے بیان کیا ہے کہ وہ مسجد اقصیٰ جو محاربات صلیب سے قبل موجود تھی اور جس کا مقدسی اور ناصر خسرو نے حال لکھا ہے، اسے خلیفہ عبدالملک نے ۶۹۱ء (= ۷۲ھ) کے قریب تعمیر کرایا۔ میری اس رائے کا ماخذ مقدسی اور سیوطی کی تحریریں تھیں (ان کے حوالے متن میں اپنے اپنے مقام پر ملاحظہ ہوں) لیکن اسی کے ساتھ یہ جتا دیا گیا تھا کہ مسجد کی بنا اور تعمیر کے اسباب و حالات کی ہمیں کوئی اطلاع نہیں پہنچی حالانکہ اس قسم کی اکثر دوسری صورتوں میں تاریخ نویس ایسے واقعات کی تمام جزئیات تحریر کر دیتے ہیں۔ چنانچہ دمشق کی جامع کبیر (صفحہ ۲۸۱) الرملہ کی سفید مسجد (صفحہ ۳۷۱) یا بیت المقدس کے قبۃ الصخرہ (صفحہ ۱۴۳) کی عمارات کے مفصل حالات ہمیں مل جاتے ہیں۔

لیکن مذکورہ بالا باب سوم کے طبع ہونے کے بعد مجھے ابن اثیر

کی تاریخ میں حسب ذیل عبارت ملی اور اگر اس پر اعتماد کیا جائے یا یوں کہیے کہ اگر ہمیں وہ مآخذ معلوم ہو جائے جس کے بیان پر یہ قول مبنی ہے، تو پھر شاید یہ تحریر مقدسی کی اس شہادت سے زیادہ وزنی ہو جائیگی جس میں (مقدسی نے) الاقصیٰ کی تعمیر عبدالملک سے منسوب کی ہے۔ بہرحال ابن اثیر خلیفہ الولید ابن عبدالملک کے عہد کی خصوصیات بیان کرتے ہیں لکھتا ہے کہ:-

"الولید شاہی خلفا کے سب سے فاضل افراد میں سے تھا۔ مسجدوں میں سے اس نے جامع دمشق، مدینہ طیبہ کی مسجد، ستونوں کے اوپر اور مسجد الاقصیٰ تعمیر کیں"[1]

لیکن اس قول کی سند مجھے مصنّف کے سوا متقدمین میں سے اور کسی کے ہاں نہیں ملی اور مصنف (= ابن اثیر) کی تاریخ تیرھویں صدی عیسوی کے نصف اوّل کی لکھی ہوئی ہے۔ قدیم تر مورخ جیسے مسعودی، یعقوبی اور طبری[2]، صرف جامع دمشق اور مدینۂ منورہ کی مسجد کا بانی الولید کو بتاتے ہیں۔ البتہ ابن اثیر کے بعد کے موّرخوں میں سے مجھے دو مصنّف اور ملے جنھوں نے مسجد الاقصیٰ کی بنا الولید سے منسوب کی ہے۔ ان دو میں سے ایک تو اس عربی تاریخ کا مولف ہے جس کو عام طور پر "الفخری"[3] موسوم کرتے ہیں اور جس نے اپنی کتاب تیرھویں صدی عیسوی کے اواخر میں مرتب کی تھی اور دوسرا فارسی تاریخ گزیدہ[4] کا مولف حمد اللہ مستوفی

---

[1]:- جلد پنجم، صفحہ ۵۔

[2]:- ملاحظہ ہوں: مسعودی، پنجم، ۳۶۱۔ یعقوبی: تاریخ، دوم، ۳۴۰۔ طبری، جلد دوم ۱۲۷۱ تا

[3]:- مورخ کا اصل نام "ابن الطقطقی" ہے۔ (ڈبلیو، ایل، وآرٹ، ۱۵۱)

[4]:- تاریخ گزیدہ کبھی طبع نہیں ہوئی مگر اس کے عمدہ قلمی نسخے متحفِ برطانی میں موجود ہیں۔ (اس تحریر کے بعد تاریخ گزیدہ چند سال ہوئے کہ انگلستان میں بڑے اہتمام کے ساتھ عکس لیکر چھاپ دی گئی ہے۔ مترجم)

جس نے سنہ ۱۳۲۹ء میں اپنی کتاب تیار کی۔ ان دونوں میں ابن الاثیر کے قول کو دہرایا گیا ہے لیکن یہ بات مجھے صحت کے ساتھ معلوم نہ ہو سکی کہ ان کا ماخذ یہی ابن اثیر کی کتاب ہے یا دوسرے آزاد ذرائع سے انھوں نے یہ واقفیت بہم پہنچائی ہے۔ فقط

تمت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بلاد فلسطین و شام

اشاریہ

الف

ب

بیت المقدس

بیت المقدس

بیت المقدس

بیت المقدس

خ

ز

س

ع

غ

ق

ک

و

صحت نامہ (۱)

بلاد فلسطین و شام (عہد حکومت اسلامی)

ذیل کے جملے ترجمے یا طباعت میں درج کتاب ہونیسے رہ گئے ہیں:-

صفحہ	سطر	
۲۶	۶	اس ندی کا منبع جبل الخلیل کے دامن میں، قلعہ مجد لیابہ کے مقابل مقام پر ہے۔ مشرق سے مغرب کی طرف بہتی اور ارسوف کے نشیب کے جنوب میں بحر روم میں آگری ہے۔ منبع سے دہانے تک کل فاصلہ ایک روز کی مسافت سے بھی کم ہے۔ (ابو الفدا۔ ۴۸)
۸۵	۱۱ نئی سطر	بحیرہ الحدث۔ یاقوت لکھتا ہے کہ یہ جھیل رومی علاقے کی جانب مرعش کے قریب واقع ہے۔ موضع ابن الشیعی سے شروع ہوتی ہے جو قلعہ الحدث سے بارہ میل، ملسطیہ کیجانب ہے۔ وہاں سے الحدث تک پھیلی ہوئی ہے جو ان اطراف کا ایک مستحکم قلعہ ہے۔ (اوّل۔ ۵۱۴۔ مراصد اول۔ ۱۳۱)
۹۰	۲	جبل جزین ہے (کے آگے): جس میں میوہ دار درختوں کی اراضی اور پانی کے چشمے بکثرت ہیں۔ نیز جبل تبنین ہے۔

صفحہ	سطر	صحت
۱۹۵	۱۴	"اٹھائے گئے تھے" کے آگے :- وادی کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک پل صراط ہوگا؛
۲۵۵	۱۳	"کنارے پر" کے آگے :- ایک گرجا پیٹر کے نام سے منسوب ہے اور نیچے۔
۵۵۷ (نئی سطر)	۲۱	الفندق ع۲ - یہ بھی دمشق کے قریب ایک موضع ہے جس میں ایک "فندق" (یعنی سرائے بنی ہوئی ہے)؛ (یاقوت - سوم - ۹۰۸؛ مراصد - دوم - ۳۶۰)
۶۰۴	۵	(نئی سطر) لاثا - حلب کے قریب ضلع عزاز کا ایک موضع (یاقوت چہارم - ۲۹۱ - مراصد - دوم - ۵۰۴)
۶۴۷	۱۸	(نئی سطر) معلولا - دمشق کے قریب ایک پرگنہ جس میں بہت سے گاؤں ہیں۔ (" - ")
۶۸۲ (نئی سطر)	۵	رویان حلب کا ایک گاؤں جو سبعین کے قریب واقع ہے۔ (یاقوت - دوم - ۸۷۳؛ مراصد - دوم - ۱۰)
۶۹۷	۷	(نئی سطر) سطرا - دمشق کا ایک گاؤں اور غوطہ میں ایک دلکش ترین مقام - (" - ")

صحت نامہ (۲)

بلاد فلسطین و شام (عہد حکومت اسلامی)

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴	۱	۲	۳	۴
۱	۸	عربی ستون	عربی متون	۱۷	۱۲	سفرجل (دیھی)	سفرجل (ابہی)
〃	۹	زیادو	زیادہ	۱۸	۱۳	یردن غور	اردن غور
۲	۲۳	ژورفل ایشیاتیک	ژورنل ایشیاتیک	〃	۱۵	طراحین السکر	طواحین السکر
۳	۱۹	قُبہ ضحرہ	قُبہ صخرہ	۲۴	۴	شمشی ہینے	شمسی ہینے
〃	۲۱	عمارات	عمارت	۲۵	۷	مقور	مکور
۵	۱۶	حدت نظر	جدت نظر	〃	۱۹	کارمل	کرمل
۷	۹	چھاپہ ہے	چھاپا ہے	۲۶	۱۹	بیار	بیسار
〃	۱۶	ابوالحیین ابن جلال	اَبوالحیین ابن حِلال	۲۷	۱۰	ماحوز ازدود،	ماحوز، آزدود
۸	۱۴	فسلطین	فلسطین			ماحوزمینا	ماحوز یُمینا
۱۳	۸	انس الجبیل	انس الجلیل	۱۱	۱۵	کارودان	کاروان
۱۵	۶	تبنیہ	بثنیہ	۲۸	۱۷	۶۶۱ تا ۶۸۹	۶۶۱ تا ۶۷۹
۱۶	۱۲	کابل	کابول	〃	۲۱	سنہ ۶۷۹	سنہ ۶۶۹
〃	۶	قادص	قدس	〃	۲۵	موسم ہوا	موسوم ہوا
〃	۱۴	بتوک	تبوک	۲۹	۱۵	ادانہ	[illegible]
〃	۱۵	بیان	بیسان	〃	۲۵	سیزاریہ	قیصریہ
〃	۱۸	اذرعہ	اذرعاہ	۳۰	۳	اسکیشوپولس	سکائی ثوپولس

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴
۳۰	۱۳	انتیوک	انطاکیہ (انتیاش)
۳۱	۱۵	بلبیس	بالس
"	۱۶	بہسنی	بہسنا
۳۲	۲۰	سبطیہ	سبسطیہ
"	۲۰	قیساریہ	قیسریہ
۳۳	۲۳	حظ	خط
۳۴	۱۴و۱۷	تنیس	تینیس
۳۷	۱	اقلیم صنیر	اقلیم سنیر
۳۹	۱	اقدعہ	اذرعاہ
۴۰	۱۱	معاب	مآب
۴۲	۱۹	الجمہ	الجومہ
۴۳	۱	ابو الفدائے	ابو الفدا (سنہ ۱۳۲۱ء) نے
"	۳	قسطل کا علاقہ	نیز لبنان کا علاقہ قسطل تک
"	۲۳	شہر الاس	شہر اولاس
۴۵	۲۰	التناہ	التینات
۴۶	۱۶و۲۱	اذرعہ	اذرعاہ
۴۸	۲	ارسوفہ	ارسوف
"	۶	تل الصفیہ	تل الصافیہ
"	۱۱	الزرق	الزرقا
۵۲	۲۳	F. Weir	Wien
۵۳	۲۱	۱۷،۰۰۰	۱۷،۰۰۰،۰۰۰
۵۵	۱۱	درہم ہوتا تھا	درہم ہوتی تھی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴
۵۶	۸	۸،۸۰،۰۰۰	۸،۰۸،۰۰۰
۶۶	۲۱	۸۹۳	۸۴۳
۶۷	"	بلیٹس	(قیصر) تی تس
۶۸	۱۷	حمرایا	جُمرایا
۶۹	۲۲	شیزز	شیزر
۷۱	۲	در لیباک	در بساک
"	۶	الجمہ	الجومہ
۷۲	۱	سنیاب	سیناب
"	۱۴	العجان	العوجان
۷۳	۲	بذاعہ	براعہ
۷۴	۶،۸،۲۰،۲۱	عدنہ	ادنہ
"	۱۷	(دم ۱۰۷)	(دمشقی ۱۰۷)
"	۲۲	ایاص	ایاس
۷۵	۸	۵۳۳	۵۵۳
"	۲۳	المتنیہ	المیتہ
۷۶	۷	بحیرۂ متنیہ	بحیرۂ میتہ
۸۵	۱۱	۵۱۴	۵۱۶
"	"	۱۱۳	۱۳۲
۸۷	۴	مداین	مدین
۸۹	۸	کفر لاثا (یا لیا)	کفر لاثا
۹۰	۱۰	قلعہ الشکیف	قلعہ الشقیف
"	۱۹	سنہ ۶۹۵۸	سنہ ۶۹۸۵
۹۱	۲۵	وہ گاؤں ہیں	وہ گاؤں ہے
۹۲	۲	جبل صدیقہ	جبل صدیقہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴
۹۵	۷، ۹، ۱۳	جبل شاہ شبو	جبل تنخشبوا
۹۶	۵	جبل النخط	جبل النخیط
″	۱۷	الاذقیہ	اللاذقیہ
۱۰۳	۱۸	×	(مقدسی ۱۸۶)
۱۰۵	۹	اچھتے	اچھے
″	۱۳	اور صرفہ	اور ہر حرفہ
۱۰۸	۱۳	حضرت عمرؓ سنہ ۱۴ھ	حضرت عمرؓ نے سنہ ۱۴ھ
۱۲۱	۹	سنہ ۴۴۶	سنہ ۴۲۶
″	۱۵	(سنہ ۱۰۴۶ میں)	(سنہ ۱۰۴۷ میں)
۱۲۴	۱۹	کہ معظمہ	مکہ معظمہ
۱۳۰	۶	صلیبی الدادیہ	صلیبی الداویہ
″	۱۵	۱۱۰	۱۰۱
۱۳۱	۳	سنہ ۱۳۴۰	سنہ ۱۳۴۱
۱۳۶	۲۴	سنہ ۱۰۴۲ء	سنہ ۱۰۴۷ء
۱۴۱	۲۵ (حاشیہ)	(۵۸)	(۵۸۱)
۱۴۳	۲	(مقدسی - ۱۵۰)	(مقدسی - ۱۵۹)
۱۴۴	۱۰ حاشیہ	سرول	سردل
۱۴۵	۲۵ (حاشیہ)	جزو چہارم ۳۹۵	جزو ششم ۲۹۵
۱۵۶	۱	ایک پختہ من	تقریباً ۴۲ من
۱۵۸	۲۵	خطیرۃ القدس	قدس القدس
۱۵۹	۵	(ادریسی)	(ادریسی ۷ -)
″	۹	خطیرۃ القدس	قدس القدس
۱۷۵	حاشیہ سطر ۱	۲۸ ؁	۲۸۰ ؁

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴
۱۷۶	حاشیہ سطر ۱	صفحہ (۱۴۳)	صفحہ (۱۵۳)
۱۷۹	″	یعنی ۲۸ ہزار پونڈ انگریزی	یعنی ۲ لاکھ ۵۸ ہزار پونڈ انگریزی
۱۸۳	۲۴	حضیرۃ القدس	قدس القدس
۱۸۸	۱۰	الدوی دریہ	الدوادریہ
۱۸۹	۶	۳۴۷	۳۷۴
۱۹۸	۱۸	جیرون	جبرون
۲۰۲	۵	سنہ ۱۰۷۴ء	سنہ ۱۰۴۷ء
۲۰۴	۹	دیکھو آئندہ صفحہ...	دیکھو آئندہ صفحہ ۲۱۲
″	۲۳	الدویریہ	الدوی دریہ
۲۰۷	۷	البسلوم	ایسلوم
″	۲۳ و ۲۴	پلگرام	پلگرم
۲۱۱	۷	(۳) شمالی حصے میں	(۴) شمالی حصے میں
۲۱۳	۱۶	(۱-۷)	(۱-۸)
۲۱۴	۱۲	اسی قسم کے	(۸) اسی قسم کے
۲۱۵	۶	راستہ کے اندر ہی اندر	راستہ سے اندر ہی اندر
″	۱۵	(۸) ایک اور	(۹) ایک اور
۲۱۷	۲۲	صفحہ ۲۱۵)	صفحہ ۲۰۸)
۲۱۸	۹	دروازہ ۷	دروازہ ۸
″	۱۴	۱-۷	۱-۸
″	۱۹	اگرچہ	اگر
۲۲۰	۵	۱۹۹	۲۱۵
۲۲۳	۲۲	صیہون	صہیون

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴
۲۲۶	۱۴	(عا ۱)	(۱-۱)
۲۲۷	سطر ۱ جدول ۲	صفحہ... کے موضع	صفحہ ۱۰۱ کے مواقع
〃	سطر ۱ جدول ۴	صفحہ... کے موضع	صفحہ ۲۰۶ کے مواقع
۲۲۸	۳	معلوم ہوتا ہے کہ قریب	معلوم ہوتا ہے کہ قریب
۲۳۳	۴	(دیکھو سٹین کی ڈکشنری)	(دیکھو سین کی ڈکشنری)
۲۳۴	۱۲	دوادار یہ	دویدریہ
۲۳۵	۹	۹۱۳ فیٹ	۹۱۳½ فیٹ
〃	۲۰	یہ ممکن نہیں ہے کہ	×
۲۳۶	۷	۱۱۷۵ھ	۱۱۷۳ھ
〃	۱۵	(= تقریباً ½ ۲ فیٹ)	(= تقریباً ½ ۲ فیٹ)
〃	۱۷	کلیرٹ مون	کلیر مون
۲۳۸	۱۴	لفظ القلط	لفظ القلت
〃	۲۳	کاردواں	کاروان
۲۴۵	۳	صیہون	صہیون
۲۴۸	۱۵	گرجا کی نشیبی	گرجا کے نشیبی
۲۵۰	حاشیہ سطر ۱	پلگریز	پلگرمز
۲۵۷	حاشیہ	صفحہ ۸۳	صفحہ ۹۷
۲۵۸	۱۴	(دروازہ)	(دروازہ) (ع۳)
〃		باب الرحیہ	باب الرحبہ
۲۶۰	۱۴	شہری	شہر کی
۲۶۱	سطر ۱	نوشتہ ۱۳۳۵ھ	نوشتہ ۱۲۲۵
〃	۹	سحیون	صہیون
〃	۱۲ سطر (بین ۴)	باب السرب	باب السّر

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴
۲۷۳	۳	باب طوما	باب توما
۲۷۷	۷	۱۸۵۰ء	۱۸۵۵ء
〃	۱۹ و ۲۰	ماذتہ	ماذنتہ
۲۷۸	۲۳	باب طوما	باب طوما یا توما
۲۷۹	۴	شرجیبل	شرجیل؟
〃	۸	باب النصر	باب النسر
۲۸۲	۸	چوڑاور	چوڑا اور
۲۸۵	۶	پرستا	حرستا
〃	۲۴	موضع آبیل	موضع آبل
۲۹۰	۱ و ۲	حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام	حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام اور کنواری مریم
۲۹۰	۴	مشہدالاقدم	مشہدالاقدم
۲۹۲	۱	طرف داخل	طرف سے داخل
۲۹۵	۱۸	محراب صحابیؓ	محراب صحابہؓ
۲۹۶	۱	صحابیؓ	صحابہؓ
۳۰۴	۱۲	〃	〃
۳۰۶	۱۶	مسجدالاقدم	مسجدالاقدام
۳۱۴	۵	ملاقی ہوئے	ملاقی ہوئے
۳۲۸	۲۲	النیرب	النیراب
〃	۲۴	نیرب	نیراب
۳۳۱	۴	القلط	القلت
۳۳۴	۱۶	الرّاس	الرّس
۳۳۵	حاشیہ سطر ۳	کوہ ہر	کوہ ہور

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴
۳۳۶	حاشیہ سطر ۱	جلد نہم	جلد گیارہ
۳۳۹	۱۹	دیوار سے کمر لگائے پڑی تھے	چت پڑے تھے
۳۴۳	۱۶	کردیتا	کردیتا
۳۴۴	حاشیہ	صفحہ ۲۸۰	صفحہ ۲۸۵
۳۴۵	۲۴	"ایکٹا سینگ ٹوم"	"ایکٹا سینک ٹوم"
۳۴۶	۲	ایک کوس	ایکسا کوس
۳۴۷	۹	کوتل الثغور	کوتل الشاغور
۳۴۸	۵	مَعَب (قریب قرق)	مآب ۔ کرک
۳۴۹	۶	موآب	مآب
۳۵۲	۱۴	القرق	الکرک
۳۵۳	۲۳	۹۲۴	۹۳۴
۳۵۴	۵	(غومورہ)	(گومورہ)
۳۶۰	۱	ضلع سیز	ضلع سنیر
〃	۳	جبل 〃	جبل 〃
۳۶۵	۲	اور یامین	اور بن یامین
۳۶۶	حاشیہ سطر ۲	قسطاط	فسطاط
۳۶۷	۲۰	جبل سعیر	جبل ساعیر
۳۶۸	۶	اِبا نہیں کرتا	انکار نہیں کرتا
۳۶۸	۲۵	سعیر	ساعیر
۳۶۹	۳	〃	〃
〃	۵	کفر گتّا	کفر کنہ
۳۷۱	۱۳	نہر بردہ	نہر بردا
〃	۲۳	المستعصم باللہ	المعتصم باللہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴
۳۷۲	۱۰	روئی	روٹی
۳۷۴	۱۰	بلاعہ	بالعہ
۳۷۵	۱۸	منتقل ہوگیا ہے ؎	منتقل ہوگیا ہے (صفحہ ۲)
۳۷۶	۲۲	(صفحہ ۔ ۳۷)	(صفحہ ۳۷۱)
۳۷۸	۶	پچنے ہوئے جس کے	چنے ہوئے ہیں جس کے
۳۷۹	۱	ہے کہ یہ	کہ یہ
۳۸۰	۲۰	کینیہ کہلائی	کنیسہ کہلاتی
۳۸۲	۱۳	ہنبر	منبر
۳۸۳	〃	اس کی	اس کے
۳۸۴	۱	منت شریف	سنّت شریف
〃	۹	۴۸ تا ۵۳	۵۳ تا ۵۸
۳۸۵	۶	بادشاہ الالقطار	بادشاہ الانقطار
〃	۱۷	چبوتری پر ھر	چبوتری پر دھرا
〃	۱۹	دیوار تک تک	دیوار تک
۳۸۷	حاشیہ سطر ۱	Porient	L. Orient
۳۸۸	۷	ایلیہ کی قبریں	ایلیا کی قبریں
〃	۹	زیر قدیم	زیرِ قدم
۳۹۰	۲۱	یعقوب[۴] الیا	یعقوب[۴] ایلیا
۳۹۱	۹ و ۱۲	آلیا	ایلیا
۳۹۲	۱	دیکھایا	دکھایا
۳۹۳	۲۲	اٹھ کھڑا ہوا اور	اُٹھ کھڑا ہوا اور
۳۹۵	۵، ۷، ۹	الیئو	اِسو
۳۹۷	۱۴	(مجیر الدین ۔ ۶۴۰)	(مجیر الدین ۶۴)

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴	۱	۲	۳	۴
۳۹۸	۱۵	(ذ ۔ ض)	(ت ۔ ش)	۴۴۹	۱۶	الشہبہ	الشہبا
۴۰۱	۱	حتّیٰ کے تعمیر	حتّیٰ کہ تعمیر	۴۵۰	۸	〃	〃
۴۱۳	۶	دستیاب ہوا تھا	دستیاب ہوئی تھی	۴۵۱	۷	بنجار	بجار
۴۲۳	۲	سرفند	صرفند	۴۶۵	۸	قلاع اور	قلاع، ثغور اور
۴۲۴	۱۳	کفر قیلع	کفر قیلا	۴۶۷	۱۶	"اسکیشو پولس"	"سکائی ثوپولس"
۴۳۰	۲۱	شہر مقریہ	شہر مرقیہ	〃	۲۲	ٹائی بریاس	طبریاس
〃	〃	القورہ	الکورہ	۴۷۰	۷	عبود	عبّود
〃	〃	البلیقہ	البقیعہ	〃	۱۳	بنیاس	بانیاس
〃	۲۳	سیحون	صہیون	〃	۱۶	ابی سین	ابی یین
۴۳۱	۹	حصن المنکہ	حصن المنیقہ	۴۷۱	۲	۴) عبل	۴) ابل
〃	۱۵	انطارطوس	انطرطوس	۴۷۲	۸	عدانہ	ادنہ
〃	حاشیہ سطر ۱	سرداراورالموت	سردارالموت	۴۷۳	۱۴	مقام بتش	مقام بتن
۴۳۴	۲۱	طلسم باندھا ہے	طلسم ہے	〃	۲۵	الزریقہ	الزاریقا
۴۴۰	۳	قصبۂ الکتن	قصبۂ رستن	۴۷۴	۵	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جبّہ مبارک
۴۴۱	۲۱	شیبسر	شیزر				
۴۴۴	۷	آئندہ صفحہ ...)	آئندہ صفحہ ۴۴۹)	۴۷۵	۲۳	جاسیم	جاسم
〃	۹	نیرب	نیراب	۴۷۷	۴	〃	〃
۴۴۵	۵	تقریباً ۳ ۱/۲ پونڈ	تقریباً ۳ ۱/۴ پونڈ	〃	۱۷و۲۳	بقاعہ	بقاع
〃	۶	صفحہ ...)	صفحہ ۷)				
۴۴۶	۲۱	حدانیہ	ہمدانیہ	〃	۲۳	لتنی	لطنی
۴۴۷	۲۳	برذعہ	برزعہ	〃	۲۸	الجز	عنجر
۴۴۸	۱	Laguos	Lagus				
〃	۲	۴۶۵ ۔ مراصد اول	۴۶۵، دوم ۳۰۵، مراصد اول	۴۷۸	۱۵و۱۶	دلوق	دلوک

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴
۴۷۹	۳	ذلوق	ذلوک
۴۸۰	۹	۹۶۳ھ	۹۶۲ھ
۴۸۲	۶	بغرس	بغراس
"	۶، ۱۱، ۱۴	عقبات	عقبتہ
۴۸۳	۱	روئی	روٹی
۴۸۴	۲۰	العال	علعال
"	۲۱	الصلع	السلع
"	۲۲	العال	علعال
"	۱۶	دلبق	دابک
۴۸۶	۱۸	(صفحہ....)	(صفحہ ۳۳۱)
۴۸۷	۱۷ و ۱۹	الزرق	زرقا
۴۸۸	۱	زرق	"
۴۸۹	۶	۲۰ ہزار آدمی	۲۵ ہزار آدمی
"	۱۲	الف الحجر	انف الحجر
"	۱۵	جبل سحیون	جبل صہیون
۴۹۱	۴	المرکب	المرقب
"	۱۲	اردود	ارواد
"	۱۳	(دیکھو صفحہ....)	(دیکھو صفحہ ۴۹)
۴۹۲	۲	حو	جو
"	۲۰	ضلع غزاز	ضلع عزاز
۴۹۳	۱۸	بنتی ہیں۔	بنتی ہے۔
۴۹۵	۷	بقعہ	بقاع
"	۸	حلبہ	حبلہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴
۴۹۶	۱۴	فنیسقی	فنیقی
"	۱۷	قیساریہ	قیسریہ
۴۹۷	۱۱	حتّٰی	حتی
"	۱۳، ۱۶ و ۲۲	قیساریہ	قیسریہ
"	۱۹	(۲۳۹ھ)	(۲۳۹)
۵۰۱	۳	بیت جبرین	بیت جبرین
"	۱۵	شاہ رچرڈ	شاہ رچرڈ
۵۰۲	۱۷	رفہ	رفح
۵۰۳	"	ابن حوقل	ابن حوقل)
"	۲۳	(" " ")	یاقوت اول سوم مراصد اول دوم
۵۰۴	۲۵	اولاس	اولاش
۵۰۶	۱۷	مشہور قلعے	مشہور قلعہ
۵۰۷	۳	اُبنہ	اُبنیٰ
۵۰۸	۳	مُنبج	منبج
۵۱۰	۱۱	الساق	رستاق
۵۱۳	۸	۵۱۳ھ	۵۰۳ھ
"	۱۶	ارجموش	عرجموش
"	۲۵	المزدسیہ یا المردسیہ	المزادیہ یا المرادیہ
۵۱۵	۲۵	دریہ	داریہ
۵۱۸	۱۷ و ۱۹	الہیہ	الٰہیہ
"	۱۷	جربانیس	جربانس
"	۲۵	بج خوران	بج حوران

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴
۵۲۲	۱۱	Mansis	Mansio
۵۲۷	۱	السہوں	السہول
۵۲۸	۲۵	بززیہ	برزیہ
۵۲۹	۱۶	سنجیون	صنہیون
۵۳۰	۱۸	آلف المجر	آنف المجر
۵۳۲	۱۶	جسر منج	جسر منبج
۵۳۳	۴	برکات النخیزران	برکۃ الخیزران
〃	۱۱	عُرو	عَرو
〃	۲۵	جبل القسوہ	جبل الکسوہ
۵۳۴	۷	یغدیدد	بغیدید
۵۳۵	۱۲	مرکب	مرقب
〃	۲۴	مرکبیہ	مرقیہ
〃	۲۵	قرط اشمالی	قرط الشمالی
۵۴۰	۱۱	دیر بلوس	دیر بولوس
۵۴۴	۱۳	جبل جوشان	جبل جوشن
۵۴۵	۱۸	مخلی	محلی
۵۴۷	۱۶	غراز	عزاز
۵۵۵	۱	سرمین	سرمین
〃	۱۳	معاب	مآب
۵۵۶	۱۴	ثنیات العقاب	ثنیۃ العقاب
〃	۲۱	(کنارہ۔ فرات)	(کنارِ فرات)
۵۶۰	۱	در ناصرہ	اور ناصرہ
〃	۲۵	گومرہ	عمورہ یا گومورہ
۵۶۲	۱	حضور سرور عالم[۲]	حضور سرور عالم[۳]
〃	۱۹	رفہ	رفح
۵۶۳	۹	جبیس	حبیس
۵۶۴	۲۲	سُمیط	سُمیساط
۵۶۵	۲	المحیدب	الاحیدب
۵۶۸	۱۹	وقتاً فوقتً	وقتاً فوقتاً
۵۶۹	۳	مدآین	مدین
〃	۱۱	(صفحہ ....)	(صفحہ ۲۴۴)
۵۷۰	۵	بیت احُر	بیت اَمُر
۵۷۱	۲۰	الجزرہ	الجزر
۵۷۲	۴	Hareac	Harenc
۵۷۴	۷	حشاوہ	حتاوہ
۵۷۶	۶	الحوا ا	الحوار
۵۷۸	۷	Fortres of the Temples	Fortress of the Templars.
۵۸۰	۷	ہلطبیہ	ملطیہ
۵۸۲	۲۳	ینبج	منبج
۵۸۴	۱	صفحہ	صفحہ ۵۷۵
۵۸۷	۱۱	۱۴ میل (ادریسی)	۹ میل (ادریسی)
۵۸۹	۵	بلنیاس ۱۱ اور	بلنیاس ۱۰ اور
〃	۱۴	ادریسی ۲	ادریسی ۴
〃	۱۵	الحسیٰ	الحسا
۵۹۰	۱۵	(دیکھو صفحہ ....)	(دیکھو صفحہ ۵۷۴)
۵۹۴	۲۴	ضلع سہون	ضلع سہول

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴	۱	۲	۳	۴
۵۹۶	۱۸	صنبجیل	سنجیل	۶۳۷	۱۹	اللحون	اللحون
۶۰۲	۱	خاف	خاف	〃	۲۰	شاعرہ	شاعر
〃	۱۶و۱۹	کفرکنّا	کفرکنّہ	۶۳۸	۹	کاپلئے تخت	کا قدیم پایۂ تخت
〃	۲۴	(دمشقی، ۲۴۲)	(دمشقی، ۲۱۲)	۶۴۵	۱	بیت جنرل	بیت جبریل
۶۰۴	۱	کفرقیلا	کفرقلیع	۶۴۶	۲۴	یونانی	یونانیوں
〃	۸	کفرلیثا	کفرلاثا	۶۵۰	۲۳	ضلع غزار	ضلع عزاز
〃	۲۴	صاخوری	صفورہ	۶۵۵	۷	(ادریسی ۲۰)	(ادریسی ۲)
۶۰۹	۲۲	سفیدروئی	سفیدروٹی	〃	۲۱	محلہ خلیفہ مروان	محلہ الخصوص خلیفہ مروان
۶۱۱	۹	گلگختا	کنختا	۶۵۶	۱۵	ابن حوقل ۱۶۲	(ابن حوقل ۱۲۲)
〃	۲۲	قلعات	قلعۃ	۶۵۷	۲۳	المستعصم	المعتصم
۶۱۵	۲۴	یعقوبی (صفحہ ۱۱۴)	یعقوبی (صفحہ ۱۱۲)	۶۶۸	۲۱	تعامیر	تعاسیر
۶۱۸	۹	جملہ	خبلہ	۶۷۰	۱۴	جبل الشراہ	جبل الشراہ
۶۱۹	۱۹	جوکرجیات جیاہم	جوکرجات جیرم	۶۷۴	۲۵	کیلی نیلوکس	کیلی نیکس
〃	۲۱	صفحہ ۳۰۶	صفحہ ۳۷۴	۶۷۵	۷	(مقدسی) ۲۴ میل	(مقدسی) یا ۲۴ میل
۶۲۵	۳	شبنیہ	شنیہ	〃	۲۵	راموش	راموسہ
〃	۱۶	فرقۂ کرامیہ	فرقہ کرامیہ	۶۷۶	۲۴	جورفرد	جوررود
۶۲۶	۳۰	ضلع الاحسن	ضلع الاحص	۶۷۷	۲۳	جمہ	جومہ
۶۲۹	۱۰	شام صدر	شام کے صدر	۶۷۸	۵	الجمہ	الجومہ
۶۳۰	۲۳	رحبہ اورسبخہ	رحبہ اورسبخہ	۶۷۹	۵	سرحد	صرحد
۶۳۲	۱۹	نکلتی ہے	نکلتے ہی	۶۸۲	۳	تنیات	تینات
۶۳۴	۶	اللادقیہ	اللاذقیہ	〃	۱۵	فصلیں	فصیلیں
۶۳۶	۵	الحرباذہ	الحرباذہ	۶۸۹	۱۲	صبعل	صعل
〃	۱۴	خطۂ سلخد	خطۂ صلخد	۶۹۰	۲۵	سرحد	صرحد

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴
۶۹۱	۳و۶و۱۴	ہرحد	ضرحد
۶۹۶	۲۳	الظّور	الطور
۶۹۸	۳	شجبشبوا	شجشبو
۷۰۲	۱	الشمسوس	الشموس
"	"	الحُص	الحص
۷۰۴	۱۶	کشفحان	کشفہان
"	۱۸	سیحون	صہیون
۷۰۵	۱۱	صیعیر	ساعیر
۷۰۸	۱۲	حصن منور	حصن منصور
۷۰۹	۱۴	ہیولس	ہیوس
۷۱۰	۲	ہربدہ	خربادہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴
۷۱۶	۱۰	کاررواں	کاروان
۷۱۷	۴	طرسوس	طرطوس
"	"	انطرسوس	انطرطوس
۷۱۸	۱	بنان	بیسان
"	۵و۱۸	تنیۃ العقاب	ثنیۃ العقاب
۷۱۹	۱۱	اور فرنگیوں	اور وہ فرنگیوں
۷۲۱	۲۵	المستعصم	المعتصم
۷۲۳	۲۱	ابن معتمر	ابن معمر
۷۲۵	۱۴	پڑا ہوا ہے	بڑھا ہوا ہے
۷۲۹	۲	بنی ہوئی	بنائی ہوئی
۷۳۴	۱۵	الذارعہ	الذرعات